Translate by “www.vuboys.com” Also visit our YouTube Channel “Bushra and Bilal

© Copyright Virtual University of Pakistan

لیکچر نمبر:17 العلوم القرآنI -

قرآن کی تعریف

قرآن کا لغوی مفہوم:

قرآن کا لفظ عربی لفظ "قرعہ" سے آیا ہے۔قَرَأَ)جسکا مطلب پڑھنا، تو قرآن فعل قرعہ سے ایک اسم ہے) قَرَأَ)۔

قرآن کا فنی مفہوم:

قرآن کی بہت سی تعریفیں ہیں لیکن ان میں صرف الفاظ کا فرق ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ قرآن کیا ہے، لیکن یہ صرف وہی ہے جو اس کی تعریف کرنے کا بہترین طریقہ ہے، "قرآن عربی زبان کا کلام ہے، جسے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا۔اللہ صلی

میںعلیہ السلامالفاظ کی شکل میںان کے معانی کے ساتھ، اور جو کہ میں محفوظ کیا گیا ہے۔

مصحف، اور ہم تک متواتر کے ذریعے پہنچا ہے۔ اس سے ملتی جلتی چیز پیدا کرنا بنی نوع انسان کے لیے ایک چیلنج ہے۔

قرآن کا معنی پڑھنا اور تلاوت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ (القيامة، ٧٥ :١٧)

ترجمہ:یقیناً اس کا جمع اور محفوظ کرنا (آپ کے سینہ میں) اور اس کی تلاوت (آپ کی زبان سے) ہمارے ذمہ ہے۔

قرآنِ پاک کے نام اور تفصیل

1. اَلقُرآن(القرآن) پڑھی جانے والی کتاب۔

إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ (الواقعه، ٥٦ :٧٧)

ترجمہ:"یقیناً یہ قرآن عظیم ہے۔(جو سب سے زیادہ جلیل القدر رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نازل ہو رہا ہے۔

(الفرقان): اَلفُرقَان 2.

الفرقان سے مراد وہ کتاب ہے جو حق و باطل میں فرق کرتی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان، ٢٥ :١)

ترجمہ:''بڑی برکت والا ہے وہ اللہ (جس نے اپنے) سب سے زیادہ محبوب اور سب سے زیادہ قریب (بندے کا فرق) قرآن نازل کیا (جو حق و باطل میں فرق کرتا ہے اور) حکم دیتا ہے۔''

(الکتاب) اَل کِتَاب 3.

لغوی معنی لکھنا یا مرتب کرنا ہے۔

کیونکہ اس میں آیات، احکام، قصے اور خبریں جمع کی گئی ہیں اور قرآن کو باقاعدہ تحریری شکل میں محفوظ کیا گیا ہے۔

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

(البقرة، ٢ :٢)

ترجمہ:''یہ وہ عظیم الشان کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہدایت ہے جو برائی سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے ڈرتے ہیں

(الذکر) اَل ذِکر 4.

© Copyright Virtual University of Pakistan

لغوی معنی یاد دہانی، نصیحت، عظمت اور عزت کے ہیں۔

إِنا يحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون (الحجر، ۱۵:۹)

ترجمہ:''یقیناً یہ عظیم نصیحت قرآن ہم نے ہی نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔''

(التنزیل) اَلتَّن ۔ل 5.

لغوی معنی ظاہر ہوتا ہے۔
چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لیے اسے یہ نام دیا گیا ہے۔

وَإِنَاهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
(الشوریٰ، ۶۲ :۲۹۱)

ترجمہ:''اور بے شک یہ قرآن تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے'' قرآن اپنے الفاظ اور معانی کے مجموعہ کا نام ہے۔

آیات

قرآن مجید کے بنیادی طور پر دو اجزاء ہیں: آیات اور سورت۔

آیات:آیت کی جمع۔ یہ قرآنی سورت کے ایک مخصوص اور متعین حصے کا نام ہے اور یہ قرآن کی سب سے چھوٹی اکائی ہے۔

آیت کے لغوی معنی علامت، معجزہ، دلیل، سبق، عجیب چیز اور جماعت کے ہیں۔

اصطلاح میں، آیت ان الفاظ کا مجموعہ ہے جس کی ابتدا اور انتہا دونوں ہیں اور ایک سورہ میں شامل ہے۔

قرآن میں ایک سورہ "باب" کے برابر ہے۔ قرآن مجید میں 114 سورتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کو آیات (آیات) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ سورتوں کی لمبائی مختلف ہوتی ہے، سب سے چھوٹی (الکوثر) میں صرف تین آیات ہیں اور سب سے لمبی (البقرہ) 286 آیات پر مشتمل ہے۔

آیات کی ترتیب اور تعداد

سورتیں

سورۃ سورۃ کی جمع ہے۔

سورہ کے لغوی معنی:عزت اور منزل، ٹکڑا، اونچی اور خوبصورت عمارت۔ فنی معنی: قرآنی آیات کے مستقل مجموعہ کو سورہ کہتے ہیں جس کا نقطہ آغاز اور ایک نقطہ اختتام ہو۔

سورتوں کی اقسام

مکی اور مدنی آیات

ہجرت مدینہ سے پہلے نازل ہونے والی سورت مکی ہے اور جو ہجرت کے بعد نازل ہوئی وہ مدنی ہے۔

مکی اور مدنی آیات کی خصوصیات

علمائے تفسیر نے مکی اور مدنی سورتوں کی گہرائی سے چھان بین کرنے کے بعد ایسی خصوصیات کا مجموعہ پیش کیا ہے جو یہ بتاتے ہیں کہ آیا کوئی سورت مکی ہے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

یا مدنی؟ ان میں سے کچھ خصوصیات کو آفاقی قواعد کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جبکہ دیگر زیادہ تر وقت میں اچھی ہوتی ہیں۔ عالمگیر قوانین درج ذیل ہیں:

1. سورہ کا مضمون خود بتاتا ہے کہ یہ مکی ہے یا مدنی۔
2. ہر وہ سورہ جس میں لفظ**کال** (کبھی نہیں) ظاہر ہوتا ہے مکی ہے۔ یہ لفظ 33 میں آیا ہے۔ 15 سورتوں میں بار، اور یہ تمام آیات قرآن کے آخری نصف میں ہیں۔
3. ہر وہ سورت جس میں (حنفیہ کے نزدیک) سجدہ کی آیت آئے وہ مکی ہے۔
4. سورہ بقرہ کے علاوہ ہر وہ سورہ جس میں آدم اور ابلیس کا قصہ پایا جاتا ہے وہ مکی ہے۔
5. ہر وہ سورت جس میں جہاد کی اجازت ہو یا اس کے احکام کی تفصیل دی گئی ہو وہ مدنی ہے۔
6. ہر وہ آیت جس میں منافقین کا ذکر ہو مدنی ہے۔

آیات کی تعداد کے لحاظ سے سورتوں کی اقسام:

آیات کی تعداد کے لحاظ سے کچھ سورتیں بہت لمبی ہیں، کچھ درمیانی اور کچھ چھوٹی ہیں۔ اس سلسلے میں سورتوں کی چار قسمیں ہیں:

سبع الطویل:سات لمبی سورتیں: البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الانعام۔
اعراف، الانفال

2. **المعون:**۔وہ سورتیں جن میں کم و بیش سو آیات ہیں۔
3. **مسانی:**وہ سورتیں جن کی آیات ایک سو سے کم ہیں۔
4. **المفصل:**الگ الگ عنوانات والی مختصر سورتیں "المفصل" کہلاتی ہیں کیونکہ وہ

حد اکثر پر مشتمل ہوتی ہے۔ (had-e-fasil) درمیان میںہٖ ۡس ِم اللہ الارۡ َ ۡح ِن الارِۡحۡي ِم کی twoسورتیں

قرآن کی تالیف

قرآن کی تالیف ایک انوکھا واقعہ ہے جو اسلامی تاریخ کے لیے خاص ہے، کیونکہ کوئی اور مذہبی کتاب قرآن جتنا مستند ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ نیا عہد نامہ عیسیٰ کی موت کے ایک صدی بعد لکھا گیا تھا، اور پرانے عہد نامے کے مصنفین بھی اسرار میں ڈوبے ہوئے ہیں، جیسا کہ ہندو صحیفوں کے مصنفین ہیں۔ صرف یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن کو اس کی اصل شکل میں محفوظ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت اور حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے۔

إِنا يحن ُن ۡۡ ال ِ ذۡكر آوإِنا ا ٗ آلاٰفِظُوَن(الجر، ۹: ۵۱)

ترجمہ:یقیناً ہم نے ہی اس عظیم نصیحت (قرآن) کو نازل کیا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

تحفظ کے ذرائع:

- **حفظ (حافظہ)**
- **کتابت (تحریر)**
- **جماعۃ الدّوین (مقرر کردہ ترتیب کے مطابق)**

قرآن ایک ساتھ نازل نہیں ہوا بلکہ 23 سال کے عرصے میں آہستہ آہستہ نازل ہوتا رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وحی لکھنے کی ذمہ داری دی۔ جب بھی قرآن کی کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے کاتبوں کو بلا کر اس آیت کو تحریر فرماتے۔ قرآن میں نازل ہونے والی آیت کے مقام کے بارے میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی فرمائیں گے۔

رسول اللہ) ص (کی زندگی کے دوران قرآنی تالیف

چونکہ قرآن مجید ایک ہی وقت میں نازل نہیں ہوا تھا، اس کے برعکس اس کی مختلف آیات جب مناسب ہوتی تھیں نازل ہوتی تھیں، اس لیے اسے کتابی شکل میں لکھنا اور محفوظ کرنا شروع ہی سے ممکن نہیں تھا۔ . چنانچہ اسلام کے ابتدائی دور میں قرآن مجید کو محفوظ کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر یادداشت پر بہت زیادہ زور دیا گیا۔ جب ابتداء میں وحی آتی تھی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے الفاظ کو فوراً دہراتے تھے تاکہ وہ اچھی طرح حفظ ہو جائیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامۃ کی آیات کے ذریعے اسے ہدایت کی کہ وحی آتے ہی جلدی میں الفاظ نہ دہرائیں۔ اللہ تعالیٰ خود اسے ایسی یادیں عطا فرمائے گا کہ جب وہ وحی کا نزول مکمل ہو جائے گا تو وہ اس کے الفاظ کو فراموش نہیں کر سکے گا۔ تو یہ تھا کہ جس لمحے اس کے پاس قرآنی آیات آتیں، اگلے ہی لمحے اس کی یاد میں مصروف ہوجاتیں۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک قرآن مجید کا سب سے محفوظ ذخیرہ تھا جس میں کسی عام غلطی، تدوین یا ردوبدل کا بھی کوئی امکان نہیں تھا۔ مزید برآں، اضافی احتیاط کے طور پر، وہ ہر سال رمضان کے مہینے میں جبرائیل علیہ السلام کے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور جس سال وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے اس نے مکمل کیا - جبرائیل کے ساتھ دو بار قرآن کی تلاوت (دور) کا مجموعی جائزہ۔ مزید برآں، اضافی احتیاط کے طور پر، وہ ہر سال رمضان کے مہینے میں جبرائیل علیہ السلام کے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور جس سال وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے اس نے مکمل کیا - جبرائیل کے ساتھ دو بار قرآن کی تلاوت (دور) کا مجموعی جائزہ۔ مزید برآں، اضافی احتیاط کے طور پر، وہ ہر سال رمضان کے مہینے میں جبرائیل علیہ السلام کے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ اور جس سال وہ اس فانی دنیا سے رخصت ہوئے اس نے مکمل کیا - جبرائیل کے ساتھ دو بار قرآن کی تلاوت (دور) کا مجموعی جائزہ۔

سینکڑوں صحابہ کرام نے اپنے آپ کو دیگر تمام فکروں سے آزاد کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی اس مقصد کے لیے وقف کر دی تھی۔ انہوں نے نہ صرف قرآن حفظ کیا بلکہ رات کی نمازوں میں اس کا اعادہ بھی کیا۔ جب کوئی مکہ المکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آیا تو سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہم میں سے کسی انصار کے سپرد کر دیتے تاکہ وہ نئے آنے والے کو قرآن پڑھا سکے۔ مسجد نبوی قرآن کے متعلمین اور اساتذہ کی آوازوں سے اس قدر بھری ہوئی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آوازیں نیچی رکھنے کو کہا گیا تاکہ غلطی نہ ہو۔

مختصر یہ کہ ابتدائی اسلام میں حفظ قرآن پر زیادہ زور دیا جاتا تھا کیونکہ اس وقت کے حالات کے پیش نظر یہی واحد محفوظ اور قابل اعتماد طریقہ تھا۔ وجہ یہ ہے کہ ان دنوں پڑھنے لکھنے والوں کی تعداد بہت محدود تھی۔ کتابوں کی اشاعت کے ذرائع جیسے پرنٹنگ پریس وغیرہ نہیں تھے۔ لہٰذا اس صورت حال میں اگر تحریر کو کافی سمجھا جاتا تو اس کا پھیلانا ممکن نہ ہوتا۔

Translate by “www.vuboys.com” Also visit our YouTube Channel “Bushra and Bilal

2 صحیح البخاری مع فتح الباری ص 36، ص 9

قرآن وسیع پیمانے پر ہے اور نہ ہی اس کی حفاظت کے لیے۔ اس کی جگہ اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کو ایسی یادوں سے نوازا تھا کہ عام طور پر ہزاروں شعری سطریں ایک کے بعد ایک شخص کی یاد میں آرام کرتی تھیں۔ دیہاتی کے عام، بھاگنے والے، اپنے نسب نامے اور ان کے خاندانوں کو دل سے یاد رکھیں گے، اور ناقابل یقین حد تک - یہاں تک کہ ان کے گھوڑوں کو بھی! لہٰذا حافظہ کی اس قوت کو قرآن مجید کی حفاظت اور حفاظت کے لیے خوب استعمال کیا گیا اور اسی کے ذریعے سے قرآن مجید کی آیات اور ابواب عرب کے کونے کونے تک پہنچ گئے۔

وحی کی تحریر (وحی)

قرآن کو حفظ کے پابند رکھنے کے ساتھ ساتھ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو لکھنے کے لیے بھی خاص اہتمام کیا۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان کے لیے وحی کے کلمات لکھتا تھا۔ جب وحی اس کے پاس آئی تو اسے گرمی سے جلتا ہوا محسوس ہوا کہ پسینے کے قطرے اس کے جسم پر گرنے لگیں گے جیسے جب یہ کیفیت اس سے دور ہو جائے گی تو میں کندھے کی ہڈی یا ایک ٹکڑا لے کر اس کے سامنے پیش کروں گا۔ اس کے علاوہ کچھ اور). وہ ڈکٹیٹ کرتا رہتا اور میں لکھتا رہتا۔ جب میں لکھ کر فارغ ہوتا تو قرآن کی نقل کرنے کا بوجھ مجھے یہ احساس دلانے لگتا کہ میری ٹانگ ٹوٹنے والی ہے اور میں کبھی چلنے کے قابل نہیں رہوں گا۔ بہر حال جب میں لکھ کر فارغ ہوتا تو کہتا: پڑھو۔ میں اسے اسے واپس پڑھوں گا۔ اگر کوئی کمی تھی تو

چونکہ ان دنوں عرب میں کاغذ دستیاب نہیں تھا، اس لیے یہ قرآنی آیات زیادہ تر پتھر کے سلیب، پارچمنٹ، کھجور کی شاخوں، بانس کی اکائیوں پر لکھی جاتی تھیں۔ درخت کے پتے اور جانوروں کی ہڈیاں۔ تاہم، بعض اوقات، کاغذ کے ٹکڑے بھی استعمال کیے گئے ہیں.

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قرآن کریم کا ایک نسخہ موجود تھا جسے آپ نے اپنی نگرانی میں لکھنے کا پابند کیا تھا۔ اگرچہ، یہ ایک رسمی طور پر تیار شدہ کتاب کے طور پر نہیں تھی، لیکن یہ یقینی طور پر دستیاب تحریری مواد کی مختلف اکائیوں کی شکل میں موجود تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض صحابہ کرام کا یہ معمول بھی تھا کہ وہ قرآنی آیات کے نسخے بنا کر ذاتی حفظ کے لیے رکھتے تھے۔ یہ رواج اسلام کے ابتدائی دور سے ہی عام تھا۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے بہت پہلے ان کی بہن اور بہنوئی کے پاس قرآن کی آیات تھیں جو انہوں نے لکھ کر کتابی شکل میں رکھی تھیں۔

قرآنی تالیف: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں

تاہم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بنائے گئے قرآن مجید کے تمام نسخوں کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ یا تو مختلف دستیاب تحریری سطحوں پر لکھے جاتے تھے، مثال کے طور پر، ایک آیت پارچمنٹ پر ظاہر ہوتی تھی، دوسری درخت کے پتے پر۔ اور ایک ہڈی پر ایک اور یا وہ مکمل کاپیاں نہیں تھیں۔ اس کے علاوہ جن آیات کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نگرانی میں لکھنے کا اہتمام فرمایا تھا وہ اب بھی صحابہ کرام کے ذریعہ پیش خدمت تھیں۔ سیدنا زید نے ان کو جمع کیا تاکہ ان سے نیا نسخہ بنایا جائے۔

چنانچہ ایک اعلان عام کیا گیا کہ جس کے پاس قرآن مجید کی جتنی بھی آیات ہوں وہ سیدنا زید کے پاس لے آئیں۔ جب ان کے پاس کوئی تحریری آیت لاتا تو وہ مندرجہ ذیل چار طریقوں سے اس کی سند کی تصدیق کرتے تھے۔
(1) شروع کرنے کے لیے، اس نے اپنی یادداشت کے خلاف اس کی وشوسنییتا کا تجربہ کیا۔

3 سیرہ ابن ہشام

(2) پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی قرآن کے حافظ تھے اور جیسا کہ معتبر روایتوں سے ثابت ہے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں بھی سیدنا زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس منصوبے پر کام کرنے پر مامور کیا۔ جب کوئی آیت لے کر آتا تو سیدنا زید اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما مل کر وصول کرتے تھے۔
(3) کوئی تحریری آیت اس وقت تک قبول نہیں کی گئی جب تک کہ دو ثقہ گواہوں نے اس بات کی گواہی دی ہو کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں لکھی گئی تھی (الاتقان، 1/10)
(4) اس کے بعد ان آیات کو تحریری طور پر جمع کیا گیا جو مختلف صحابہ نے اپنے لیے تیار کیا تھا۔
سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر لکھنے کے پابند یہ فولیو ان کی زندگی میں ان کے پاس رہے۔ پھر وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ کی شہادت کے بعد
سیدنا عمر نے انہیں ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی تحویل میں منتقل کر دیا۔ سیدنا حفصہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مروان بن الحکم نے ان کو جلا دیا تھا کیونکہ اس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم کردہ قرآن کے نسخے تیار تھے اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا تھا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ قرآن کے ان نسخوں کی پیروی، رسم الخط اور سورتوں کی ترتیب میں واجب تھی۔ مروان بن الحکم نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ کوئی نسخہ جو اس رسم الخط اور ترتیب کے خلاف ہو اسے باقی رہنے دیا جائے۔

قرآنی تالیف: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں

جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو اسلام عرب سے نکل کر بازنطیم اور ایران کے دور دراز علاقوں تک پہنچ چکا تھا۔ جیسے جیسے نئے علاقوں کے لوگ اسلام قبول کرتے ہیں، وہ قرآن مجید کو اسلام کے مجاہدین یا تاجروں سے سیکھیں گے جن کی وجہ سے انہیں اسلام کی نعمت ملی تھی۔ دوسری طرف آپ پڑھ چکے ہیں کہ قرآن مجید سات نسخوں پر مشتمل مختلف قراءتوں پر نازل ہوا اور مختلف صحابہ کرام نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مختلف قراءتوں کے مطابق سیکھا، اس لیے ہر صحابی نے قرآن پڑھایا۔ اور اپنے شاگردوں کو اس خاص قرأت کے مطابق جو انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ اس طرح پڑھنے میں یہ فرق دور دراز کے ممالک تک پہنچ گیا۔ یہاں تک کہ لوگ جانتے تھے کہ قرآن کریم ایک نازل ہوا ہے جس میں سات حروف (ورژن) شامل ہیں اس فرق سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تاہم جب یہ فرق ان دور دراز ممالک تک پہنچا اور یہ حقیقت کہ قرآن مجید مختلف قراءتوں کو شامل کرکے نازل ہوا ہے وہاں پوری طرح سے عام نہیں ہوا تو لوگوں میں جھگڑے ہونے لگے۔ کچھ لوگ اپنے پڑھنے کو صحیح اور دوسروں کے غلط ہونے پر اصرار کرنے لگے۔
ایک طرف ان جھگڑوں سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ لوگ قرآن مجید کی تلاوت کو غلط قرار دینے کی سنگین غلطی کا شکار ہو جائیں گے۔ دوسری طرف پوری اسلامی دنیا میں ایسی کوئی معیاری نسخہ دستیاب نہیں تھی جو پوری امت کے لیے ریلیف اتھارٹی بن سکے، سوائے اس نسخے کے جو سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں موجود تھی۔ . چونکہ دیگر نسخے انفرادی طور پر لکھے گئے تھے، اور ان میں تمام قراءتوں کو شامل کرنے کا کوئی انتظام نہیں تھا، اس لیے ان تنازعات کو حل کرنے کا واحد قابل اعتماد طریقہ یہ تھا کہ وہ نسخے جن میں تمام جائز شامل ہوں، تمام اسلامی دنیا میں پھیل جائیں، اور پھر، ان کو دیکھ کر فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ کون سا پڑھنا درست ہے اور کون سا،

غلط. سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

چنانچہ سیدنا'حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: ''تم جو مدینہ میں میرے اتنے قریب رہتے ہو، اگر تم قرآن مجید کی تلاوت کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جھوٹ اور اختلاف کر سکتے ہو۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ جو لوگ مجھ سے دور ہیں وہ بہت بڑے پیمانے پر جھوٹ اور جھگڑے میں ملوث ہوں گے اس لیے سب مل کر قرآن کا نسخہ لے کر آئیں جس کے بعد
سب پر واجب ہو جاتا ہے۔"

اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور ان سے درخواست کی کہ ان کے پاس قرآنی متن کے مبارک ورق (سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے تیار کیے گئے ہیں) جو ان کے پاس تھے۔ اس کی تحویل میں)۔ اس نے وعدہ کیا کہ کاپیاں بن جانے کے بعد اسے واپس کر دی جائیں گی۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے قرآن کے یہ صفحات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجے، پھر آپ نے چار صحابہ کی ایک جماعت بنائی جو سیدنا زید بن ثابت، سیدنا عبداللہ بن زبیر، سیدنا سعید بن الزبیر رضی اللہ عنہم پر مشتمل تھی۔ جیسا کہ اور سیدنا عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ۔ اس گروہ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ سیدنا ابوبکرؓ کے قرآنی فولیو کے اصل نسخے سے متعدد نسخے بنائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ سورتوں کو بھی ترتیب سے ترتیب دیا جائے۔ ان چار صحابہ میں سے سیدنا زید رضی اللہ عنہ انصاری تھے۔ جبکہ باقی تین قریش تھے۔ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: جب آپ اور زید کے درمیان قرآن کے کسی حصے میں اختلاف ہو (یعنی اس بات میں اختلاف ہو کہ کسی حرف کو کس طرح لکھا جائے) تو آپ اسے قرآن کی زبان میں لکھیں۔ قریش کیونکہ قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔

بنیادی طور پر یہ ذمہ داری مذکورہ بالا چار معزز افراد کو سونپی گئی تھی، لیکن بعد میں؛ دوسرے صحابہ بھی ان کی مدد کے لیے منسلک تھے۔ 4

انہوں نے قرآن کی تحریر کے سلسلے میں درج ذیل کام انجام دیے۔

1. سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں جو نسخہ تیار ہوا اس میں سورتوں کو ترتیب سے نہیں رکھا گیا تھا بلکہ ہر سورہ کو الگ الگ لکھا گیا تھا۔ انہوں نے تمام سورتوں کو ان کی مناسب ترتیب سے ایک ہی نسخے میں لکھ دیا۔
2. قرآن مجید کی آیات کو اس طرح لکھا گیا تھا کہ ان تمام قراءتوں کو ان کے رسم الخط میں شامل کیا جا سکے۔
3. اس وقت تک، مکمل، مستند طور پر معیاری اور اجتماعی طور پر پوری امت کی طرف سے تصدیق شدہ عظیم قرآن کا صرف ایک نسخہ موجود تھا۔ ان معزز افراد نے تیاری کی۔

اس نئے منظم مصحف (قرآن کا نسخہ) کے ایک سے زیادہ نسخے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ سیدنا عثمان نے پانچ نسخوں کی تیاری مکمل کی تھی لیکن ابو حاتم سیجستانی
کہتے ہیں کہ کل سات کاپیاں تیار کی گئیں۔ ان میں سے ایک مکہ مکرمہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک بصرہ اور ایک کوفہ بھیجا گیا اور ایک مدینہ طیبہ میں محفوظ کر لیا گیا۔

4. مذکورہ بالا کام کو پورا کرنے کے لیے ان بزرگوں نے بنیادی طور پر قرآن کے ان صفحات سے کام لیا جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں لکھے گئے تھے۔ لیکن، اس کے ساتھ، اضافی احتیاط کے معاملے کے طور پر، انہوں نے بالکل وہی طریقہ اختیار کیا جو استعمال کیا گیا تھا۔

4 فتح الباری، صفحہ 13-15، جلد 9

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تحریری طور پر لکھے گئے متن کے متنوع نسخے اور جو مختلف صحابہ کرام کے پاس محفوظ تھے ایک بار پھر واپس منگوائے گئے اور ان کے ساتھ ایک اور اشتراک سے یہ نئی کاپیاں تیار کی گئیں۔ چنانچہ سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ دیگر لوگوں نے قرآن کے ان نسخوں میں اس وقت تک کوئی آیت نہیں لکھی جب تک کہ انہیں ان تحریری دستاویزات میں بھی نہ مل جائے۔ یوں تو حقیقت یہ تھی کہ دیگر آیات بھی متعدد صحابہ کے ساتھ الگ الگ لکھی ہوئی پائی گئیں، لیکن سیرۃ الابزاب کی یہ آیت سوائے سیدنا خدیمہ رضی اللہ عنہ کے کسی اور سے الگ لکھی ہوئی نہیں ملی۔

5. قرآن کے ان متعدد معیاری نسخوں کو تیار کروانے کے بعد، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام نسخے ذاتی طور پر مختلف صحابہ کرام کے پاس رکھے ہوئے تھے جلا دیے تاکہ قرآن کے تمام نسخے رسم الخط کے لحاظ سے یکساں ہو جائیں، قبول شدہ قراءتوں کو شامل کیا جا سکے۔ ابواب کی ترتیب، ان کے درمیان کسی قسم کے فرق کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔

قرآن پاک کے منتخب متن کا مطالعہ

دینی علم حاصل کرنے کی فضیلت

اَقرَأ بِاسمِ رَبِّكَ الَّذي خَلَقَ ۔ خَلَقَ الإِنسانَ مِن عَلَقٍ ۔ اقرَأ وَرَبُّكَ الأَكرَمُ ۔ الَّذي عَلَّمَ بِالقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الإِنسانَ ما لَم يَعلَم

(العلق ۹۶:۱-۵)

ترجمہ:(اے محبوب!) اللہ کے نام سے (شروع) پڑھو جس نے پیدا کیا۔
ہر چیز (. اس نے انسان کو لٹکے ہوئے ماس سے پیدا کیا) (جونک کی طرح) ماں کے پیٹ سے چمٹا ہوا)۔ پڑھو، اور تمہارا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے انسان کو (پڑھنا لکھنا) سکھایا، جس نے (اس کے علاوہ) انسان کو وہ سب سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ یا جس نے بنی نوع انسان کو (انتخابی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو بغیر کسی قلم کے وہ سارا علم عطا کیا جس سے وہ پہلے واقف نہ تھے۔

وضاحت:

انسان کی عزت اور شرافت اس کے علم میں ہے۔

یہ آیات انسان کی تخلیق کی ابتداء ایک لٹکتے ہوئے لوتھڑے سے ہونے کی اطلاع دیتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا کر کے سرفراز کیا اور عزت بخشی، اور یہ عظمت ہے کہ بابائے انسانیت
حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر ممتاز کیا گیا۔

وَعَلَّمَ آدَمَ الأَسماءَ كُلَّها ثُمَّ عَرَضَهُم عَلَى المَلائِكَةِ فَقالَ أَنبِئوني بِأَسماءِ هؤُلاءِ إِن كُنتُم صـٰدِقينَ

قالوا سُبحـٰنَكَ لا عِلمَ لَنا إِلّا ما عَلَّمتَنا إِنَّكَ أَنتَ العَليمُ الحَكيمُ (البقرة ۲:۳۱-۳۲)

ترجمہ:اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور پھر فرشتوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا: اگر تم اپنے گمان میں سچے ہو تو مجھے ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ فرشتوں نے عاجزی سے عرض کیا تیرے لیے، تو پاک ہے) ہر کمی سے پاک ہے۔ ہمارے پاس کوئی علم نہیں سوائے اس کے جو تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ بے شک تو ہی سب کچھ جاننے والا، حکمت والا ہے۔

وضاحت:

فرشتوں پر آدم کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے آدم کی فضیلت کو فرشتوں کے اوپر بیان کیا کیونکہ اس نے آدم کو ان کے بجائے ہر چیز کے نام سکھائے تھے۔ یہ ان کے سجدہ کے بعد پیش آیا۔ یہ بحث یہاں اس واقعہ سے پہلے ہے، صرف اس کے مقام کی اہمیت، اور اس کی عدم موجودگی کو ظاہر کرنے کے لیے
خلیفہ کی تخلیق کے بارے میں فرشتوں کا علم جب انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا۔

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

)٩: ٩٣إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ (الزمر

ترجمہ:خیر! (کیا یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کے اوقات میں قیام اور سجدے میں عبادت کرتا ہے، آخرت کے خوف میں رہتا ہے اور اپنے رب سے رحمت کی امید رکھتا ہے؟ کہو: کیا علم رکھنے والے اور نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟ پس نصیحت صرف عقلمند ہی حاصل کرتے ہیں۔

وضاحت:

قرآن بنی نوع انسان کو سوچنے، غور کرنے، غور و فکر کرنے اور علم حاصل کرنے کی تاکید کرتا ہے جو انہیں خدا اور اس کی مخلوق کے قریب کر دے گا۔ قرآن اپنے سامعین کے شعور میں بعض کلیدی تصورات کو سرایت کرنے کے لیے تکرار کا استعمال کرتا ہے۔ علم و معرفت کا پھیلاؤ بنیادی ہے۔
قرآن کا مقصد

و مِنَ الناس والدوآب والْاَنعامِ مُختَلِف اَلوانُهٗ كذٰلِكَ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا

(الفاطر ۳۵:۲۸)

ترجمہ:اور اسی طرح انسانوں اور حیوانوں اور حیوانوں میں بھی مختلف رنگ ہیں۔ پس اس کے بندوں میں سے صرف وہی لوگ ڈرتے ہیں جو ان حقیقتوں کا علم رکھتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

وضاحت:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی کامل طاقت

اللہ اور اللہ کے حکم کو پہچاننے والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہو اور حد (حدود) اور واجبات (فرائد) کو جانتا ہو۔ جو اللہ کو جانتا ہے لیکن اللہ کے حکم کو نہیں جانتا وہ اللہ سے ڈرتا ہے لیکن حد (حدود) اور فرائض (فرائد) کو نہیں جانتا۔ جو اللہ کے حکم کو جانتا ہے لیکن اللہ کو نہیں جانتا وہ وہ ہے جو حد (حدود) اور فرائض (فرائد) کو جانتا ہے لیکن اللہ سے نہیں ڈرتا۔"

مذہب کی گہری سمجھ کی اہمیت

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ

لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ (التوبة، ۹ :۲۲۱)

ترجمہ:اور یہ ممکن نہیں کہ تمام مسلمانوں کا (ایک ساتھ) نکلنا۔ پس کیوں نہ ہر گروہ (یا قبیلہ) کے اندر سے کوئی ایک جماعت اس لیے نکلے کہ وہ دین (یعنی مکمل فہم و بصیرت) کا علم حاصل کر لیں اور اپنے لوگوں کو متنبہ کریں جب وہ ان کی طرف واپس آئیں۔ تاکہ وہ اپنے آپ کو (گناہوں اور نافرمانیوں کی زندگی سے) بچ سکیں؟

وضاحت:

© Copyright Virtual University of Pakistan

ہم سب سے پہلے یہ ذکر کریں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں گئے تو ان کے ساتھ کوچ کرنا سب سے پہلے تمام مسلمانوں پر فرض تھا۔ تاہم ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آیت اللہ کے حکم کی وضاحت کرتی ہے کہ عرب کے تمام محلوں میں جنگ میں حصہ لیا جائے کہ ہر قبیلے کا کم از کم ایک گروہ جہاد کے لیے نکلے۔ جو لوگ رسول کے ساتھ جاتے تھے وہ آپ پر نازل ہونے والی وحی کی ہدایات اور مطالعہ حاصل کرتے تھے اور جب وہ ان کے پاس واپس آتے تھے تو اپنے لوگوں کو اس جنگ سے آگاہ کرتے تھے۔ اس طرح وہ گروہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا وہ دونوں مقاصد (جہاد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی سیکھنا) حاصل کر لے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قبیلے یا محلے کا ایک گروہ دینی علم حاصل کرے یا جہاد کرے، کیونکہ اس صورت میں جہاد ہے۔

ہر مسلم کمیونٹی کے کم از کم ایک حصے سے مطلوب ہے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِمْ مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ ۗ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۗ (اَلنبیاء، ۱۲ :۷)

ترجمہ:اور (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ سے پہلے (بھی) مردوں کو ہی بھیجا۔ ہم ان پر وحی بھیجتے تھے۔ پس (اے لوگو) اگر تم (خود) نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔

وضاحت:

کفار کا یہ اعتراض دور کر دیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے جن نبیوں کو بھیجا، وہ مانتے ہیں، وہ بھی انسان تھے۔ کیونکہ انسانوں کی رہنمائی حقیقی معنوں میں انسانی شکل میں ہی ممکن ہے۔ اگر کسی کو کسی چیز کا علم نہ ہو تو متعلقہ شعبے کے علماء سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

لیکچر نمبر:18 علوم القرآن - دوم

ادب النبی) ص (اور سماجی تعلیمات
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (اَلحجرات، ۹۴:۱)

ترجمہ:اے ایمان والو! کسی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرتے رہو (ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ناراض کرنے کے لیے کوئی بدتمیزی پیدا نہ ہوجائے۔ بے شک اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وضاحت:

اللہ اور اس کے رسول کے پیشگی فیصلہ کرنے کی ممانعت؛ نبی کی تعظیم کا حکم

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے وفادار بندوں کو وہ اچھے اخلاق سکھاتا ہے جو انہیں رسول کے ساتھ ملحوظ رکھنے چاہئیں جو کہ عزت و تکریم اور تعظیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اس کے سامنے فیصلے کرنے میں جلدی نہ کرو، بلکہ تمام معاملات میں اس کی پیروی کرو۔

مجلس نبوی کے آداب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

)۲۔۳(اَلحجرات، ۹۴:

ترجمہ:اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرو، اور (بھی) آپ سے اتنی اونچی آواز میں بات نہ کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے بات کرتے ہو (ایسا نہ ہو کہ) تمہارے تمام اعمال (بشمول تمہارے ایمان) ضائع نہ ہوجائیں۔ اور تمہیں خبر تک نہیں ہے (کہ تمہارا ایمان اور تمام نیک کام برباد ہو چکے ہیں)۔ بے شک جو لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی آواز کو انتہائی تعظیم اور تواضع سے

پست رکھتے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چن لیا ہے اور اخلاص سے بھرا ہوا ہے، ان کے لیے ہی بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

وضاحت:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو) اس میں ایک اور قسم کا حسن سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو یہ تعلیم دے رہا ہے کہ وہ اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کریں۔

اللہ پھر حکم دیتا ہے کہ رسول کے سامنے آواز پست رکھو اور حوصلہ افزائی، ہدایت اور

اس بہتر رویے کی سفارش کرتا ہے۔ وہ مومنین جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پاک کر دیا ہے اور انہیں تقویٰ کے لیے ٹھکانہ اور ٹھکانہ بنایا ہے۔

اَولَو أنا oإ ان الا ِذي َن ُادونَ َك ِمن آوَراِء ا ُلُ ُجَرا ِت أَ ْكَثُرُه ْم َل ُعِقلُو َن ُه ْم َصَبُروا حاَّت أُتُرَج إلي ِه ْم ُ َكا َن اَخيًرا َّلُ ْم واللاهُ ۴۵ ُغُوٌر ِ ٌ ْم (اَلجرات :

ترجمہ:بے شک وہ لوگ جو آپ کو آپ کے گھر کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں سے اکثر (آپ کے بلند مقام اور بے مثال مقام و مرتبہ اور آپ کی وجہ سے ہونے والی تعظیم کے آداب کی سمجھ نہیں رکھتے)۔ اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس آ جاتے تو یہ ان کے لیے بہتر تھا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

وضاحت:

گھر کے پیچھے سے نبی کو پکارنے والوں کو نصیحت کرنا

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان لوگوں کو نصیحت فرمائی، جیسے کہ غیر مہذب بدوی، جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان مکانوں کے پیچھے سے پکارتے تھے جو آپ کی ازواج مطہرات کی تھیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس سلسلے میں بہتر طرز عمل کا حکم دیتا ہے۔ اس سے انہیں دنیا اور آخرت کا بہتر فائدہ حاصل ہوتا۔ اللہ، تمام تعریفوں کے لائق، پھر انہیں ترغیب دیتا ہے کہ وہ اس کی طرف توبہ کریں۔

حقائق کی چھان بین کرنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

(اُلجرات، ۹۴: ۶)

ترجمہ:اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کی سچائی کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو کہ) تم انجانے میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور بعد میں اپنے کیے پر پشیمان ہو جاؤ۔

وضاحت:

شریر لوگوں کی طرف سے دی گئی خبروں کی معتبریت کی چھان بین کرنا

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان خبروں کی تحقیق کا حکم دیا جو گنہگار اور بدکار لاتے ہیں، تاکہ اس کی صداقت کو یقینی بنایا جا سکے۔ دوسری صورت میں، اگر منافق کی بات کو معمولی سمجھا جائے اور اس کی بنیاد پر کوئی فیصلہ کیا جائے، اس بات سے قطع نظر کہ وہ اطلاع صحیح ہے یا نہیں، حکام اس پر عمل کریں گے۔
گنہگاروں کی قیادت اللہ تعالیٰ نے فاسق و فاجر کا راستہ اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ

وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

(۸۔)۷: ۹۴(اَلجرات،

ترجمہ:اور یاد رکھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان ہیں۔ اگر اس نے اکثر معاملات میں آپ کی بات مان لی تو آپ سخت پریشانی میں پڑ جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایمان کی محبت سے نوازا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور تمہیں کفر، نافرمانی اور گناہوں سے نفرت پیدا کر دی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دین کی راہ پر ثابت قدمی سے چلتے ہیں۔ یہ اللہ کے فضل و کرم سے ہے (یعنی ان پڑھ رسول کا ظہور اور اس کا تمہارے درمیان ہونا) اور اللہ سب کچھ جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔

وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بہتر ہے۔

اللہ نے فرمایا؛ جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں۔ اس لیے اس کی عزت و تکریم کرو، اس کے ساتھ شائستگی سے پیش آؤ اور اس کے حکم کی تعمیل کرو۔ کیونکہ وہ آپ کے فائدے کے بارے میں زیادہ جانتا ہے اور آپ

© Copyright Virtual University of Pakistan

سے زیادہ آپ کی فکر کرتا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اس کی رائے آپ کی رائے سے زیادہ مکمل ہے۔ پھر وہ واضح کرتا ہے کہ وہ نگرانی میں کوتاہی کرتے ہیں۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

ان کا اپنا فائدہ یہ ہے کہ اگر وہ آپ کی تمام آراء اور خواہشات پر عمل کرے گا تو آپ کو پریشانی اور پریشانی ہوگی۔

بھائی چارہ

وإن طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الحجرات ۴۹: ۹-۱۰)

ترجمہ:اور اگر مسلمانوں کے دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان (فریقوں) میں سے کوئی ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتی کرے تو اس (جماعت) سے لڑو جو جارحیت کر رہا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف واپس آجائے (جب وہ واپس آجائیں) تو ان کے درمیان عدل کے ساتھ صلح کراؤ۔ اور عدل سے کام لو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، سچی بات یہ ہے کہ (سب) مومن آپس میں بھائی ہیں، لہٰذا اپنے دونوں بھائیوں کے درمیان صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ رحم کیا۔

وضاحت:

اللہ کو یہ منظور نہیں کہ دوسرے مسلمان بیٹھ کر تصادم دیکھیں جب ان کی اپنی برادری کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں۔ لیکن جب بھی ایسی افسوسناک صورت حال پیدا ہو تو تمام اہل ایمان کو فکر مند ہونا چاہیے اور فریقین کے درمیان صلح اور صلح کرانے کے لیے جو کچھ ہو سکتا ہے کرنا چاہیے۔ انہیں فریقین پر زور دینا چاہیے کہ وہ لڑائی سے باز رہیں۔ انہیں خدا سے ڈرنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ ان کے بااثر افراد کو چاہیے کہ وہ جائیں اور فریقین کے ذمہ داروں سے بات کریں، تنازعہ کی وجوہات معلوم کریں اور ان کے درمیان صلح کرانے کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں، کریں۔

نفرت آمیز رویے سے بچنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (الحجرات، ۴۹: ۱۱)

ترجمہ:اے ایمان والو! کوئی بھی برادری دوسری کمیونٹی کا مذاق نہ اڑائے۔ امکان ہے کہ وہ ان لوگوں سے بہتر ہوں (جو تمسخر اڑاتے ہیں)۔ نہ ہی عورتوں کو دوسری عورتوں کا مذاق اڑانا چاہیے۔ امکان ہے کہ وہ ان لوگوں سے بہتر ہوں (جو مذاق اڑاتے ہیں)۔ اور آپس میں ایک دوسرے کی عیب نہ لگائیں اور نہ ہی ایک دوسرے کا نام لیں ۔ ایمان لانے کے بعد کسی کو بدکار یا بے حیائی کہنا انتہائی برا نام ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی طرف توبہ نہیں کرتے وہی ظالم ہیں۔

وضاحت:

ایک دوسرے کا مذاق اڑانے کی ممانعت

لوگوں کا مذاق اڑانا اور ان کی تذلیل کرنا حرام ہے، کیونکہ زخمی جماعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان لوگوں سے زیادہ محترم اور محبوب ہو سکتی ہے جو ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور ان کو حقیر سمجھتے ہیں اور مردوں اور پھر عورتوں کے لیے یہ ممانعت بیان کرتے ہیں۔ اللہ نے ایک دوسرے کو بدنام کرنے سے منع کیا ہے۔ آدمیوں میں سے جو غیبت کرنے والا ہے اور غیبت کرنے والا ہے وہ ملعون اور قابل مذمت ہے۔ کے نام اور تفصیل

برائی برائی ہے یعنی وہ عرفی نام استعمال کرنا جو جاہلیت کے لوگ آپ کے اسلام قبول کرنے اور سمجھنے کے بعد استعمال کرتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ (اَلحجرات، ٤٩: ١٢)

ترجمہ: اے ایمان والو! زیادہ تر قیاس آرائیوں سے گریز کریں۔ درحقیقت بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (آخرت میں سزا کے لائق (اور کسی کے نامعلوم معاملات یا رازوں کی جاسوسی نہ کریں) اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ اور (ایسے تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

وضاحت:

"جاسوسی نہ کرو": لوگوں کے رازوں کو مت چھیڑو: ان کے عیب اور کمزوریوں کی تلاش نہ کرو، ان کے حالات اور معاملات میں مت چھیڑو، خواہ یہ شک کی بنا پر کیا گیا ہو، یا کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے۔ بری نیت ہو یا اپنے تجسس کی تسکین کے لیے شریعت نے اسے ہر حال میں حرام قرار دیا ہے، مومن کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دوسروں کے پوشیدہ معاملات کی جاسوسی کرے اور پردے کے پیچھے سے ان کو جھانکنے کی کوشش کرے۔ ان کے نقائص اور ان کی کمزوریوں کا پتہ لگانے کے لیے اس میں دوسرے لوگوں کے پرائیویٹ خطوط پڑھنا، پرائیویٹ گفتگو کو چپکے سے سننا، پڑوسی کے گھر میں جھانکنا اور دوسرے کی گھریلو زندگی یا نجی معاملات کے بارے میں مختلف طریقوں سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرنا بھی شامل ہے۔ سنگین بے حیائی جو معاشرے میں سنگین فساد کا باعث بنتی ہے۔

اس جملے میں اللہ تعالیٰ نے غیبت کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دے کر اس کے مکروہ ہونے کا خیال دیا ہے۔ مردہ گوشت کھانا خود ہی مکروہ ہے۔ اور جب گوشت کسی جانور کا نہیں بلکہ انسان کا ہوتا ہے اور وہ بھی اپنے مردہ بھائی کا ہوتا ہے تو مکروہ فعل میں اضافہ ہو گا۔

اللہ کے نزدیک عزت کا معیار

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (اَلحجرات، ٤٩: ١٣)

ترجمہ: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں (بڑے) گروہوں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو اللہ سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

وضاحت:

اس آیت میں پوری بنی نوع انسان کو اس عظیم برائی کی اصلاح کے لیے مخاطب کیا گیا ہے جو ہمیشہ سے دنیا میں عالمگیر خلل کا باعث بنتی رہی ہے، یعنی نسل، رنگ، زبان، ملک اور قومیت کے تعصبات۔ ان تعصبات کی وجہ سے ہر دور میں انسان عموماً انسانیت کو ترک کرتا رہا ہے اور اپنے گرد کچھ چھوٹے دائرے بناتا رہا ہے اور ان دائروں میں پیدا ہونے والوں کو اپنا اور باہر والوں کو دوسرے مانتا رہا ہے۔

اسلام اور ایمان

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ (الحجرات : ۱۴-۱۵)

ترجمہ: بدوی کہتے ہیں: ہم ایمان لے آئے۔ کہو: تم ایمان نہیں لائے۔ بلکہ کہو: ہم نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور ایمان ابھی تمہارے دلوں میں نہیں گیا ہے۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال کے بدلے (اجر میں) کچھ کمی نہیں کرے گا۔ بے شک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور پھر کبھی شک نہ کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور انسانی وسائل سے جہاد کیا۔ وہی سچے ہیں (اپنے دعویٰ میں)۔

وضاحت:

الفاظ کا ایک اور ترجمہ اسلمنا قولوا canہونا "کہہ دو کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔"

ان الفاظ سے بعض لوگوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ قرآن کی زبان میں "مومن" اور "مسلم" دو متضاد اصطلاحات ہیں۔ ''مومن'' وہ ہے جو سچے دل سے ایمان لے آیا ہو اور ''مسلمان'' وہ ہے جس نے بغیر سچے ایمان کے صرف زبانی طور پر اسلام قبول کیا ہو۔ لیکن، حقیقت میں، یہ ایک بالکل غلط خیال ہے. اس میں شک نہیں کہ یہاں لفظ ایمان کا استعمال قلبی اثبات کے لیے ہوا ہے اور لفظ اسلام صرف ظاہری اور ظاہری تسلیم کے لیے استعمال ہوا ہے لیکن ان کو قرآن کی دو آزاد اور باہم متضاد اصطلاحات سمجھنا درست نہیں۔

''ہدایہ ''اللہ کی ایک نعمت ہے۔

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (الحجرات، ۱۶-۱۷)

ترجمہ: کہو کیا تم اللہ کے لیے اپنا دین ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو (حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے) یہ لوگ تمہیں دکھا رہے ہیں کہ انہوں نے کیا کیا اسلام قبول کرنے سے تم پر احسان ہے، کہہ دو کہ تم اپنے اسلام کو مجھ پر احسان نہ کرو، بلکہ اللہ ہی ہے جو تمہیں ایمان کی طرف رہنمائی دے کر احسان کرتا ہے، بشرطیکہ تم سچے ہو۔

وضاحت:

ایسے بدوی دراصل اسلام قبول کر کے کہتے تھے کہ ہم فرمانبردار ہو کر اور اسلام قبول کر کے تمہارے پاس آئے ہیں اور تمہیں ہم سے جنگ نہیں کرنی پڑی۔ اور ان کا ارادہ تھا کہ اب ہماری طرف توجہ کریں اور خزانے میں سے کچھ ہمیں دیں۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ ان سے کہو۔ اگر آپ نے اسلام قبول کیا ہے تو آپ اسے اپنے ذاتی مقاصد کے لیے لائے ہیں، ورنہ آپ کا بھی وہی انجام ہوتا جو دوسرے کافروں کا ہوا۔ اس اسلام کو لے کر تم نے میرا کیا بھلا کیا؟ بلکہ یہ تم پر اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام لانے کی توفیق بخشی اور تمہاری جان و مال مسلمانوں کے ہاتھ سے بچایا اور تمہیں مارا پیٹا نہیں گیا۔

غیب کا علم

ا ان اللاہَ بِمْعلَ مُم َغْي ب الاس ماَوا تَواَلَيْر ِض اَواللاہُ بَ ِص ٌري
)٨١: ٩٤اِبَا َتمْع اَملُو َن (اَلجرات،

ترجمہ:بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کے تمام غیب جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس پر خوب نظر رکھتا ہے۔ (الحجرات، 49: 18)

وضاحت:

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔ اللہ بندوں سے دور نہیں بلکہ ان سے قریب ہے۔ اللہ سے کسی کا عمل پوشیدہ نہیں اور نہ کوئی اس کے قابو سے باہر ہے۔ آپ کے ساتھ دائیں بائیں دو فرشتے مقرر ہیں جو آپ جو کہتے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں اسے لکھ رہے ہیں۔

ادب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام

الاِنُ ُبّیب أَوَل ِبْ ٰأمْؤمِنِ َمْي ِم ْن أَنُف ِس ِہ ْم اَوأَزَوا ُجہُ أُم َھاتُہ ْم اَوأُولُواْ اَلَيْر
اَحامِ بَمْع ُض ُہ ْم أَوَل بَمْع ٍض ِف كَ ِتا ب اللّٰہ م ن الْ ٰأمْؤمِنِ َمْي
ُلوُم ہ ا ِجي َن إِاَلَ أَن تَفعلُوا إَِل أَْولَيائِ كم ام عُروًفا كا ن ذلِ ك ف
)٦الْ كَتا ب م سطُوًرا(اَلحزاب، ٣٣:

ترجمہ:یہ (محترم) نبی مومنوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب اور زیادہ حقدار ہے اور اس کی (پاکیزہ) بیویاں ان کی مائیں ہیں۔ اور خونی رشتوں کا اللہ کی کتاب میں (باقی) مومنوں اور مہاجرین کے مقابلے میں ایک دوسرے پر (وراثت کی تقسیم) کا زیادہ حق ہے، سوائے اس کے کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرنا چاہتے ہو۔ یہ حکم اللہ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

وضاحت:

سورۃ الاحزاب کا ایک مرکزی مضمون مدینہ میں پیغمبر کے مخالفین یعنی منافقین کی شرارتوں کی مذمت کرنا ہے۔ وہ نبی کے خاندان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کے اعلیٰ مرتبے کو ظاہر کرتے ہوئے اس کی سرزنش فرمائی کہ نبی مومنین کے لیے اس قدر محبوب اور قریب ہیں کہ ان پر ان کی ذات سے زیادہ ان کا دعویٰ ہے۔ ان کی بیویوں کو اہل ایمان کی ماؤں کا درجہ دیا جاتا تھا اور ان سے نکاح کرنا نبی کی وفات کے بعد بھی حرام قرار دیا گیا تھا۔ اس طرح خاندانِ پیغمبر کو بدنام کرنے کی کوششیں بند ہو گئیں۔

اسوۂ حسنہ

لَ ْد كَا َن لَ ُك ْم ِف َر ُسوِل اللّٰہ أُ ْسَوٌة َحسَنٌة لِ َمن كَا َن يَرجُو اللاہَ ٰ ْالَ َو ْ َوالَ اللاہَ كَ ِث ًيرا (اَلحزاب، ٣٣:
١٢)

ترجمہ:درحقیقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پاک ذات میں آپ کے لیے ہر اس شخص کے لیے بہترین اور خوبصورت نمونہ (زندگی کا) موجود ہے جو اللہ اور آخرت کی (ملاقات) کی امید رکھتا ہے۔ دن اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔

وضاحت:

جس تناظر میں یہ آیت آئی ہے اس کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز زندگی کو نمونہ کے طور پر پیش کرنے کا مقصد ان لوگوں کو سبق سکھانا تھا جو اس موقع پر خود غرضی اور ذاتی تحفظ کے خیال سے متاثر ہوئے تھے۔ خندق کی جنگ کی. ان سے مخاطب ہو کر گویا یہ کہا جا رہا ہے کہ: تم نے دعویٰ کیا کہ وہ مومن اور مسلمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ آپ کو دیکھنا چاہیے تھا کہ جس رسول کے پیروکار ہونے کا آپ نے دعویٰ کیا تھا اس موقع پر آپ نے کیسا سلوک کیا۔

مہر نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

ا كَا َن ُمَحمٌد أَبَا أَ ٍح ِد ِّمن ِر َجالِ ُك ْم لَ ِك ْن َر ُسوَل اللّٰہ َو َخاَتَم النابِيِّ َي َو َكا َن اللاہُ ِب ُك ِل َش
ٍء َعلِ ًيما (اَلحزاب، ٣٣:

٠٤)

ترجمہ:محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم

© Copyright Virtual University of Pakistan

النبیین ہیں (سلسلۂ انبیاء کو ختم کرنے والے)۔ اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

وضاحت:

یہ ایک جملہ ان تمام اعتراضات کی جڑ ہے جو اس نکاح کے سلسلے میں مخالفین اٹھا رہے تھے۔ ان کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ اس نے اپنی ہی بہو سے شادی کی ہے، جب کہ اس کے اپنے قانون کے مطابق بیٹے کی بیوی باپ کے لیے حرام ہے۔ اس کے جواب میں یہ کہا گیا کہ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ یعنی زید ان کا حقیقی بیٹا نہیں تھا اس لیے اس کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنا ناجائز نہیں تھا۔ ان کا دوسرا اعتراض یہ تھا کہ اگر اس کا گود لیا ہوا بیٹا اس کا حقیقی بیٹا نہ ہو تب بھی یہ ضروری نہیں تھا کہ وہ اپنی مطلقہ بیوی سے شادی کرتا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی تھے جنہوں نے ختم نبوت پر مہر ثبت کر دی اور یہ کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی مبعوث نہیں کیا جائے گا اور نبوت کا ہر دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور کافر ہے جن پر تمام مسائل حل ہو چکے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک مکمل اتفاق اور اجماع رہا ہے۔

درود و سلام کی اہمیت

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (اَلحزاب، ۳۳:۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ اور (تمام) فرشتے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! اس پر درود بھیجا کرو اور اس پر کثرت سے (اور جوش سے) سلام کرو۔

وضاحت:

"اللہ کا اپنے نبی پر درود بھیجنا" کا مطلب یہ ہے: اللہ اپنے نبی پر بہت مہربان ہے: وہ اس کی تعریف کرتا ہے، اس کے کام میں برکت دیتا ہے، اس کا نام بلند کرتا ہے، اور اس پر اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ ''فرشتوں کی برکت'' کا مطلب ہے: ''وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو بلند درجات سے نوازے، آپ کے دین اور شریعت کو ترقی دے اور آپ کو قابلِ تعریف مقام پر فائز کرے۔ "

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا ایک اسلامی عمل ہے، کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے تو اس کا تلفظ قابل تحسین ہے، اور خاص طور پر نماز میں پڑھنا سنت نبوی ہے، اس پر متفق ہیں۔ تمام علماء. اس پر بھی اجماع ہے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا واضح حکم دیا ہے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنا

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا (اَلحزاب، ۳۳:۵۷)

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اس نے ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وضاحت:

"اللہ کو ناراض کرنے" سے مراد دو چیزیں ہیں: (1) اللہ کی نافرمانی کی جائے، اس کے بارے میں کفر و شرک اور الحاد کا رویہ اختیار کیا جائے اور اس کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کیا جائے۔ اور (2) کہ اس کا رسول پریشان ہو کیونکہ جس طرح رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اسی طرح رسول کی مخالفت اور نافرمانی اللہ کی مخالفت اور نافرمانی ہے۔

مومنوں کو تکلیف دینا

وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا (اَلحزاب، ۳۳:۵۸)

ترجمہ: اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر کسی غلط کام کے ایذا دیتے ہیں، وہ یقیناً جھوٹے الزام اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

وضاحت:

کسی مسلمان کو بغیر کسی صحیح اسلامی شرعی جواز کے تکلیف پہنچانا یا تکلیف پہنچانا حرام ہے (حرام)

یہ آیت غیبت کی تعریف کا تعین کرتی ہے۔ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص پر کوئی عیب جو اس کے پاس نہ ہو، یا ایسی غلطی جو اس نے سرزد نہ کی ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی کے مطابق جب ان سے پوچھا گیا کہ غیبت کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: اپنے بھائی کا تذکرہ اس طرح کرنا ہے کہ اس کی توہین ہو۔ سوال کرنے والے نے کہا: اور اگر میرے بھائی میں کوئی عیب ہے تو؟ ایسا فعل نہ صرف ایک اخلاقی گناہ ہے جس کی آخرت میں سزا ہوگی بلکہ یہ آیت اس بات کا بھی تقاضا کرتی ہے کہ اسلامی ریاست کے قانون میں بھی جھوٹے الزام کو قابلِ جرم قرار دیا جائے۔

سماجی آداب

جاہلانہ رویے سے پرہیز کریں۔

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا

(الفرقان ۲۵:۶۳)

ترجمہ:اور رحمٰن (رب) کے (پسندیدہ) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل (یعنی بے حیائی) لوگ ان سے کوئی ایسی بات کہتے ہیں (ناپسند)
)ایک طرف ہو جاؤ(، کہتے ہوئے: "امن"۔

وضاحت:

یہ ہے کہ؛ "وہ ظالموں اور بدمعاشوں کی طرح تکبر اور تکبر سے نہیں چلتے، لیکن ان کی "چلنا" ایک شریف، صحیح سوچ اور نیک طبیعت کی ہوتی ہے۔" ''عاجزی سے چلنا'' کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کمزور یا بیمار کی طرح چلنا ہے اور نہ ہی اس سے مراد کسی منافق کی چال ہے جو عاجزی یا خوف خدا ظاہر کرنے کے لیے دکھاوے کے ساتھ چلتا ہے۔ روایات کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود تیز قدموں سے چلتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ "عاجزی قدم" ایک شریف اور شریف انسان کا فطری قدم ہے نہ کہ ایسی چال جس سے کمزوری اور بے جا عاجزی ظاہر ہو۔

رات کی نماز اور جہنم سے پناہ مانگنا

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا o والَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا o

(الفرقان ۲۵:۶۴،۶۵،۶۶) سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

ترجمہ:اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنی راتیں اپنے رب کے سامنے سجدہ اور کھڑے ہونے میں گزارتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔
ہر وقت اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں (: اے ہمارے رب ہم سے جہنم کے عذاب کو دور کر دے، یقیناً اس کا عذاب سب سے زیادہ نقصان دہ (اور دائمی) ہے، یقیناً یہ بہت برا ٹھکانہ ہے (عارضی رہنے والوں کے لیے) اور ایک برا ٹھکانہ (مستقل رہنے والوں کے لیے)۔

وضاحت:

اللہ کے سچے بندے اپنی راتیں اس کی عبادت اور یاد میں گزارتے ہیں۔ وہ اپنی راتیں نہ تو تفریح اور خوشامد میں گزارتے ہیں، نہ چہ میگوئیوں اور قصے کہانیوں میں اور نہ برے کاموں میں، کیونکہ یہ جاہلوں کے طریقے ہیں۔ ان کی یہ خصوصیت قرآن مجید میں متعدد مقامات پر واضح طور پر بیان کی گئی ہے، اس طرح: ''ان کی پیٹھ اپنے بستروں کو چھوڑ دیتی ہے اور وہ خوف اور امید کے ساتھ اپنے رب کو پکارتے ہیں''۔ (السجدۃ:16)۔ "یہ لوگ (جنت والے) رات کو بہت کم سوتے تھے، اور صبح کے وقت اپنی مغفرت کی دعا کرتے تھے۔" (الزریات: 17، 18)۔

اعتدال پسند رہنا

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا (الفرقان ۲۵:۶۷)

ترجمہ:اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو خرچ کرتے وقت نہ اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل کرتے ہیں۔ اور ان کا خرچ (اس کی بنیاد پر) دو انتہاؤں (اسراف اور کنجوسی) کے درمیان توازن ہے۔

وضاحت:

اللہ کے سچے بندے اپنا مال خرچ کرنے میں دو انتہاؤں کے درمیان ''سنہری معنی'' کو اپناتے ہیں۔ وہ پیسے بچانے اور جمع کرنے کے لیے نہ تو ہوشیاری اور ضرورت سے آگے بڑھتے ہیں اور نہ ہی نامساعد حالات میں رہتے ہیں بلکہ کم خرچ ہوتے ہیں۔ اسلام کے نزدیک اسراف ہے:

(1) معمولی سی رقم بھی ناجائز طریقوں سے خرچ کرنا۔

(2) جائز طریقوں سے بھی اپنے وسائل سے بڑھ کر خرچ کرنا یا اپنی خوشی کے لیے مال خرچ کرنا۔

(3) اللہ کی رضا کے لیے نہیں بلکہ محض دکھاوے کے لیے نیک طریقوں سے مال خرچ کرنا۔

دوسری طرف اگر کوئی شخص اپنی ضرورتوں اور اپنے اہل و عیال کے لیے اپنے وسائل اور مقام کے مطابق خرچ نہ کرے یا نیک کاموں کے لیے مال خرچ نہ کرے تو وہ کنجوس ہے۔ اسلام نے جو طریقہ سکھایا ہے وہ دو انتہاؤں کے درمیان سنہری وسیلہ ہے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

لیکچر نمبر:19 علوم القرآن - سوم

کبیرہ گناہوں سے بچنا

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا (الفرقان ۲۵:۶۸)

ترجمہ:اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور نہ اس جان کو قتل کرتے ہیں جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہے اور نہ ہی وہ زنا کرتے ہیں۔ اور جو ایسا کرے گا اسے گناہ کی سزا ملے گی۔

وضاحت:

سچے بندے تین کبیرہ گناہوں سے پرہیز کرتے ہیں: شرک، قتل اور زنا۔ جہاں تک سچے بندوں کی فضیلت میں شرک سے اجتناب کو شامل کرنے کا تعلق ہے تو کوئی پوچھ سکتا ہے کہ اس کو ان کافروں کے سامنے کیوں فضیلت کے طور پر پیش کیا جائے جو شرک کو برا نہیں سمجھتے تھے۔

توبہ (توبہ)

إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (الفرقان ۲۵:۷۰،۹۶)

ترجمہ:قیامت کے دن اس کا عذاب دوگنا کر دیا جائے گا اور وہ ذلیل و خوار ہو کر اس میں ہمیشہ رہے گا۔ لیکن جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو یہ وہ لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

وضاحت:

اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں: (1) اس کی سزا کبھی ختم نہیں ہو گی، بلکہ یہ بار بار مسلسل دی جاتی رہے گی۔ اور (2) جو شخص کفر، شرک اور الحاد کے علاوہ قتل، زنا اور دیگر گناہوں کا ارتکاب کرے گا، اسے بغاوت اور ایک دوسرے کے گناہ کی الگ الگ سزا ملے گی۔

دوسری جانب توبہ کرکے اپنی اصلاح کرنے والوں کے لیے خوشخبری ہے کہ انہیں ''عام معافی'' کا فائدہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے لیے اجر ہے جو اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور آئندہ اچھے کام کریں گے۔ اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔

جھوٹ اور برائی سے بچو

والَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا

(الفرقان ۲۵:۷۲،۱۷)

ترجمہ:اور جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیا تو وہ اللہ کی طرف لوٹتا ہے (راستہ) لوٹنا واجب ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو جھوٹی اور جھوٹی باتوں میں (زبانی اور عملی طور پر) حاضر نہیں ہوتے اور جب برے کاموں سے گزرتے ہیں تو (احتیاط کے ساتھ) باوقار لوگوں کی طرح گزر جاتے ہیں۔

وضاحت:

اس کے دو معنی ہیں: (۱) جب وہ سچے دل سے توبہ کر لے گا تو اللہ کے لیے ایمان اور اطاعت کی نئی زندگی شروع کرے گا اور اس کے فضل و کرم سے ان برائیوں کے بجائے نیک کام کرنے لگے گا جو وہ اپنی زندگی میں کرتا تھا۔ کفر، اور اس کے برے اعمال اچھے اعمال سے بدل جائیں گے۔ اور (2) نہ صرف اس کے ماضی کے برے اعمال لکھے جائیں گے بلکہ اس کے اعمال نامے میں یہ بھی درج ہو گا کہ وہ وہ بندہ تھا جس نے اپنے رب سے بغاوت ترک کر کے اس کی اطاعت کا راستہ اختیار کیا۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

خاندان کے لیے سوچ اور دعا

وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا صُمًّا وَعُمْيَانًا وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (الفرقان ۲۵:۷۳،۷۴)

ترجمہ:اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیات سے ہدایت اور رہنمائی ملتی ہے تو ان پر بہرے اور اندھے نہیں ہوتے (بلکہ ان پر غور کرتے ہیں)۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں (اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

وضاحت:

اللہ کے سچے بندے جب اللہ کی آیات کو ان کی نصیحت کے لیے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو وہ اندھوں اور بہروں کی طرح برتاؤ نہیں کرتے۔ وہ اپنی تعلیمات اور پیغام پر کان نہیں دھرتے اور جان بوجھ کر ان نشانیوں پر آنکھیں بند نہیں کرتے جن کا مشاہدہ کرنے کے لیے ان سے کہا جاتا ہے، بلکہ ان سے دل کی گہرائیوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ وہ ان پر عمل کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے اور جو منع کیا گیا ہے اس سے باز آتے ہیں۔

بندگی کا صلہ

أُولَئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا خَالِدِينَ فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا

(الفرقان ۲۵:۷۵،۷۶)

ترجمہ:انہیں ان کے صبر و استقامت کے بدلے (جنت میں) بلند و بالا محلات سے نوازا جائے گا اور وہاں ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ وہ (جنت کے بلند محلات) بہترین ٹھکانے اور (مہذب) ٹھکانے ہیں۔

وضاحت:

صبر کا لفظ یہاں اپنے جامع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ سچے بندوں نے دلیری سے حق کے دشمنوں کے ظلم و ستم کو برداشت کیا۔ وہ زمین میں اللہ کی راہ کو قائم کرنے کے لیے اپنی جدوجہد میں ثابت قدم رہے۔ انہوں نے دنیاوی نقصانات اور محرومیوں کی پرواہ کیے بغیر اللہ کی طرف سے دیے گئے اپنے فرائض خلوص نیت سے ادا کئے۔ اور اُنہوں نے شیطان کی طرف سے منعقد کی گئی تمام آزمائشوں اور جسمانی خواہشات کا مقابلہ کیا۔

بندگی کا مقصد

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا (الفرقان ۲۵:۷۷)

ترجمہ:کہہ دو کہ میرا رب تمہاری پرواہ نہیں کرتا اگر تم اس کی عبادت نہیں کرتے (لیکن تم نے یقیناً اس کا انکار کیا) تو اب یہ (انکار) ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب بن کر رہے گا**وضاحت:**

کافروں کو یہ تنبیہ اس لیے دی گئی ہے کہ اس کا مقابلہ ان عظیم انعامات سے کریں جن کا اللہ کے سچے بندوں سے وعدہ کیا گیا ہے، گویا یہ کہنا کہ اگر تم اللہ سے مدد اور حفاظت کے لیے نہ پکارو اور اس کی عبادت نہ کرو۔ اس کی نظر میں تمہاری کوئی قدر و اہمیت نہیں ہو گی اور وہ تمہاری کوئی پرواہ نہیں کرے گا کیونکہ وہ تمہاری مدد کا محتاج نہیں ہے، یہ تمہاری ہی خاطر ہے کہ اس نے تمہیں پکارنے کا موقع دیا ہے۔ تاکہ وہ تم پر رحم کرے، ورنہ تم میں اور باقی مخلوقات میں کوئی فرق نہیں ہے۔"

وفادار کی خصوصیات

قَدْ أَفْلَحَ الْ (امولون، ۲۳:۱)

مُؤْمِنُونَ **ترجمہ:**یقیناً اہل ایمان اپنا مقصد حاصل کر چکے ہیں۔

"مومن"، جنہوں نے حقیقی کامیابی حاصل کی، وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو قبول کیا، اور انہیں اپنا رہنما تسلیم کیا اور ان کے بتائے ہوئے طرز زندگی پر عمل کیا۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

نماز میں تواضع اور لغو باتوں سے اجتناب

الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون (امولون، ۲ : ۳۲-۳)

ترجمہ:جو اپنی نمازوں میں سب سے زیادہ عاجزی اور تواضع کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور جو (ہمیشہ) لغو باتوں سے بچتے ہیں۔

وضاحت:

یہاں مومنین کی جو صفات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مذکورہ بالا دعویٰ کو ثابت کرنے کے دلائل ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ فلاں فلاں اوصاف اور صفات کے حامل افراد ہی دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

زکوٰۃ ادا کرنا

والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (امولون، ۲۳ : ۴)

ترجمہ:اور جو (ہمیشہ) زکوٰۃ ادا کرتے ہیں (اور اپنے مال و جان کو پاک کرتے رہتے ہیں)۔

وضاحت:

زکوٰۃ کا لفظی معنی ہے تزکیہ اور نشوونما - کسی چیز کو آسانی سے بڑھنے اور بغیر کسی رکاوٹ کے ترقی کرنے میں مدد کرنا۔ ایک اسلامی اصطلاح کے طور پر، اس سے مراد دولت کا وہ حصہ ہے جو بقیہ دولت کو پاک کرنے کے مقصد کے لیے نکالا جاتا ہے اور خود تزکیہ کا عمل۔

شائستگی

والذین ھم لفروجھم حافظون الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم فانھم غیر ملومین (امولون، ۲۳: ۵-۶)

ترجمہ:اور جو اپنی شرمگاہوں کی (ہر وقت) حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے ان کی بیویوں یا ان لونڈیوں کے جو ان کے ہاتھ کی ملکیت ہیں۔ (اگر وہ اسلامی احکام کے مطابق ان کے پاس جائیں تو) یقیناً ان پر کوئی گناہ نہیں۔

وضاحت:

وہ لفظ کے ہر معنی میں معمولی ہیں۔ وہ جنسی زیادتی اور جنسی بگاڑ سے پاک ہیں۔ وہ اتنے معمولی ہیں کہ اپنے جسم کے ان حصوں کو بھی چھپا لیتے ہیں جن کو دوسروں کے سامنے ظاہر کرنے سے قانون منع کرتا ہے۔ یہ ایک قوسین ہے جس کا مقصد اس عام غلط فہمی کو دور کرنا ہے کہ جنسی خواہش بذات خود ایک بری چیز ہے اور اسے حلال طریقوں سے بھی پورا کرنا مناسب نہیں ہے، خاص کر نیک اور پرہیزگار لوگوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہ کرنا

فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ھم العادون (امولون، ۲۳ : ۷)

ترجمہ:لیکن جو کوئی ان (حلال عورتوں) سے بڑھ کر کسی کو چاہتا ہے تو وہی فاسق (اور نافرمان) ہیں۔

امانت، وعدہ اور دعا کی حفاظت

والذین ھم لامٰنٰتھم وعھدھم راعون والذین ھم علی صلوٰتھم یحافظون (امولون، ۲۳ : ۸-۹)

ترجمہ:اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان کی حفاظت کون کرتا ہے۔ دعائیں (استقامت کے ساتھ)۔

وضاحت:

اہل ایمان ان امانتوں کی شرائط پوری کرتے ہیں جو ان کے ذمہ ہیں۔ اس سلسلے میں یہ جاننا چاہیے کہ عربی لفظ "امانت" بہت جامع ہے اور اس میں وہ تمام امانتیں شامل ہیں جو اللہ یا معاشرہ یا افراد کی طرف سے ان کے ذمہ ہیں۔ اسی طرح احد میں وہ تمام معاہدے، وعدے اور وعدے شامل ہیں جو اللہ اور انسان اور انسان اور انسان کے درمیان کیے گئے ہیں۔ کی اہمیت کو خود رسول اللہ ﷺ بھی متاثر فرماتے تھے۔

اپنے خطابات میں عہد و پیمان کی تکمیل: جو شخص اپنی امانت کی شرائط کو پورا نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد و پیمان کو پورا نہیں کرتا اس کا اسلام نہیں ہے۔

جنت کے وارث

: 1 ۳۲أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ (امولون، ۱۱-)

ترجمہ:وہی لوگ (جنت کے) وارث ہوں گے۔ وہ (بھی) جنت کے اعلیٰ ترین باغات کے وارث ہوں گے (جہاں اللہ کے قرب کی تمام نعمتیں، راحتیں اور لذتیں بکثرت ہوں گی)۔ وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

وضاحت:

فردوس (جنت) ایک عام لفظ ہے جو تقریباً تمام انسانی زبانوں میں تقریباً ایک جیسی شکلوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ایک وسیع باغ ہے جو کسی شخص کی رہائش سے متصل ہے اور دفاعی دیواروں سے گھرا ہوا ہے اور جس میں ہر قسم کے پھل دار درخت ہیں، خاص طور پر انگور کی بیلیں: کچھ زبانوں میں، اس لفظ کا مطلب پالتو پرندوں اور جانوروں پر مشتمل ہے۔ فردوس اسلامی سے پہلے کے عربی ادب میں عام استعمال تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ فردوس ایک وسیع جگہ ہے جس میں بہت سے باغات، انگور کے باغات وغیرہ ہیں۔

احکم

قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ (اَلنعام، ۶:۱۵۱)

ترجمہ:کہو: آؤ میں تمہیں وہ چیزیں سناتا ہوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں: اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ والدین کے ساتھ اخلاقی طور پر بہترین ہو؛ اور اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور (بھی) دیں گے۔ اور بے حیائی کے کاموں کے قریب نہ جاؤ (خواہ وہ کھلے ہوں یا چھپے)۔ اور اس جان کو قتل نہ کرو جس کا (قتل) اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سوائے اس کے جب وہ جائز ہو (قانون کے مطابق اپنے دفاع میں خلل کے خلاف اور دہشت گردی کا مقابلہ کرتے ہوئے)۔ یہ وہ (احکام) ہیں جو اس نے تم پر فرض کیے ہیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

وضاحت:

یعنی ''تمہارے رب کی مقرر کردہ حدود وہ نہیں ہیں جو تم نے اپنے اوپر عائد کی ہیں، بلکہ وہ وہ پیروی ہیں جو اللہ نے انسانی زندگی کے نظم و ضبط کے لیے مقرر کی ہیں اور جو ہمیشہ سے تمام الٰہی قوانین کی بنیادی بنیاد رہی ہیں۔''

یعنی حرام وہ نہیں ہیں جنہیں تم نے بغیر کسی ثبوت کے محض اپنے جھوٹے وہم اور غلط شبہات کی بنیاد پر قرار دیا ہو۔ بلکہ حرام ہیں وہ چیزیں جنہیں آپ کے رب نے حرام کیا ہے کیونکہ وہی آپ کا خالق اور آپ کا رب ہے۔ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے، اس لیے اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ جس چیز کو چاہے حلال کرے اور جسے چاہے حرام (ناجائز) بنائے۔ تو میں آپ کو اس کی تفصیل بتاؤں گا جس پر آپ کے رب نے زور دیا ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (اَلنعام: ۲۵۱)

ترجمہ:اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جانا مگر اس وقت تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ اور ہمیشہ پورا ناپ اور تول انصاف کے ساتھ کرو۔ ہم کسی نفس پر اس کی برداشت کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ اور جب تم (کسی کے متعلق) کہو تو انصاف کرو اگرچہ وہ (تمہارا) قریبی رشتہ دار ہو۔ اور اللہ کا وعدہ ہمیشہ پورا کرو۔ یہ وہ (معاملات) ہیں جن کا اس نے تم پر سختی سے حکم دیا ہے تاکہ تم ہدایت اور رہنمائی کو قبول کرو۔

وضاحت:

"بہترین طریقہ" وہ ہو گا جو بے نیازی، نیک نیت اور متعلقہ یتیم کی بھلائی پر مبنی ہو اور جو خدا یا انسان کے نزدیک قابل اعتراض نہ ہو۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

''تم پوری پیمائش اور میزان کا استعمال کرو،'' قانون الٰہی کا ایک بنیادی اصول ہے: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو یقین دلانے کے لیے کہا ہے کہ ''ہم ایک برداشت کر سکتے ہیں''۔
ناپ تول اور دیگر تجارتی لین دین میں عدل اور درست ہونا بہت اچھا ہے، اس کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہو جائے گا اور اس کا حساب نہیں لیا جائے گا، اگر اس کی پوری کوشش کے باوجود کوئی غیر ارادی غلطی سرزد ہو جائے۔

وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(اَلنعام، ۶:۱۵۳)

ترجمہ:اور یہ کہ یہ (اسلامی قانون) میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور (دوسرے) کی پیروی نہ کرو۔ راستے، کیونکہ وہ) دوسرے راستے (آپ کو اللہ کے راستے سے ہٹا دیں گے، یہ وہی ہے جو اس کے پاس ہے(تمہیں سختی سے حکم دیا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

وضاحت:

''تمہیں اس راستے پر چلنا چاہیے کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔'' یہ "فطری عہد" تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ کے دکھائے ہوئے راستے پر چلے، کیونکہ اس سے بغاوت یا آزادی کی راہوں میں یا اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت میں انحراف اس عہد کی پہلی خلاف ورزی ہو گا، اور کسی کو گمراہ کر دے گا۔ ایک کے بعد دوسری خلاف ورزیاں۔ اس کے علاوہ، کوئی بھی آدمی اس نازک ترین، وسیع اور پیچیدہ عہد کی ذمہ داریوں کو اس وقت تک پورا نہیں کر سکتا جب تک کہ انسان ہدایت الٰہی کو قبول نہ کرے اور زندگی کے ہر پہلو میں اس پر عمل نہ کرے۔ " تمہیں نہیں کرنا چاہیئے
دوسرے طریقوں کی پیروی کرو" کیونکہ وہ آپ کو اس کے سیدھے راستے سے ہٹا دیں گے جو واحد راستہ ہے جو اس کی قربت، خوشنودی اور رضامندی کی طرف لے جاتا ہے۔

قیامت کے دن کا سوچنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

(اَلحشر، ۵۹:۱۸)

ترجمہ:اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو۔ اور ہر شخص کو چاہیے کہ اس نے کل (یوم حساب) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ اور ہمیشہ اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

وضاحت:

یہ ساری دنیاوی زندگی ''آج'' ہے جس کا ''کل'' قیامت کا دن ہے، جو اس کے پیچھے چلنے والا ہے۔ اس انداز کو اپناتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ایک حکیمانہ انداز میں انسان کو یہ حقیقت سمجھا دی ہے کہ جس طرح وہ شخص انتہائی بے وقوف ہے جو آج کے لطف کے لیے اپنا سب کچھ جوا کھیلتا ہے اور اسے یہ احساس نہیں ہوتا کہ کل اس کے پاس کھانے کو کچھ باقی رہے گا یا نہیں۔ پناہ کی جگہ ہے یا نہیں، تو کیا وہ شخص بھی صرف اپنے عذاب کے لیے کام کر رہا ہے، جو بنانے میں بہت زیادہ مشغول ہے۔ اس کی دنیا آخرت پر دھیان دینے کے لیے ہے، جب کہ آخرت اس دنیا کی پیروی کرنا ہے جس طرح آج کے بعد کل آنا ہے، اور اگر اس نے کل کے لیے کچھ آگے نہ بھیجا ہو تو اسے وہاں کچھ بھی نہیں ملے گا۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

(اَلحشر، ۵۹:۱۹)

ترجمہ:اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے آپ کو بھلا دیا۔ روحیں (کہ وہ اپنی جانوں کے لیے کچھ بھلائی بھیج سکیں)۔ یہ وہ ہیں جو نافرمان ہیں۔

وضاحت:

خدا کی فراموشی لامحالہ اپنے نفس کی بھول کا باعث بنتی ہے۔ جب انسان یہ بھول جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا غلام ہے تو لازماً وہ دنیا میں اپنے مقام کے بارے میں غلط نظریہ بنائے گا اور اس کی ساری زندگی اس بنیادی غلطی کی وجہ سے غلط ہو جائے گی۔ اسی طرح جب وہ بھول جاتا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کا بندہ نہیں ہے تو وہ اس کی خدمت نہیں کرتا جس کا وہ بندہ نہیں ہے۔ یہ بھی ایک سنگین اور ہر طرف پھیلی ہوئی غلط فہمی ہے، جو اس کی پوری زندگی کو خراب کر دیتی ہے۔ دنیا میں انسان کی اصل حیثیت غلام کی ہے۔ وہ آزاد اور خود کفیل نہیں ہے۔ اور وہ صرف ایک خدا کا بندہ ہے اور اس کے سوا کسی کا بندہ نہیں ہے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

لَا يَسْتَوِي أَصْحَابُ النَّارِ وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ

(اَلحشر، ۹۵:۰۲)

ترجمہ:اہل جہنم اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے۔ اہل جنت ہی کامیاب اور غالب ہیں۔

وضاحت:

باغی اور نافرمان اور فرمانبردار اور فرض شناس برابر نہیں ہیں۔ کامیابی انہی کو ملے گی جو آخرت کا سوچتے ہیں اور نیک اعمال کرکے جنت حاصل کرتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے معاملے میں کبھی ایک جیسے نہیں ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ نیک لوگوں کو عزت دے گا اور گنہگاروں کو ذلیل کرے گا۔ نیک لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت اور نجات حاصل کریں گے۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

لیکچر نمبر:20 علوم الحدیثI -

حدیث: تعارف، تعریفیں اور اقسام

حدیث کا تعارف حدیث کے لغوی معنی

عربی لفظ حدیث کے لغوی معنی ہیں "خبر کی شے"، "گفتگو"، "ایک کہانی"، "ایک کہانی"، "ایک رپورٹ"،)یہ رپورٹ تاریخی ہو سکتی ہے یا افسانوی، سچی یا غلط ہو سکتی ہے۔ حال یا ماضی (. حدیث کا ثانوی معنی بطور صفت "نیا" ہے جیسا کہ قدیم (پرانا) 5-

یہاں قرآن سے ایک مثال ہے:

قرآن میں لفظ' حدیث 'کا استعمال:

مذہبی ابلاغ، پیغام، یا قرآن: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ ل أَتَا ك ج ث ُم و

ك ِ س ی[6] کیا آپ تک موسیٰ کی حدیث پہنچی ہے؟

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہ لفظ قرآن میں کہانی، ابلاغ اور پیغام وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

تاہم، صلوٰۃ اور زکوٰۃ کی طرح لفظ حدیث کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر، افعال، خاموش اجازتوں اور گفتگو کے لیے ایک فنی اصطلاح کے طور پر اختیار کیا گیا ہے۔

حدیث کا فنی مفہوم

ما اضیف الی النبی پر اللہ علیہ السلام وآلہ میں من قول او فعل او تقریر او وصف خلقی او خلقی[7]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل، خاموشی سے منظوری اور طرز عمل کو حدیث کہتے ہیں۔''

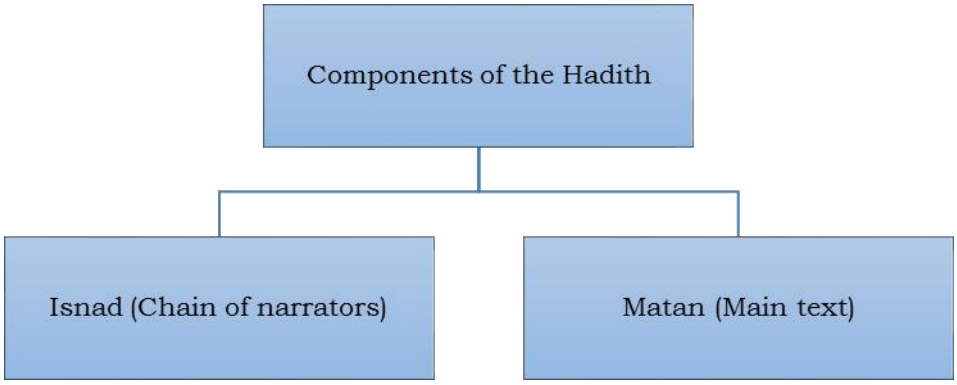
5 ابن منظور، العفریقی، لسان العرب، ج2، ص131

6 قرآن، طہٰ: 09

7 تدریب الراوی، ص23

احادیث کے اجزاء

حدیث، عام طور پر، دو بنیادی اجزاء پر مشتمل ہے:



ہر حدیث کے دو اہم اجزا ہوتے ہیں:
اسناد(سلسلۂ راویوں) - یہ راویوں کا سلسلہ ہے جس کے ذریعے حدیث روایت کی جاتی ہے۔ متان (مواد) - یہ حدیث کا مرکزی متن ہے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ تقریر ہے۔

احادیث کی اقسام

احادیث کی ان کے مواد، ترسیل اور سند کے اعتبار سے مختلف قسمیں ہیں۔ چند اہم اقسام ذیل میں دی گئی ہیں:

حدیث قدسی:جس کا مطلب ہے "الٰہی"۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست اللہ سے روایت کی تھی، پھر آپ نے اسے اپنے صحابہ تک پہنچایا۔

حدیث نبوی:حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے صحابہ نے براہ راست نقل کی ہے۔ صحیح: صحیح حدیث وہ حدیث ہے جس کی سند ایک سیدھے اور درست شخص کی منتقلی کے ذریعے دوسرے سے اس کے ختم ہونے تک مسلسل مربوط ہوتی ہے۔

1- اس کی ترسیل کا سلسلہ مربوط ہونا چاہیے، یعنی ہر راوی کو فوراً راوی سے براہِ راست لینا چاہیے تھا۔
2- ہر راوی کو عادل ہونا چاہیے، کبیرہ گناہوں سے بچنا چاہیے، چھوٹے گناہوں پر اصرار نہیں کرنا چاہیے، وہ نیک فطرت اور اخلاق والا ہو۔
3- اسے کامل نظم و ضبط ہونا چاہیے؛ اسے چاہیے کہ حدیث کو تحریر یا حفظ کے ذریعے محفوظ کرے اور اسے منتقل کرے۔
4- وہ حدیث نایاب نہ ہو۔
5- راوی کو اپنے پیشروؤں کے خلاف برا تبصرہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔

حسن (میلہ):منصفانہ وہ حدیث ہے جس کا ماخذ معلوم ہو اور جس کے نقل کرنے والے مشہور ہوں۔ 9 یا ایسی حدیث جس کے راوی کسی صحیح حدیث کے راویوں کے مقابلے میں ''تھوڑے زیادہ متواضع'' ہوں، باقی شرائط وہی ہیں۔

ضعیف (ضعیف):لسانی اعتبار سے ضعیف کا مطلب ہے "ضعیف"، جبکہ تکنیکی طور پر اس سے مراد حسن کے معیار سے نیچے والی روایت ہے۔ یہ وہ حدیث ہے جس میں صحیح کی پانچ شرائط میں سے کوئی ایک یا زیادہ شرائط پوری نہیں ہوئی ہیں۔

مودو (من گھڑت):وہ حدیث جس کے راوی نے کسی وقت حدیث کے بارے میں جھوٹ بولا ہو، ایسے راوی کی ہر روایت کو من گھڑت کہا جاتا ہے۔ 10 اگر راوی میں عیب یہ ہو کہ

8 ابن الصلاح، مقدّمہ ص. 5-

17- Ibid، p. 9

10 اصول الحدیث: حدیث کے طریقہ کار کی تشخیص، ص۔ 102.

© Copyright Virtual University of Pakistan

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولنے کے لیے جانا جاتا ہے، اس کی احادیث کو مودو کے نام سے درجہ دیا جاتا ہے۔ تکنیکی طور پر، مودو کی روایت بالکل بھی حدیث نہیں ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب جھوٹ ہے۔ اسے علامتی طور پر حدیث کہا جاتا ہے۔

عربی لغت میں حدیث و سنت کی اہمیت اور قانونی اتھارٹی

عربی لغت کے مطابق سنت کا مطلب طریقہ، طریقہ، طریقہ، طرز عمل، اصول یا طرز زندگی ہے۔

قرآن میں لفظ' سنت 'کا استعمال

لفظ سنت اور اس کی جمع "سنن" قرآن میں حکمرانی، قانون، یا طرز عمل کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثال کے طور پر:

سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا [13]

یہ (اللہ کا نمونہ ہے جو وقت کے ساتھ قائم ہوا ہے، اور آپ اللہ کے قوانین میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔)

سنت کا مطلب ہے طرز زندگی، اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا طریقہ ہے، اور حدیث سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی، اعمال، اعمال اور خاموش رضامندی کا بیان ہے۔)۔ یہ دونوں اصطلاحات تقریباً ایک دوسرے کے ساتھ استعمال ہوتی تھیں، حالانکہ ان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ کیونکہ ایک حدیث میں کوئی سنت نہیں ہو سکتی یا ایک حدیث میں ایک سے زیادہ سنتیں ہو سکتی ہیں۔

حدیث و سنت کی اہمیت

احادیث مرتب کرنے کا یہ محنت طلب کام کیوں کیا گیا؟

بہت سے بڑے حکمران اور رہنما گزرے ہیں لیکن ان سے منسوب صحیح اور غلط بیانات میں فرق کرنے کے لیے اس قسم کی کوئی چیز تیار نہیں کی گئی۔ اس سوال کا جواب سنت نبوی کا منفرد مقام ہے جس نے اس نگہداشت کا تقاضا کیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون سازی کے اختیارات پر قرآن

علمائے کرام اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کا اختیار تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار صرف قرآن کے بعد آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت کمیونٹی کی طرف سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صاحب اختیار تسلیم کرنے سے حاصل نہیں ہوتی، ان کے اختیار کا اظہار رضائے الٰہی سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا۔ درج ذیل طریقے سے پوزیشن:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا [14]

''پس اے محبوب (آپ کے رب کی قسم، وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں پیدا ہونے والے ہر جھگڑے میں آپ کو منصف نہ بنائیں، اور اس کے بعد آپ کے فیصلے کے خلاف اپنے دلوں میں کوئی ناراضگی محسوس نہ کریں، اور کل کے ساتھ خوشی سے (اپنے فیصلے پر) جمع کروائیں۔ جمع کروانا۔"

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ [15]

11 لسان العرب، ج4، ص1438

12 قرآن کی لغت اور لغت، صفحہ 72-73

13 قرآن الفتح، 48:23

14 قرآنالنساء، 4:65

15 قرآنالنساء، 4:80

© Copyright Virtual University of Pakistan

''جس نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ[16]

اے محبوب! (کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، پھر اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا، اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف کر دے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

قرآن مجید میں بہت سی آیات ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانونی اختیارات کی وضاحت کرتی ہیں جن میں سے چند کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن کے ایمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مشروط فرمایا ہے۔ آیت کے مطابق وہ شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے معاملات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد نہ کر دے جس کا مطلب سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

دوسری آیت میں صراحت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ صرف اللہ کی اطاعت کے برابر ہے بلکہ حقیقت میں یہ خود اللہ کی اطاعت ہے۔

یہ کافی نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے اپنی محبت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے مشروط کر دیا ہے۔ لہٰذا ایک مومن پر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت واجب ہے اگر اس کے ایمان کا اثبات ہو:

حدیث کی روشنی میں سنت کی قانونی اتھارٹی

اسلامی قانونی قانون اسلام کی آمد کے ساتھ ہی وجود میں آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود وہاں تمام معاملات طے کرتے تھے۔

وَعَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ

وَيُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوهُ[17]

"المقدم بن معد کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خبردار! مجھے قرآن اور اس جیسا کچھ دیا گیا ہے، پھر بھی وہ وقت آنے والا ہے جب ایک آدمی اپنے صوفے پر بیٹھ کر کہے گا: قرآن کو رکھو، جو کچھ تمہیں مباح ہے اسے مباح سمجھو، اور جو کچھ تم اس میں پاو گے اسے جائز سمجھو۔ اسے ممنوع قرار دیا جائے، خبردار! گھریلو گدھے، شکار کی دھڑکنیں، کنفیڈریٹ سے تعلق رکھنے والی تلاش، جب تک کہ اس کا مالک نہ چاہے، جائز نہیں، لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے، تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ان سے اس کی تفریح کے برابر رقم وصول کرے۔"

اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کے بارے میں حکم دیا ہے جن کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔ اس نے انہیں اپنے قانونی اختیار پر حکم دیا۔

أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهَدٍ إِلَّا أَنْ يَسْتَغْنِيَ عَنْهَا رَبُّهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَقْرُوهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُوهُ فَلَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ

إِذَا أَعْطَوْكُمْ مَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ تَظْلِمُوهُمْ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ فَاحْكُمُوا بِالْعَدْلِ وَإِذَا اسْتُرْعِيتُمْ فَأَدُّوا الْأَمَانَةَ[18]

"کیا تم میں سے کوئی اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کر یہ تصور کرتا ہے کہ اللہ نے صرف وہی چیز حرام کی ہے جو قرآن میں موجود ہے؟ اللہ کی قسم میں نے بہت سے ایسے امور کی تبلیغ، حکم اور منع کیا ہے جتنا کہ قرآن میں موجود ہے یا اس سے بھی زیادہ۔

اس کے قانونی اختیار کے بارے میں خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح بیان دیا ہے۔ ایک شخص نے تین بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہر سال حج فرض ہے؟ نبیﷺ خاموش رہے، پھر فرمایا:

16 قرآن،الامر، 3:31

17 صحیح مسلم، 1679

18 سنن ابوداؤد، 3050-

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ"[19]

اگر میں کہوں کہ ہاں تو تم پر ہر سال اسے کرنا واجب ہو جائے گا (اور تم اس کی استطاعت نہ رکھو گے) پھر فرمایا: جو کچھ میں نے تمہارے پاس چھوڑا ہے وہ مجھے چھوڑ دو، ان لوگوں کے لیے۔ اس سے پہلے کہ تم حد سے زیادہ سوال کرنے اور ان کے رسولوں کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوئے، پس جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو جتنا کہ تمہارے اختیار میں ہے اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو اسے چھوڑ دو۔"

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اختیار سے ایک اصول کے بارے میں فیصلہ دیا ہے۔

اسلام

أَحَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنَاثِ أُمَّتِهِ الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ، وَحَرَّمَهُمَا عَلَى ذُكُورِهَا[20]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے مردوں کے لیے ریشم اور سونا پہننا حرام اور عورتوں کے لیے حلال کر دیا گیا ہے۔

یہ اور بہت سی دوسری روایات بتاتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی تقاریر، افعال اور فیصلوں سے قانون کی تعمیل ہوتی تھی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ کہہ کر قانون سازی کا اختیار عطا کیا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ[21]

"[نبی] جو ان کو نیکی کا حکم دیں گے اور ان سے منع کریں گے۔

برائیوں میں سے، اور زندگی کی اچھی چیزوں کو ان کے لیے حلال کر اور بری چیزوں کو ان پر حرام کر، اور ان پر سے ان کے بوجھ اور طوق کو ہٹا دے جو ان پر [پہلے] تھے۔"

مذکورہ آیات سے پیغمبر اکرم (ص) کی قانون سازی کا اختیار واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔

خلفائے راشدین کا حدیث کی طرف رویہ

خلفائے راشدین نے بھی حدیث نبوی کو ترجیح دی۔

یہاں چند مثالیں ہیں۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ:

جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا فَقَالَ مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللهِ شَيْءٌ وَمَا عَلِمْتُ لَكِ فِي سُنَّةِ نَبِيِّ اللهِ-صلى الله عليه وسلم- شَيْئًا فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ.فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ -صلى الله عليه وسلم- أَعْطَاهَا السُّدُسَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَعْطَاهَا أَبُو بَكْرٍ[22]

ایک دادی اماں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور ان سے میراث کا حصہ مانگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تمہارے لیے کوئی چیز نہیں لکھی گئی اور نہ میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تمہارے لیے کچھ کرتا ہوں۔ گھر جاؤ جب تک میں لوگوں سے سوال نہ کروں۔ پھر لوگوں سے سوال کیا، اور المغیرہ۔

شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھٹا حصہ دیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی ہے؟) محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر وہی کہا جیسا کہ مغیرہ نے کہا تھا۔ چنانچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے ان پر لاگو کر دیا۔

19 صحیح مسلم، 1337 20 جامع ترمذی،

1030 21 الاعراف، 08:157

22 سنن ابوداؤد، 2894

قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ مَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ[23]

ابن عمر نے اس سے کہا: اللہ نے محمد کو ہمارے پاس بھیجا جب ہم کچھ نہیں جانتے تھے، اور ہم سب کرنا چاہیے وہ کرنا ہے جو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔"

مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی صدی ہجری میں روایات کو قانونی امور کے لیے کس طرح استعمال کیا جاتا تھا اور خلفائے راشدین نے خود اس کا استعمال کیا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں، اقوال اور افعال کا بہت احترام کیا۔

[23] سنن النسائی، 1434

لیکچر نمبر:21 علوم الحدیث ۔ دوم

تاریخ اور تالیف حدیث

حدیث اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہدایت کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام قرآن و سنت میں موجود ہیں، ان ماخذ کو اہل ایمان نے بڑی احتیاط اور ہوش کے ساتھ مرتب کیا ہے اور احادیث کی تالیف کی تاریخ کو عموماً 4 ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل کے طور پر ذکر کیا.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سنت کے ذریعے اللہ کے احکام سکھاتے تھے۔ انہوں نے صحابہ کرام کو ان کی تعلیمات سیکھنے اور یاد کرنے کی تلقین کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے الفاظ کو تین بار دہراتے تھے تاکہ ان کے لیے سیکھنے میں آسانی ہو۔24 آپ نے صحابہ سے یہ بھی پوچھا کہ آپ نے کیا سیکھا ہے۔ صحابہ کرام کا معمول تھا کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگرانی میں احادیث لکھتے تھے۔ کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

1) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ہر وہ چیز لکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ میں نے (اس سے) اسے حفظ کرنے کا ارادہ کیا۔ قریش نے مجھے منع کیا اور کہا کہ کیا تم ہر وہ چیز لکھتے ہو جو تم ان سے سنتے ہو، حالانکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بشر ہیں، وہ غصے اور خوشی میں بولتے ہیں؟'' اس لیے میں نے لکھنا چھوڑ دیا اور اس کا ذکر لوگوں سے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھو اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس سے حق ہی نکلتا ہے۔
2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا۔ خطبہ سن کر ایک یمنی شخص ابو شاہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے لیے لکھ دیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اکتُبوا أِلِب شاہٍ[27]

ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔

3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے احادیث سنتا ہوں لیکن یاد نہیں رکھتا۔

ا ْستَعِ ْن بِيَمِينِكَ ۔ وَأَومَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْ
خَطِّ[28]

"اپنے دائیں ہاتھ سے مدد حاصل کریں اور اس کا اشارہ اپنے ہاتھ سے لکھنے کی طرف تھا۔"
صحابہ کرام احادیث کو دل سے حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ لکھ کر بھی یاد کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام کے تحریری نسخوں کی تعداد تھی جو آج تحریری شکل میں دستیاب ہیں۔

4) صحیفہ علی رضی اللہ عنہ 29

24 صحیح بخاری، 30۔
25 Ibid.، 75.
26 سنن ابوداؤد، 117
27 صحیح البخاری، 36۔
28 جامع ترمذی، 128
29 صحیح البخاری، 446

5) صحیفہ صادقہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے لکھا ہے۔
6) صحیفہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ 31
7) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے متعلق متعدد نسخے بھی ملتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ احکام اپنے گورنروں، مسلمانوں اور دوسرے لوگوں کو عقائد اور دیگر عبادات کے حوالے سے دیے۔ ان نسخوں میں پیغمبرانہ احکام لکھے اور محفوظ کیے گئے تھے۔
8) آپ کے خطوط میں وہ احکام بھی محفوظ ہیں جو آپ نے مختلف حکمرانوں اور بادشاہوں کو لکھے تھے۔ڈاکٹر حمید اللہ کی تحقیق کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً 250 خطوط شائع ہو چکے ہیں۔

مذکورہ بالا روایات کی روشنی میں صراحت کے ساتھ ثابت ہوا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر درج ہوتی تھیں۔

صحابہ کے دور میں احادیث کی تالیف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حفظ، ریکارڈنگ اور تحریر اور عمل کے ذریعے حدیث سیکھتے تھے۔

حفظ کے ذریعے سیکھنا:

چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان رہتے تھے اس لیے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات کو نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ وہ اس لیے بابرکت تھے کہ انہوں نے قرآن اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سیکھی۔ صحابہ کرام کا یہ طریقہ تھا کہ آپس میں بحث کر کے احادیث سیکھیں اور یہ عمل عمر بھر جاری رہا۔ یہ انس رضی اللہ عنہ کے بیان سے ظاہر ہے۔ مالک رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے اور دس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے جن کی تعداد شاید ساٹھ تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حدیث کی تعلیم دیتے تھے، بعد میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ضرورت کے لیے باہر نکلتے تو ہم اسے اپنے درمیان حفظ کر لیتے تھے۔ گویا ہمارے دلوں میں اس کی آبیاری ہوئی ہے۔"**احادیث کی تحریر**

مختلف صحابہ سے احادیث لکھنا بھی صحابہ کا معمول تھا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ابو رافع رضی اللہ عنہ سے احادیث لکھ رہے تھے۔

قرآن و سنت کی تعلیمات کا سرکاری حکم

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں مختلف صوبوں میں بزرگ علماء صحابہ کرام کو تعینات کیا گیا۔ لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیم دینا ان کا فرض تھا۔36 چنانچہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے براہ راست طلباء سے براہ راست لوگوں تک پہنچائی گئی۔

حلقہ احادیث صحابہ

سرکاری اساتذہ کے علاوہ کئی بزرگ صحابہ جیسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مختلف شہروں میں اپنے حلقہ حدیث قائم کیے ہیں۔ وہ کئی جانشینوں تک احادیث بیان کرتے اور ان کا حکم دیتے تھے۔ انہوں نے احادیث کو سیکھا اور کتابوں کی صورت میں مرتب کیا۔ متعدد مخطوطات

30طبقات ابن سعد،ج2،ص۔ 407
31 ،Ibid ص. 39
32 جامع ترمذی، 264
33 رسول اللہ کی سیاسی زندگی، صفحہ۔ 311
34 جامع ل اخلاق الراوی، ج1، ص۔ 236
35طبقات ابن سعد،ج2،ص۔ 371
36 مسند احمد بن حنبل، 1، 48۔

ان میں سے جانشین تحریری شکل میں پائے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر صحیفہ ہمام بن منبہ کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے تحریر کیا تھا، چنانچہ حدیث کی تالیف میں کوئی خلا نہیں ہے۔

جانشینوں کا دور) تابعین(

ایشیا، شمالی افریقہ اور دیگر ممالک میں اسلام کے پھیلنے کے بعد حدیث کی روایت بہت زیادہ ہو گئی۔ پھر کچھ لوگ احادیث گھڑنے لگے۔ اس پیش رفت کا مقابلہ کرنے کے لیے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے بزرگ علمائے حدیث کو خطوط لکھے اور انہیں احادیث نبوی کو مرتب کرنے کا حکم دیا۔

علماء نے پہلے ہی جھوٹوں اور افتراء کو بے نقاب کرنے کے لیے احادیث کے مختلف راویوں پر سیرت پر مشتمل کتابیں مرتب کرنا شروع کر دی تھیں۔ ابو بکر بن حزم ان لوگوں میں سے تھے جنہیں خلیفہ نے حدیث تالیف کرنے کی ہدایت کی۔ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے ان سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام احادیث کو لکھیں اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن کی احادیث کو جمع کرنے پر توجہ دیں جو اس زمانے میں روایتوں کی سب سے معزز متولی تھیں۔ ایشا رضی اللہ عنہ سعد بن ابراہیم اور ابن شہاب الزہری سے بھی کتابیں مرتب کرنے کی درخواست کی گئی۔ الزہری راویوں کی سیرت کو ان کے کردار اور دیانت کے حوالے سے درج کرنے والے حدیث کے پہلے مرتب تھے۔

تابعین کا دور) تبع تابعین(

احادیث کی تالیف کا سب سے زیادہ کام تبع تابعین کے پیروکاروں کے دور میں ہوا، مجموعۂ حدیث کی تاریخ میں اس دور کو حدیث کی تالیف کا سنہری دور قرار دیا جاتا ہے۔ احادیث تو مرتب کی گئیں لیکن صحابہ کرام اور ان کے پیروکاروں کے اقوال کو بھی احتیاط سے درج کیا گیایہ وہ دور تھا جس میں حدیث کی مشہور اور اہم کتابیں مکمل مستند اسند کے ساتھ لکھی گئیں۔صحیح حدیث کو من گھڑت سے الگ کرنے کے لیے اصول وضع کیے گئے۔ اس دور میں نہ صرف غیر تحریری روایات کو جمع کیا گیا بلکہ تحریری روایات کو بھی مختلف ابواب میں اور مختلف عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا۔

چھ گراں قدر کتابیں اس دور کا اہم نتیجہ ہیں اور یہ ہیں: امام بخاری کی صحیح البخاری۔ امام مسلم کی صحیح مسلم؛ سنن ابوداؤد؛ سنن ترمذی؛ سنن نسائی؛ سنن ابن ماجہ۔

حدیث کی بنیادی کتب کا تعارف

سیحۃ السیطہ) حدیث کی چھ صوتی کتب(

احادیث کا ایک زمرہ ہے جو چار سنن اور دو صحیحوں پر مشتمل ہے، جسے الکتب السطح (چھ کتابیں) یا صحاح السیطہ (صوتی چھ) کہا جاتا ہے۔ 1. صحیح البخاری

مصنف کا تعارف

امام بخاری کا پورا نام 'ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری' ہے۔ وہ بخارا میں 194 ہجری میں پیدا ہوئے امام بخاری نے حدیث کے متعدد مشہور علماء جیسے مالک ابن انس، حماد ابن زید اور ابن المبارک سے تعلیم حاصل کی۔ 37

اپنے وقت کے بہت سے علماء کی طرح، البخاری نے اپنے تعلیمی کیریئر کا آغاز اپنے آبائی شہر میں اپنی والدہ کی رہنمائی میں کیا۔ گیارہ سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم سے فارغ ہو کر حدیث کے مطالعہ میں مشغول ہو گئے۔ چھ سال کے اندر بخارا کے تمام محدثین کے علم کے ساتھ ساتھ ان کے پاس دستیاب کتابوں میں موجود ہر چیز پر عبور حاصل کر لیا۔ امام بخاری نے نہ صرف علمائے کرام کی کتابوں میں احادیث کو حفظ کیا بلکہ تمام راویوں کی سوانح عمری، ان کی تاریخیں اور جائے پیدائش، وفات وغیرہ بھی حفظ کر لیے۔

87 Ibid.، p. 37.

Translate by “www.vuboys.com” Also visit our YouTube Channel “Bushra and Bilal

بھائی حج کرنا۔ شہر مقدس سے آپ نے علمِ حدیث کی تلاش میں سفر کا ایک سلسلہ شروع کیا، علومِ اسلامیہ کے تمام اہم مراکز سے گزرتے ہوئے، ہر ایک جگہ پر جب تک ضرورت تھی قیام کیا، محدثین سے ملاقاتیں کیں، وہ تمام احادیث سیکھیں جو وہ جانتے تھے، اور ان سے رابطہ کیا۔ ان کو اپنا علم. درج ہے کہ وہ بصرہ میں چار یا پانچ سال اور حجاز میں چھ سال رہے۔ اس نے دو بار مصر اور کئی بار کوفہ اور بغداد کا سفر بھی کیا۔

کتاب کا تعارف

البخاری ہر روایت کو قلمبند کرنے سے پہلے دعا میں مدد لیتے تھے اور اپنے لکھے ہوئے ہر لفظ کو بڑی درستگی کے ساتھ تولتے تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک چوتھائی سے زیادہ حصہ اپنی صحیح کی تخلیق کے لیے وقف کر دیا، جسے عام طور پر مسلمان قرآن کے بعد دوسری اتھارٹی کے طور پر سمجھتے ہیں۔

بخاری کو صحیح کو مرتب کرنے کا خیال اسحاق بن راہویہ (متوفی 150 ہجری) کے ایک معمولی تبصرے سے آیا، جس نے کہا کہ ان کی خواہش ہے کہ کوئی محدث ایک مختصر مگر جامع کتاب مرتب کرے جس میں صرف صحیح روایات ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ ان الفاظ نے بخاری کے تخیل کو بھڑکا دیا ہے، اور وہ انتھک توانائی اور احتیاط کے ساتھ کام کرنے لگے۔ اس نے اپنی جانی پہچانی تمام روایات کی چھان بین کی، خود ان کی تیار کردہ تنقید کے اصولوں کے مطابق ان کی اصلیت کو جانچا، احادیث کی تقریباً 600,000 روایتوں میں سے 9,082 کا انتخاب کیا۔ اگر تکرار کو خارج کر دیا جائے تو احادیث کی اصل تعداد 400039 ہو جاتی ہے، اس نے ان کو اپنے موضوع کے مطابق الگ عنوانات میں ترتیب دیا، جن میں سے زیادہ تر قرآن سے اور بعض صورتوں میں خود روایات سے لیے گئے ہیں۔

2. صحیح مسلم کا مصنف کا تعارف

امام مسلم کا پورا نام مسلم بن الحجاج ابن مسلم تھا۔ ان کا تعلق عرب قشیری قبیلہ سے تھا اور نیشاپور میں رہتا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ وہ 206 ہجری میں پیدا ہوئے اور 261 ہجری کو فوت ہوئے انہوں نے ابتدائی عمر میں ہی معمول کے علوم سیکھے اور ان میں مہارت حاصل کی، اپنی توجہ حدیث پر مرکوز کی۔ اس کے تعاقب میں اس نے بڑے پیمانے پر سفر کیا، فارس، عراق، شام اور مصر میں سیکھنے کے تمام اہم مراکز کا دورہ کیا۔ اس نے اپنے دور کے بیشتر عظیم محدثین کے لیکچرز میں شرکت کی جن میں اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبیداللہ القواری، شعویہ بن یونس، عبداللہ بن مسلمہ اور حمالہ بن یحییٰ شامل ہیں۔ ایک چھوٹے سے کاروبار سے روزی کما کر نیشاپور میں سکونت اختیار کی اور اپنا بقیہ وقت سنت نبوی کی خدمت میں وقف کر دیا۔

کتاب کا تعارف

بخاری کی طرح مسلم نے بھی کسی حدیث کو صرف اسی صورت میں صحیح مانا ہے جب وہ معروف اور معتبر حکام کے مسلسل اسناد کے ذریعے ان کے حوالے کر دی گئی ہو، اس طرح سے قائم کردہ دیگر مواد سے ہم آہنگ ہو اور مختلف قسم کی کمیوں سے پاک ہو۔ انہوں نے احادیث کی تین درجہ بندی اختیار کی۔

چنانچہ مسلم کی طرف سے احتیاط سے مرتب کی گئی، اور ابو زرعہ کی طرف سے پڑھی گئی، صحیح کو البخاری کے بعد روایات کا سب سے زیادہ مستند مجموعہ قرار دیا گیا ہے، اور اس کی ترتیب کی تفصیلات میں مؤخر الذکر سے افضل ہے۔ بعض محدثین اسے ہر لحاظ سے بخاری کی تصنیف سے افضل سمجھتے ہیں۔

مسلم کے بعد کئی دوسرے علماء نے بھی صحیفہ کے مجموعے مرتب کیے۔ ان میں ابن خزیمہ (متوفی 311ھ)، ابو حاتم محمد بن حبان (متوفی 354ھ) اور دیگر شامل ہیں۔

38 مقدّمہ فتح الباری، ص۔ 564۔

39 صحاح ستہ: تعرف و خصصیات، ص۔ 80۔

40 شرح صحیح مسلم، ص۔ 8۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

تاہم، ان میں سے کسی کو بھی وہ پہچان اور مقبولیت حاصل نہیں ہوئی جو مسلم کمیونٹی نے البخاری اور مسلم کی قطعی کامیابیوں کو دی ہے۔ 41

3. سنن ترمذی ۔مصنف کا تعارف

الترمذی 209 ہجری میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے انہوں نے تلاش میں کافی سفر کیا۔
روایات کے حوالے سے، عراق، فارس اور خراسان میں اسلامی تعلیم کے عظیم مراکز کا دورہ کیا، جہاں وہ البخاری، مسلم، ابو داؤد اور دیگر جیسے نامور محدثین سے رفاقت حاصل کر سکے۔ وہ صوبہ خراسان میں اپنے آبائی شہر واپس آئے اور اس کے بعد اپنی جامع تالیف کی۔ یہ کوئی بیس سال بعد مکمل ہوا۔ ابو عیسیٰ کا انتقال 279ھ 42 میں ترمذ میں ہوا۔

ابو داؤد کی طرح الترمذی کی یادداشت خاصی تیز اور برقرار رکھنے والی تھی، جس کا کئی بار سخت تجربہ کیا گیا۔

کتاب کا تعارف

حدیث کی تنقید کے حوالے سے عمومی اصول جو ابو داؤد نے اختیار کیے تھے ان میں مزید بہتری لائی گئی اور ان کی پیروی ان کے شاگرد ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ابن سوارہ ابن موسی الضحاک الترمذی نے اپنی تالیف میں کی جسے انہوں نے کہا۔ الجامع یہ کام زیادہ تر روایات پر مشتمل ہے - قانونی، مذہبی اور تاریخی - جنہیں بنیادی فقہی رجحانات کے فقہاء نے اسلامی قانون کی بنیاد کے طور پر قبول کیا تھا۔

انہوں نے احادیث کو صحیح (آواز)، حسن (منصفانہ)، صحیح حسن (آواز منصفانہ)، حسن صحیح (منصفانہ آواز (، غریب) نایاب (، ضعیف) ضعیف (، یا منکر) کے طور پر درجہ بندی کیا لیکن شاید جہاں تک معتبریت کی تشخیص کا تعلق ہے، جامع کی سب سے اہم خصوصیت حسن کا زمرہ ہے، زیادہ تر روایات جن پر دین کے بہت سے احکام و قوانین قائم ہیں، اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

4. سنن ابوداؤدمصنف کا تعارف

ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی 202 ہجری میں سجستان میں پیدا ہوئے۔ جب ان کی ابتدائی تعلیم مکمل ہوئی تو دس سال کی عمر میں نیشاپور کے ایک اسکول میں داخلہ لیا۔ وہاں اس نے محمد بن اسلم سے تعلیم حاصل کی۔ پھر وہ بصرہ گئے، جہاں انہوں نے حدیث کی زیادہ تر تربیت حاصل کی۔ 838 میں آپ نے کوفہ کا دورہ کیا اور وہاں سے حدیث کی تلاش میں سفر کا ایک سلسلہ شروع کیا جو آپ کو حجاز، عراق، فارس، شام اور مصر لے گئے۔ اس نے اپنے زمانے کے سب سے بڑے محدثین سے ملاقات کی اور ان سے دستیاب روایات کا گہرا علم حاصل کیا۔

کتاب کا تعارف

وہ روایات کے بارے میں ان کے انسائیکلوپیڈک علم، اس کی فوٹو گرافی کی یادداشت، اس کے سیدھے کردار، اور اس کی مہربانی کے لئے مشہور تھے۔ روایات اور قانون پر ان کی سب سے مشہور کتابوں میں سے ایک ان کی سنن ہے، جسے نہ صرف حدیث ادب میں اپنی نوعیت کی پہلی تصنیف کے طور پر شمار کیا جاتا ہے بلکہ عام طور پر اسے بہترین اور قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔ اسے کتابوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جنہیں ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

41 حدیث ادب، ص۔ 101 اور حدیث کے طریقہ کار میں مطالعہ، صفحہ 92-3۔

42 حدیث ادب، ص۔ 107۔

43 حدیث ادب، صفحہ 107-8۔

44 حدیث ادب، ص۔ 103۔

45 ،Ibid ص۔ 100۔

© Copyright Virtual University of Pakistan

سنن کی یہ تصنیف، حدیث کے مجموعوں میں سب سے اہم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ابوداؤد نے 500,000 احادیث کی جانچ پڑتال کی اور اپنی کتاب کے لیے 4,800 کو منتخب کیا، یہ ایک محنت ہے جس نے اسے ترسوس میں بیس سال تک مصروف رکھا۔

1. سنن النسائیمصنف کا تعارف

اس زمرے میں ایک اور اہم تصنیف ابو عبدالرحمٰن کی مرتب کردہ ہے۔
احمد بن شعیب النسائی جو 214ھ میں خراسان کے ایک قصبہ نساء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے آبائی صوبے میں حاصل کرنے کے بعد، اس نے پندرہ سال کی عمر میں بلخ کا سفر کیا، جہاں اس نے قتیبہ بن سعید سے ایک سال تک احادیث کی تعلیم حاصل کی۔ وغیرہ، اور مصر میں سکونت اختیار کی جہاں ان کے ایک استاد یونس بن عبد العلا مقیم تھے۔ غالباً اسی واقعہ کے نتیجہ میں 303 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔

النسائی کو اپنے دور کے معروف روایت دان کے طور پر پہچانا جاتا تھا۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم، علی ابن عمر اور دوسرے بڑے محدثین نے انہیں ایسا ہی مانا ہے۔

کتاب کا تعارف

سنن پر اپنے بڑے کام میں (جس کا اس نے اعتراف کیا کہ کافی تعداد میں ضعیف اور مشکوک روایات موجود ہیں)، النسائی نے وہ قانونی روایات مرتب کیں جنہیں وہ یا تو کافی معتبر یا ممکنہ قابل اعتبار سمجھتے تھے۔ اپنے کچھ دوستوں کی درخواست پر اس نے سنن کا ایک خلاصہ بھی تیار کیا جسے المجتبیٰ یا السنن الصغرا کہا جاتا ہے۔ یہ مؤخر الذکر تصنیف، جس کے بارے میں اس نے دعویٰ کیا کہ صرف معتبر روایات ہیں، اب اسے چھ اصولی مجموعوں میں سے ایک کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔

2. سنن ابن ماجہ

مصنف کا تعارف

ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ربیع) جسے عرف عام میں ابن ماجہ کے نام سے جانا جاتا ہے (، قزوین میں 209 ہجری میں پیدا ہوا اور 273 ہجری میں فوت ہوا اس نے اپنی نوعمری کے اواخر میں حدیث کا مطالعہ شروع کیا اور ایران، عراق میں علم کے اہم مراکز کا دورہ کیا۔ شام اور مصر، اور اپنے دور کے عظیم روایت پسندوں کے تحت تعلیم حاصل کی۔

کتاب کا تعارف

ابن ماجہ نے حدیث کے شعبے میں متعدد تصانیف مرتب کیں جن میں سب سے اہم ان کی سنن ہے۔ اس کام میں مصنف نے 4,341 روایات جمع کیں، 32 کتابیں اور 1500 ابواب تقسیم کیے۔ ان میں سے 3002 باقی پانچ کتابوں کے مصنفین نے ریکارڈ کی ہیں۔ باقی 1339 احادیث جو اکیلے ابن ماجہ نے درج کیں، ان میں سے 428 صحیح، 199 احادیث، 613 ضعیف اور 99 منکر ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ کتاب مکمل کرنے کے بعد ابن ماجہ نے اسے تنقید کے لیے ابو زرعہ کے سامنے پیش کیا، جو اس وقت کے سب سے قابل حدیث نقاد کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ ابو زرعہ کو کتاب کا عمومی منصوبہ پسند آیا، اور انہوں نے کہا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ یہ حدیث کے کاموں کی جگہ لے لے گی جو اس وقت عام کرنسی سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ کتاب میں ضعیف روایات کی تعداد زیادہ نہیں ہے۔

حدیث کے طریقہ کار میں 46 مطالعہ، صفحہ۔ 100۔

47طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، جلد 1- 2، صفحہ 83-4۔

48 حدیث ادب، ص۔ 113۔

حدیث کے طریقہ کار میں 49 مطالعہ، صفحہ۔ 105۔

.106 Ibid.، p. 50

لیکچر نمبر:22 علوم الحدیث - سوم

حدیث کا متنی مطالعہ

حدیث اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے علم کے بنیادی ذرائع ہیں۔ پچھلے ابواب میں یہ ثابت ہوا کہ قرآن کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے ساتھ ساتھ قانونی اسلامی معاملات میں حدیث اور سنت رسول کی بڑی اہمیت ہے۔ اس باب میں چند احادیثِ نبوی ترجمہ اور مختصر تفسیر کے ساتھ دی جائیں گی۔

حدیث نمبر 1

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ[51]

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔ پس جس نے دنیاوی فائدے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی لیے تھی جس کے لیے اس نے ہجرت کی تھی۔

تفسیر

یہ صحیح البخاری کی پہلی حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کے پیچھے نیت کی اہمیت واضح طور پر بیان فرمائی ہے۔ اس حدیث کے مطابق ہمیں اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اعمال کی قبولیت کے لیے نیت کی پاکیزگی بنیادی شرط ہے۔ حدیث میں ایک مثال ہے کہ جو شخص ایک سرزمین سے دوسری جگہ ہجرت کرتا ہے اس کا مستقبل بھی اس کی نیت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے لیے ہجرت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا اور اگر دنیاوی فائدے کے لیے ہجرت کرے گا تو اسے ملے گا۔ یہ بہت آسان لگتا ہے کہ یہ فطرت کا اصول ہے کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔

حدیث نمبر 2

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ[52]

''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔

تفسیر

قرآن پوری انسانیت کے لیے اللہ رب العزت کی ہدایت اور پیغام کی آخری کتاب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن سیکھنے اور دوسروں کو سکھانے پر بہت زور دیتے ہیں۔ اس روایت کے مطابق جو شخص قرآن سیکھنے میں کوشش کرتا ہے اور پھر دوسروں کو سکھاتا ہے وہ سب سے افضل ہے۔ قرآن الٰہی ہدایت اور حکمت کے حصول کا بنیادی ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور دنیاوی کامیابیوں کے حصول میں مددگار ہے۔ قرآن سیکھنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔

حدیث نمبر 3

تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ[53]

''میں نے آپ کے پاس دو باتیں چھوڑی ہیں۔ اگر آپ انہیں پکڑے رہیں گے تو آپ غلط راستے پر نہیں جائیں گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہیں۔

51 صحیح البخاری، 1

52 سنن ابی داود، 1452

53 موطا امام مالک، 1628

تفسیر

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی رہنمائی فرمائی کہقرآن اور اس کی سنت قیامت تک رہنمائی کے آخری ذرائع ہیں۔ اگر مسلمان ان سے جڑے رہیں گے تو وہ راہ راست پر رہیں گے۔ بدعات (بدعات) کو قرآن و سنت کی روشنی میں رد کرنا ہے تاکہ ایمان اور اسلامی طریقوں کو برقرار رکھا جائے۔

حدیث نمبر 4

وَ ضِ وَ ضَ وَ ا ۃِ وَ ِ الاَزکَاۃِ، وَ الصَالَۃِ ا ن سْلَم خَ سِ أَن اَلَ اِلاللہ لَ ُ رَ ُ اللہ

54

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد درج ذیل (پانچ) اصولوں پر ہے:

1. اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی عبادت کا حق نہیں رکھتا(ص)اللہ کے رسول ہیں۔
2. (لازمی) نمازیں فرض اور مکمل طور پر ادا کرنا۔
3. زکوٰۃ ادا کرنا (یعنی واجب صدقہ)۔
4. حج کرنا۔ (یعنی مکہ کی زیارت)
5. رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا۔"

تفسیر

یہ اسلام کے لوازمات ہیں۔ ایک مسلمان صرف اس صورت میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہے جب وہ اسلام کی طرف سے مقرر کردہ ان ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ جب کوئی شخص ان پر عمل کرتا ہے تو کسی کو اس کے ایمان پر شک کرنے کا حق نہیں ہے۔ پیغمبر اسلام (ص) نے 5 اصولوں کا ذکر کیا ہے، جن پر عمل کرنا اسلامی عقیدہ میں داخل ہونے کے لیے ضروری ہے۔

وحدانیت اور رسالت کی گواہی کے لیے دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہیے اور باقی اعمال اس کے ایمان کی دلیل ہیں۔ دعا کسی شخص کا اس کے خالق کے ساتھ ذاتی تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ زکوٰۃ اپنی عبادت کی روح کو مال میں سے ایک حصہ دے کر ظاہر کرتی ہے جو انسان کو عزیز ہے اور یہ نفس کو حرص سے پاک کرتی ہے۔ اسلام ہمیں معاشرے کے محروم عناصر کا خیال رکھنے کا درس دیتا ہے اور ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو ضرورت مندوں پر خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

روزہ اطاعت کا آخری نمونہ ہے اور اس سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔ حج خدا سے محبت کا اظہار، شیطان سے دشمنی اور آخرت کے اجتماع کی یاد دہانی ہے۔ مکہ مکرمہ کی زیارت صرف استطاعت رکھنے والوں پر فرض ہے اور حج زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے۔ 55، 56

حدیث نمبر 5

مَ نْ ُ اللہ ِ ہ ِ ہُ ِ ف الِّدي ن57

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کسی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

تفسیر

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے ساتھ کیا کرتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ وہ جس سے محبت کرتا ہے وہ اس میں اسلام کی روح کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیسے حاصل کر سکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے جس پر وہ نیکی کرنا چاہتا ہے۔

54 ج، 8

55 قرآن، آل عمران: 97

56 صحیح مسلم، 2388

57 صحیح البخاری، 71

© Copyright Virtual University of Pakistan

حدیث نمبر 6

اَلَ اَتُزُول قَمَا ابْ ِن آَدَم ِبَ ِالقِيَامَة ِم ْن عِنْ ِد رَبِه حَتَّ ُيسْأَلَ ع ْن خَمْس ع ْن عُمُ ِرهِ فِيمَ أَبْلَاهُ وَع ْن مَالِهِ مِ ْن أَيْ نَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَعَ ْن عِلْمِهِ58

"قیامت کے دن ابن آدم کے پاؤں اپنے رب کے سامنے سے نہیں ہٹیں گے، یہاں تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے: اس کی زندگی کے بارے میں اور اس کے ساتھ اس نے کیا کیا، اس کی جوانی کے بارے میں اور اس نے اسے کیا پہنایا۔ اس کے مال کے بارے میں اور اس نے اسے کس طرح کمایا اور اس پر خرچ کیا، اور اس نے کیا کیا جس کے بارے میں وہ جانتا تھا۔

تفسیر

The Hadith is making believers conscious about the life they are spending in this world. The concept of the day of judgment is about living a life with sense of accountability that we have to be answerable for all the deeds we perform in our life. The five things mentioned by the Prophet (PBUH) cover all the important aspects of human life.

Life is a great blessing and Allah will ask that where it was spent.

Youth is an important time of human life. Allah will ask about it where this time was spent and what good one earned.

He will ask about the wealth one earned during one's worldly life that what were the sources of earning and where it was spent.

And lastly, about the knowledge that how much one acted upon it.

Hadith # 7

طَلَ بُ كَ ْس ب ا َضةٌ بَ ْعدَ الْفَرِي ضَةِ59

"Trying to earn a lawful livelihood is an obligatory duty in addition to the duties which are obligatory."

Commentary

There are five obligations in Islam. Believing in oneness of God and prophethood of the Prophet Muhammad (PBUH). Offering prayer, paying zakat, performing hajj and practice fast. In this hadith earning livelihood lawfully have been made the most virtuous act after these five obligations. Islam lays great emphasis on adopting the lawful means for earning. This was the reason at Allah had made usury unlawful because it was a source of earning which demands no hard work but profit and resultantly it makes a rich, richer and a poor, poorer. Islam encourages the livelihood which is earned by effort.

8Hadith #

مَ ْن رَأَى مِ ْن كُ ْم مُنْكَ َرا فَلْيُغَيِّ ْرهُ بِيَدِهِ فَ ِإ ْن لَ ْم يَ ْستَ ِط ْع فَبِلِ َسانِ ِه فَ ِإ ْن لَ ْم يَ ْستَ ِط ْع فَبِقَلْبِ ِه وَذَلِ َك أَضْ َع ُف ا ِإل ْيمَا ِن 60"

"Whoever among you sees an evil and changes it with his hand, then he has done his duty. Whoever is unable to do that, but changes it with his tongue, then he has done his duty. Whoever is unable to do that, but changes it with his heart, then he has done his duty, and that is the weakest of Faith."

Commentary

Islam wants is followers to be vigilant to evil around them. Only this can make them and their society a pious one. The first responsibility which stands highest is to prevent an evil

2416 Jami al-Tirmidhi, 58

2781 Mishkat al-Masabih, 59

5012 Sunan al-Nisai, 60

© Copyright Virtual University of Pakistan

with force, power or an authority if it comes in one's jurisdiction. This category is specifically associated with head of the families and administrative authorities.

The next degree is for those who do not have authority to prevent an evil, they need to use their tongue to condemn the evil. But if one chooses to think bad only about it, this is the weakest of the faith. And if someone agrees with the evil, he or she does not have an effective faith at all.

09Hadith #

ما من شيء أثقل في ميزان المؤمن يوم القيامة من حسن الخلق، وإن الله يبغض الفاحش البذي61

f Resurrection in The Prophet)PBUH(said, "Nothing will be heavier on the Day o" the Scale of the believer than good manners. Allah hates one who utters foul or coarse language."Commentary

The hadith encourages believers to adopt good moral values. On the day of judgment when every single virtue would be needed good moral character would be weighed highest. The other part of the hadith is about those who use foul and coarse language. The Prophet (PBUH) said Allah hates these kinds of people.

10Hadith #

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال " التاجر الصدوق الأمين مع النبيين والصديقين والشهداء 62"

"The truthful, trustworthy merchant is with the Prophets, the truthful, and the martyrs."

Commentary

In this hadith, the Prophet (PBUH) made an announcement for the honest merchant that for his honesty Almighty Allah will grant him the status of accompanying with Prophets, truthful, and the martyrs. The point of motivation is that a person who is doing trade, earning for his household would stand with the highest ranks of Ummah is just the cost of his

11honesty.**Hadith #**

مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيوتا فأحسنها وأجملها وأكملها وترك منها موضع لبنة فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون

ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فأنا اللبنة وأنا خاتم النبيين63

(said, "My similitude in comparison with the other prophets ﷺ"Allah's Messenger) before me, is that of a man who has built a house nicely and beautifully, except for a place of one brick in a corner. The people go about it and wonder at its beauty, but say: 'Would that this brick be put in its place!' So I am that brick, and I am the last of the Prophets."

Commentary

The Prophet Muhammad)PBUH(is the seal of the Prophets. The Qur'an also In this Hadith the Prophet (PBUH) described his 64mentioned his finality of the Prophethood. finality of the Prophethood in a very comprehensive manner. The example of house shows that all the Prophets gave their best to preach Allah's message to the mankind and its compilation was made by the Prophet Muhammad (PBUH) as he has been given the Deen of Islam which Almighty Allah has chosen for the whole mankind till the day of judgment and the life of the

2003 Jami al-Tirmidhi, 61

1209 Jami al-Tirmidhi, 62

3535 Sahih al-Bukhari, 63

40:33 Al-Ahzab, 64

© Copyright Virtual University of Pakistan

Prophet (PBUH) is declared the best model for humanity to follow. That is the reason the Prophet Muhammad (PBUH) have been declared the last and final Prophet by Almighty Allah.

12 **Hadith #**

قَالَ قَالَ النبِ ُيّ صلى اهلل عليه وسلم ع ِنْ أَنَ ٍس " َلَ ِبْهِ ِنْ أَ ٍح ِلَّ أَ ِكُ ْم ٍح ب ِإِلَ ْيِه ٍم ِنْ ِلَ ِلَ ِوَ ِهِ ِلَ ٍس أَ ِعِ ِيْ 65

(said "None of you will have faith till he loves me more than his father, his ﷺ"The Prophet) children and all mankind."

Commentary

The Prophet Muhammad (PBUH) is the center of attraction in Islam. Without his love no one can claim to be a true believer. In this hadith Prophet (PBUH) explains himself that a person cannot achieve the status of a believer until he loves me more than anyone and anything in this world. Parents and children are the purest relations of this worldly life but the love for the beloved Prophet should be highest of all.

© Copyright Virtual University of Pakistan

15 Sahih al-Bukhari, 65

© Copyright Virtual University of Pakistan

Lecture# 23: The Sirah of the Holy Prophet PBUH - I

The Meanings of Sirah and its Significance

Definition

The word “Sira” is derived from "Siaer". Its literal meanings are ‘to go, to walk, to depart, to adopt an attitude or method and to follow, etc. Similarly, the meanings of the word “Sirat” are ‘condition, attitude, method, gait, character, trait and habit. The word “Sira” is singular and its plural is “Siaer”. In the Holy Quran, the word “Sira” is also used in the sense of “form and condition”. The Holy Qur’an states,

سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ[66]

We will bring it back to its original form

Technically, the term Sira is used precisely to describe the life of Hazrat Muhammad (PBUH). So, Sira is the knowledge in which we study the life, moralities and habits of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). Prof. Usman Khalid Yurash writes in his book “Fun-e-Sirat Nigari”

“The “Sira” is the name to describe the biography, morals and habits of the Holy Prophet Muhammad)PBUH(.”[67]

Sources of Sirat al-Nabi (PBUH)

The sources are those books of traditions and relics etc, in which the knowledge or information has been first described or collected. The greatest source for any historical personality would be the books which were written during his lifetime or soon after him or her. The earliest written books are called primary sources and after that written books are called secondary sources.

The foremost and the most authentic source of Sirat al-Nabi (PBUH) is the Holy Qur’an. The Sira writers agree upon that the Holy Quran is the fundamental source of Sirat al-Nabi (PBUH).

The sources of Sirat al-Nabi are also divided into two main categories:

- Primary sources ❖
- Secondary sources ❖

Primary Sources

The primary sources of Sirat al-Nabi are enlisted below.

1. The Holy Qur’an)including the commentaries of Holy Quran)
2. Ahadith Books (including the commentaries of Ahadith books)
3. Maghazi and Siraya Books
4. Early written Shumail Books
5. Miracles Books (Kutba-e- Dalail al-Nubuwat)
6. Earliest Written Islamic History Books

Secondary Sources

The followings are the secondary sources of Sira al Nabi (PBUH).

1. Asma al-Rajal Books

66 20:21 Al-Quran,

67 Prof. Usman Khalid Yurash, “Fun-e-Sirat Nigari” P.67

© Copyright Virtual University of Pakistan

History of Harmin Sharifin Books .2
Genealogical Books (Ilm ul-Ansab) .3
Asar Sahabah Books .4

Significance of al-Sirah al-Nabawiyyah

The Holy Prophet (PBUH) is a man of great morals. His characters (morals) are Holy Quran. Hazrat Ayesha R.A reported:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ

His character was the Quran [68]

The polytheists of Makkah testified for the characters of Holy Prophet (PBUH) at the time of prophethood declaration.

مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا وَبِرًّا [69]

They said, "Yes, for we have not found you telling anything other than the truth

The Holy Quran states in this regard:

قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۖ أَفَلَا تَعْقِلُونَ [70]

Say: "If Allah had so willed, I should not have rehearsed it to you, nor would He have made it known to you. A whole life-time before this have I tarried amongst you: will ye not then understand?"

Source of Allah Almighty Obedience and Love

The obedience of Holy Prophet (PBUH) is source of Allah Almighty obedience and love. Allah Almighty says in Holy Quran.

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا [71]

He who obeys the Messenger thereby obeys Allah; as for he who turns away, We have not sent you as a keeper over them

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ [72]

(O Messenger!) Tell people: 'If you indeed love Allah, follow me, and Allah will love you and will forgive you your sins. Allah is All-Forgiving, All-Compassionate

How can someone follow or obey to Holy Prophet (PBUH) now-a-days? It involves many things. But the main thing from all is to follow Sunnah / Sirat of Holy Prophet (PBUH) to achieve the Allah's love and obedience.

Second Source of Islam

The Sira or Sunnah is second source of Islam. Islamic teachings basically consist of two main things.

The Holy Quran .1
Sunnah .2

Whenever new matters are raised, they are resolved firstly by Holy Quran and secondly by Hadiths including Sirah al Nabi (PBUH). By keeping firmly of these two sources, the Muslims save themselves from going astray. The Holy Prophet (PBUH) said:

23178 Musnad Ahmad bin Hanbal, Hadith No. 68

4770 Sahih al-Bukhari, Hadith No. 69

© Copyright Virtual University of Pakistan

10:16 Al-Quran, 70

04:80 Al-Quran, 71

03:31 Al-Quran, 72

© Copyright Virtual University of Pakistan

عن مالك بن أنس قال: قال رسول الله ﷺ وسلم: " تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة رسوله[73]

Malik bin Anas reported that Allah's Messenger)PBUH(said, "As long as you hold fast to two things which I have left among you, you will not go astray: Allah's Book and His Messenger (PBUH) Sunnah"

Source of Guidance

The Sira of Holy Prophet (PBUH) is also source of guidance. According to the Holy Quran, the guidance is only for those people who follow the Sira of Holy Prophet (PBUH).

وإن تطيعوه تهتدوا وما على الرسول إلا البلغ المبين[74]

If you obey him, you will be rightly guided, for the responsibility of the Messenger is only to convey the Message clearly to you

Practices of the Teachings of Islam

The Sira of Holy Prophet (PBUH) is not mere consist upon teachings; rather it contains practices of all teachings of Islam. Allah Almighty gives teachings and commandments in the Holy Quran. The practices of all Quranic teachings and commandments can only get from the life of Holy Prophet (PBUH). For example, Allah Almighty gives the order of Prayer in the Holy Quran. But how and when the prayer is offered? We can only learn this practically from the Sira of Holy Prophet (PBUH). As the Holy Prophet (PBUH) said:

وصلوا كما رأيتموني أصلي[75]

Offer your prayers in the way you saw me offering my prayers

As a Role Model

The Sira of Holy Prophet (PBUH) is a role model. Every person, either he or she is a leader or citizen of state, father or son, rich or poor, an Arab or a non-Arab, officer or judge, teacher or student, Merchant or dealer etc. Everyone can see the life of Holy Prophet as a role model for himself. The Holy Quran states:

لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة[76]

Surely there was a good example for you in the Messenger of Allah

Makki Life of Holy Prophet (PBUH)

The Makki life of Holy Prophet (PBUH) is divided into two parts.

1. Life before Prophethood
2. Life after Prophethood in Makkah

Blessed Birth

Many early and later historians and Muhaddiseen agree on that Holy Prophet (PBUH) was born on Monday morning (after Subh-e-Sadiq), 12th Rabi-ul-Awwal, 1 Aamul Feel (The year of Elephant), 571 April 22 (According to the Christian Calendar) and 628 Jeth is 1 Bakrami (According to the Hindi Calendar).

© Copyright Virtual University of Pakistan

1628 Al-Muwatta Imam Malik, Hadith No. 73

24:54 Al-Quran, 74

6008 Sahih al-Bukhari Hadith No, 75

33:21 Al-Quran, 76

© Copyright Virtual University of Pakistan

حدثنا أبو النا ضح حدثنا حدثنا لمن ط ن ب ن ط قال شيع ت أبا ت با ه اللاه كان أاول
الفرج أمامة قال قل ط بابه
أمرك قال د ؤ أنب إبرا ه ح ه ووعيس وأ ت أمي أناه ع ه ر أ
ضاء ت ه ط ضور ال اشام[77]

Abu Umamah (R.A) reported that once I asked the Holy Prophet (PBUH): O the Messenger (PBUH) of Allah, What are your initials? The Prophet (PBUH) said: I am the supplication of my father Ibraheem AS, the glad tidings of Hazrat Isa AS and my mother saw that a light came out from her which illuminated the palaces of Syria.

Place of Birth

The birthplace of the Holy Prophet (PBUH) is a well-known house in Makkah. The house is located near the Haram-e- Kabah in Suq al-Layl. There is a public library at this place today, which is called "Maktaba Makkah al Mukrma". This library was built by the late Sheikh Abbas Qattan with the permission of the king Jalalat-ul-Mulk Abdul Aziz.

Name

The name Muhammad is suggested by the grandfather of Holy Prophet (PBUH) and Ahmad recommended by the mother of Holy Prophet (PBUH). The meanings and root words of "حُد Muhammad and Ahmad are almost the same. The name Muhammad is derived from " (H.M.D), which means to praise. The meaning of Muhammad is the one who is praised frequently and repeatedly.

Breastfeeding and Infancy

Breastfeeding an infant is called "Radaat" (fostering). The real mother of Holy Prophet (PBUH) Hazrat Aminah R.A breastfed him at first. There were six foster mothers of Holy Prophet (PBUH) in addition to the real mother. These are Hazrat Suwaiba, three women of Banu Saleem with same name Ateka, Khula bint Al-Mundhir and Halimah bint Abi Dhuaib. Umm Ayman was the (aya) maid of the Holy Prophet (PBUH) who used to take care of the Holy Prophet (PBUH) in Makkah.

When the Holy Prophet (PBUH) came to Hazrat Halimah, Sheema (the daughter of Halimah Sadia) continued to take care of him.

The Second Phase of Life of the Holy Prophet (PBUH) in Makkah

Arrival of Halimah Sadia:

It was an Arab tradition that they sent their children for fostering in rural areas. They did this practice to make their children brave and eloquence in their language. The Arab rural women often came to Makkah to bring the children of rich for fostering and take compensation in return. When the Holy Prophet Muhammad (PBUH) was born, the women of Banu Saad came to Makkah to take the children of rich families for breastfeeding. It was beginning of spring season.

There was famine in Banu Saad due to lack of rain. Their animals were weak and the poverty was on very high. The camel of Hazrat Halimah Sadia was weak due to hunger and left behind from the caravan. The other women caravan reached Makkah before Hazrat Halimah and adopted the children of rich families for a good compensation. When Hazrat Halimah Sadia reached Makkah, only the Holy Prophet (PBUH) was left, no woman paid attention due to an orphan.

1 Tabaqat Ibn-e-Saad, Vol: 16527 ,21235 Musnad Ahmad bin Hanbal, Hadith No. 77

© Copyright Virtual University of Pakistan

102Hadith No.

13842Majma uz Zawaid, Hadith No.
80, P. 1 Imam Baihaqi, “Dalail an Nabuwwa” V.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Hazrat Halimah Sadia came and saw the Holy Prophet (PBUH). She felt strange love and joy. As soon as the Holy Prophet (PBUH) came in the lap of Halima Sadia, the starvation 78body of Halima Sadia was filled with great energy.

Returning Scene of Halimah Saadia

As soon as Hazrat Halima Sadia started the returning journey, the camel which was left behind from the caravan due to an hunger. Same camel became fat and healthy as soon as the Holy Prophet (PBUH) rode on it. He (camel) became faster than the animals of the whole caravan and go ahead. The whole caravan was surprised, upset and feeling jealousy on seeing so many blessings upon Hazrat Halimah Sadia. Her chest Mubarik was full of milk.

As soon as the Holy Prophet (PBUH) came to Banu Saad, there was seeing greenery and prosperity everywhere. The animals of Hazrat Halima Sadia were full of milk. All used to drink but the milk did not be finished.

Hazrat Muhammad (PBUH) was growing up in a completely different way from all other children. In Hazrat Halimah Sadia house, the Holy Prophet (PBUH) started walking on his hands and feet in the second month, standing in the third month, start walking with the support of wall in the month of fourth and in the fifth month without any support.

The Holy Prophet (PBUH) began to speak in the eight months, and in the ninth month 79he began to speak eloquently.

Two Years of the Holy Prophet (PBUH) in Banu Saad

There were too much blessings descending on Hazrat Halimah house in Banu Saad during the stay of Holy Prophet (PBUH). The whole area of Banu Saad became green and lush, the animals became fat and healthy and the wealth became abundant. After two years, Hazart Halimah Sadia intended to brought the Holy Prophet (PBUH) back to his mother Hazrat Amina R.A. But due to special request from Hazrat Halimah Sadia, Hazrat Amina R.A gave permission to live more in Banu Saad.

The blessings of Allah were continuously descending on Banu Saad. But some strange events also took place, which were very horrible for Hazrat Halimah Sadia, like playing with and the priest told the people 82, the incident of shuq-i-sadar81, shading the clouds80the moon about him (PBUH) and encouraged them to kill him at the festival of Banu Saad. Hazrat Halimah Sadia became too much afraid from these incidents and decided to return the Holy Prophet (PBUH) to his mother due to the fear of being harmed. At that time, the age of Holy Prophet (PBUH) was five years.

Death of Hazrat Amina

The Holy Prophet (PBUH) was traveled to Madinah with his mother and Umm-e-Ayman at the age of six years. The main purpose of this journey is to visit the tomb of Hazrat Abdullah)the father of Holy Prophet PBUH(. The name of Medina was “Yathrib” at that time. Hazrat Amina stayed with the Holy Prophet (PBUH) at Dar al-Nabagha in Yathrib and visited the grave of Hazrat Abdullah. The stay in Yathrib was around about a month. After that, they intended to return to Makkah. Arriving at the place of “Abuwa” which is present between

164, P.1 Sirat Ibn Hisham, V.78

165 Ibid, P. 79

53, P. 1 Al Khasais al-Kubra, V: 80

405, P. 2Sirat al-Rasul by Dr. Tahir-ul-Qadri, V.

112, P. 1 Tabaqat Ibn e Saad, V: 81

389, P. 2Sirat al-Rasul by Dr. Tahir-ul-Qadri, V.

166, P.1 Sirat Ibn Hisham, V.82

394, P. 2 Sirat al-Rasul by Dr. Tahir-ul-Qadri, V.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Makkah and Medinah, Hazrat Amina felt seriously ill and passed away at the age of twenty on a hilltop in Abuwa. The Holy Prophet (PBUH) returned to Makkah with Umm Ayman.

The 3rd Phase of Life of the Holy prophet (PBUH) in Makkah

Under the Auspices of Hazrat Abdul Muttalib

Hazrat Muhammad (PBUH) came under the auspices of his grandfather named Abdul Muttalib after the death of his mother. Hazrat Abdul Muttalib had special love and more passionate toward his grandson Hazrat Muhammad (PBUH). He was fully aware of the blessings and honor of the Holy Prophet (PBUH). He used to say:

83"I swear by All? This boy will hold a significant position."

Hazrat Abdul Muttalib always gave seat to Holy Prophet (PBUH) near to his mattress, used to pat on the back Hazrat Muhammad (PBUH) and he was always pleased with what did Holy Prophet (PBUH) do.

The Holy Prophet (PBUH) was eight years old when his grandfather Hazrat Abdul . The grandfather of Holy Prophet (PBUH) did bequeath to his 110Muttalib died at the age of son Hazrat Abu Talib for auspices of Holy Prophet (PBUH). Hazrat Abu Talib was real brother of the father of Holy Prophet (PBUH).

First Abroad Business Trip

The Holy Prophet (PBUH) made his first business trip to Syria with his uncle Abu Talib at the age of twelve. When they reached at place of Basra, the monk named Georges (whose title was Bahira) met them and predicted with the following words:

قَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ بَعَثَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ
فَقَالَ: لَهُ مِنْ أَيْنَ ؟

، فَلَمَّا نَزَلَ إِلَيْهِمْ صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ وَهُوَ فِي الرَّعْيِ فِي الْغَمَامَةِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّا نَجِدُ فِي كُتُبِنَا
وَإِنَّ أَبُوهُ

فَلَمَّا رَجَعَ إِلَيْهِمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ وَهُوَ فِي الرَّعْيِ فِي الْغَمَامَةِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ:هُوَ فِي رَعْيِ الْإِبِلِ

فَلَمَّا نَزَلُوا عَمَدَ الرَّاهِبُ إِلَى الْقَوْمِ وَهُمْ رِحَالُهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَأْتُوا
جَمِيعًا فَلَمَّا جَلَسُوا إِلَيْهِ

فَلَمَّا رَأَى الرَّاهِبُ الْقَوْمَ وَجَدَ فِيهِمْ غُلَامًا فَقَالَ: أَيْنَ هَذَا الْغُلَامُ؟ فَقَالُوا: إِنَّهُ فِي الرَّحْل

and will kill him."

Second Business Trip

Hazrat Muhammad (PBUH) became famous for his honesty and trustworthiness, understanding of business dealings and honesty and good dealings at the age of twenty-five.

39 Mubarakpuri, Saifur Rahman, "Ar-Raheeq Al-Makhtum)English(" P.83

3620 Jamia al-Tirmidhi, Hadith No, 84

© Copyright Virtual University of Pakistan

Hazrat Khadija R.A was the rich woman and widow in Makkah who was looking for an honest and trustworthy person to take her goods to Syria. She sent an invitation to the Holy Prophet (PBUH) that if you take my goods to Syria, I will pay you double. Hazrat Abu Talib convinced the Holy Prophet (PBUH). Hazrat Muhammad (PBUH) left Makkah for Syria with Khadija's merchandise.

Hazrat Khadija's slave Maysara was with Holy Prophet (PBUH) during this business journey. Maysara used to observe all the deeds and actions of the Holy Prophet (PBUH) during the travel. They got benefits more than their expectations.

Marriage

When Maysara returned to Makkah, he told to Hazrat Khadija R.A about the whole travelogue. Hazrat Khadija became much impressed and sent the proposal for marriage to Holy Prophet (PBUH) through her friend Nafisa. Hazrat Muhammad (PBUH) agreed after with the consultation of his uncle Abu Talib.

The Holy Prophet (PBUH) got married at the age of twenty-five years. The age of Hazrat Khadija R.A was forty years at that time. The cousin of Hazrat Khadija R.A welcomed the Barat, who was a scholar of Holy books. On behalf of the Holy Prophet (PBUH) were his uncles Abu Talib, Hamza R.A and other most respected members of Quraysh.

The Uncle Abu Talib of Holy Prophet (PBUH) recited the marriage sermon. Twenty camels were given as a dowry and Hazrat Khadijah got married to the Holy Prophet (PBUH).

Holy Prophet (PBUH) Wisdom and Vision in the Reconstruction of the Kabah

The Esteemed Status of the Kabah

According to the some traditions, Allah Almighty started laying process of the earth from the place where the Kaaba is located now a day. Allah selected the place of Kabah for pilgrimage (Hajj) from the creation of earth. The Kabah was chosen by Allah for mankind collectivity and centrality. Allah Almighty says in the Holy Quran.

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ

لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ[85]

And (remember) when We made this House (the Kabah) a central place for mankind to turn to (and assemble) and a sanctuary for peace and (commanded) Make the place, where Ibrahim (Abraham) stood, a place of Prayer. And We urged Ibrahim and Ismail (Abraham and Ishmael): Purify (and cleanse) My House for those who circumambulate it and those who go into retreat and those who kneel down and prostrate themselves.

The first man on the earth Hazrat Adam A.S and his wife Hazrat Hawa A.S ordered by Allah Almighty to construct a House for worships. According to Allah Almighty order, Hazrat Jabril A.S located the boundaries of Kabah for Hazrat Adam A.S and Hawa A.S. Both husband and wife (Adam and Hawa A.S) constructed the Kabah as per Allah commandments.

After that Hazrat Ibrahim A.S reconstructed the Kabah in their eras respectively. Later on, the people of Amalqa reconstructed Kabah. After centuries ago, the Banu Jarham also years old, the people 35renovated the Kabah. Similarly, when the Holy Prophet (PBUH) was 86of Quraysh also reconstruct the Kabah due to its weak walls.

© Copyright Virtual University of Pakistan

02:125 Al-Quran, 85

145,P.2 Zia al-Nabi, V.86

54, P. 2 Sirat al-Rasul by Dr. Tahir-ul-Qadri, V.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Reasons Behind the Reconstruction of Kabah

The Kabah was reconstructed in the pre-prophethood era of Holy Prophet (PBUH) due to some reasons which are:

- Due to the mistake of a woman, fire blew in the Kabah and it got some damages.
- The flood affected the Kabah.
- The walls were not high rather there was no roof on the walls of the Kabah
- Precious offering needed to be safeguarded in the building of the Kabah.

Luggage and Distribution of Work for Reconstruction

It was decided that only halal means of income will be used in the construction of Kabah. A Roman merchant ship loaded with construction materials sank off the beach of Jeddah due to a storm. The material that was loaded in ship was bought and the construction started.

The construction work of Kabah was distributed among the tribes. The wall of the East side and the door of the Kabah were allocated to Banu Abd Munaf and Banu Zuhra. The wall of West side was given to Banu Saham, Banu Jah and Banu Adi. Similarly, the construction work of South side wall was responsibility of Banu Makhzom and the wall of North side was duty of Banu Asad and Banu Abd al Dar.

Conflict Regarding to Put the Hajr-e-Aswad

The Kabah was again reconstructed on the foundations of Hazrat Ibrahim A.S. When the construction was almost completed and the time came to put the Hajr-e-Aswad (the black stone) in its place, a conflict broke out among the chiefs: everyone wanted to get the honor to put the Hajr-e-Aswad in its place. It was possibility that there would be quarrel among the tribes and bloodshed.

But Abu Umaiyah bin Mughira suggested let whoever entered first in the next morning in the boundaries of the Kabah, decide the matter. The Holy Prophet (PBUH) entered first in the next early morning. Everyone said that “Al Ameen)the trustworthy(has come.

The Holy Prophet (PBUH) spread a mantle on the ground, placed the Hajr-e-Aswad in its center, asked all chiefs of the different tribes to lift the stone all together. When they reached the proper place, Hazrat Muhammad (PBUH) put it in the proper place with his own hands. Everyone became happy with the decision of Holy Prophet (PBUH) and the Quraysh were saved from a deadly war.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Lecture# 24:The Sirah of the Holy Prophet PBUH - II

The First Revelation & Declaration of Prophethood

The First Revelation

When the age of Holy Prophet (PBUH) was almost forty years old, the first revelation C.E. The Holy 610th Ramadan, 17was revealed on Muhammad (PBUH) in the cave of Hira on Prophet (PBUH) was busy in worships, suddenly the angle Jibrial A.S came in cave of Hira and said,

جاءه الملك فقال اقرأ . قال " ما أنا بقارئ قال فأخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ . قال فقلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال اقرأ . فقلت ما أنا بقارئ فأخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم أرسلني فقال[87]

There came to him the angel and said: Recite, to which he replied: I am not lettered. He took hold of me [the Apostle said] and pressed me, till I was hard pressed; thereafter he let me off and said: Recite. I said: I am not lettered. He then again took hold of me and pressed me for the second time till I was hard pressed and then let me off and said: Recite, to which I replied: I am not lettered. He took hold of me and pressed me for the third time, till I was hard pressed and then let me go and said:

اقرأ باسم ربك الذي خلق ﴿١﴾ خلق الانسان من علق ﴿٢﴾ اقرأ وربك الاكرم ﴿٣﴾ الذي علم بالقلم ﴿٤﴾

علم الانسان ما لم يعلم ﴿٥﴾[88]

Recite in the name of your Lord Who created, created man from a clot of blood. Recite. And your most bountiful Lord is He Who taught the use of pen, taught man what he knew not

The Feeling of Holy Prophet (PBUH) after First Revelation:

The Holy Prophet (PBUH) became very scared after the revelation, started trembling and returned to home. At reaching home, He (PBUH) said to Hazrat Khadija R.A, wrap me up, wrap me up, so she wrapped over Holy Prophet (PBUH) till the fear had left. After that, the Holy Prophet (PBUH) told all about to Hazrat Khadija R.A. She comforted her husband with these words:

كلا أبشر فوالله لا يخزيك الله أبدا والله إنك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق[89]

"Be happy, I swear by Allah that He shall never humiliate you. By Allah, you join ties of relationship, you speak the truth, you bear people's burden, you help the destitute, you entertain guests, and you help against the vicissitudes which affect people"

The Early Muslims

Hazrat Khadija R.A accepted Islam. She was the first in women to accept Islam. Hazrat Abu Bakar R.A was the first who accepted Islam in men. Similarly Hazrat Ali R.A was the first among children and Zayd bin Harsa R.A was the first among servants to accept Islam. The Holy Prophet (PBUH) started the preaching of Islam with the people secretly. This period lasted for three years.

© Copyright Virtual University of Pakistan

160 Sahih Muslim, Hadith No. 87

5-96:1 Al-Quran, 88

160 Sahih Muslim, Hadith No. 89

© Copyright Virtual University of Pakistan

First Preaching Center

Dar-e-Arqam was the first centre of secret preaching of Islam. Most of the companions from "Al-Sabiqun al-Awwalun" accepted Islam in this centre like,

- Abu Ubaidah bin al-Jarrah RA
- Abu Salama ibn Abdul Asad
- Al-Arqam bin Abi al-Arqam RA
- Usman bin Madhoon RA
- Saeed bin Zayd RA
- Asma binti Abi Bakr RA
- Ayesha bint Abi Bakr RA
- Fatimah binti al-Khattab RA
- Umair bin Abi Waqqas RA
- Abdullah bin Jahsh RA
- Abdullah bin Masud RA
- Khalid bin Saeed RA
- Amir bin Fuhayra RA
- Nuaym bin Abdullah RA
- Jafar bin Abi Talib RA
- Asma binti Umais RA etc

Social Boycott

The Plan of Assassination and Resistance of Banu Hashim

The most loyal, courageous and votaries people of Makkah were accepting the religion of Islam. These courageous Companions bore all kinds of persecution from the polytheists of Makkah. When the disbelievers felt helpless in front of the miracles of Holy Prophet (PBUH) and persistency of the Companions, they planned to assassinate Muhammad (PBUH).

Decision to Social Boycott

When the Banu Hashim came to know about the plan of assassination, they strongly opposed it. The polytheists of Makkah canceled the plan and decided social boycott with Banu Hashim. All the tribes agreed upon that no person would remain in contact with Banu th year of the Prophethood of Holy Prophet (PBUH). The boycott remained 7Hashim.It was the th Nabvi.10th Nabvi to 7three years from

The Holy Prophet (PBUH) and his companions faced a lot of difficulties during this period of three years. They fearlessly faced hunger, thirst and tyranny imposed by disbelievers. They were forced to feed on the leaves and dry leather.

Terms and Conditions of Social Boycott

The polytheists of Makkah stood against the Islam and agreed upon an agreement of social boycott with the following terms and conditions.

- ❖ No one will marry in the family of Banu Hashim.
- ❖ No one will purchase or sale anything from Muslims.
- ❖ No one will remain in contact with them.
- ❖ 90No one will send any food items to them.

75 Mubarakpuri, Saifur Rahman, "Ar-Raheeq Al-Makhtum)English(" P.90

© Copyright Virtual University of Pakistan

Efforts to End the Social Boycott

After three years, the social boycott came to end with the efforts of Hasham bin Amr, Zubayr bin abi Umiyya, Zama bin al aswad, Abu al Jantri and Mutam bin Adi. The termite ate the agreement written by the disbelievers. Only two words were left which was not eaten by termite. The words ware " باسمک اللھم". The Polytheists were not aware that termite had eaten the agreement. Abu Talib informed them that the agreement had been eaten by termite. The Muslims became free after three years of social boycott.

Allah Almighty Punishment

Mansur bin Ikrama was the person who penned down the agreement of social boycott. Almighty Allah damaged the hand of Mansur bin Ikrama.

Preaching of Islam Outside to Makkah

The Year of Grief (Aam ul Huzn)

10th Nabvi, the year in which the wife of Holy Prophet (PBUH) Hazrat Khadija R.A and the Uncle Abu Talib died called the year of grief (Aam ul Huzn). Abu lahab became the new leader of Banu Hashim. He withdrew tribal support from the Holy Prophet (PBUH). The disbelievers of Makkah ware giving the different warnings to Holy Prophet (PBUH) in the supervision of Abu lahab.

Due to these circumstances, the Holy Prophet (PBUH) decided to search another city for the preaching of Islam. The valley of Tayf was selected. The valley of Tayf was the land of fertile and fruitful. There were gardens of flowers and fruits. The people of Tayf were prosperous and wealthy. But they were arrogant.

Journey to Tayf

10th Nabvi. The Holy Prophet (PBUH) left for Tayf with Hazrat Zaid Bin Harish RA. At that time the leaders of the tribe of Banu Saqif were Abd Yalil, Masud and Habib. They were powerful and rich people. One of them was married with the daughter from Quraysh Safia bint Muamr.

The Holy Prophet (PBUH) visited every leader one by one and gave of message of Islam. No one responded gently rather they misbehaved and adopted the rude behavior with the Holy Prophet (PBUH). All of them said to leave the city of Tayf. They ordered the mischievous boys to misbehave with Holy Prophet (PBUH). They chased the Holy Prophet (PBUH) and wounded by throwing the stones.

Shelter in a Garden and Addas Conversion of Islam

Hazrat Muhammad (PBUH) took refuge in a garden to save himself. Hazrat Jibril A.S came and asked the Holy Prophet (PBUH) to let destroy the valley of Tayf as they have crossed the limits. The Holy Prophet (PBUH) refused and said they didn't know to me. Maybe their coming generations would accept Islam.

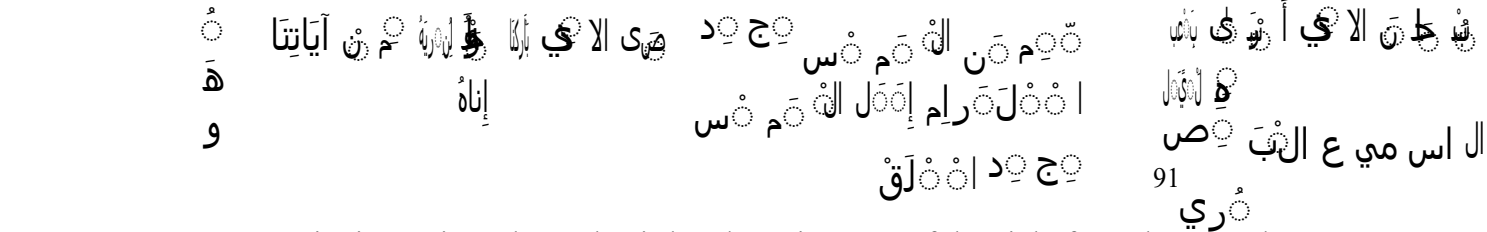
Utba and Sahyba were the owners of that garden in which the Holy Prophet (PBUH) took refuge. When they saw the Holy Prophet (PBUH) in injured condition, they ordered their servant Addas to serve the Holy Prophet (PBUH) with the bundle of grapes. The Holy Prophet (PBUH) recited Bismillah, Addas became shocked after hearing this. He asked that how do you know these blessed words? Hazrat Muhammad (PBUH) asked about his religion. He replied I am a Christian from Nainwa. The Holy Prophet (PBUH) said: you lived in the city of Yunus bin Matta A.S one of the noblest man. Addas remained surprised and asked that how do you know Yunus bin Matta, By Allah! When I left the city not more than 10 people were aware about the name of Yunus bin Matta. Hazrat Muhammad (PBUH) replied that he was my brother. He was a Prophet and I am also a Prophet. After hearing this Addas accepted the Islam and became Muslim.

© Copyright Virtual University of Pakistan

days. After that the Holy Prophet (PBUH) came back to 25The journey of Tayf was last for Makkah.

The Journey to Ascension

The Miracle of Ascension is one of the most significant chapter in the life of Holy Prophet (PBUH). Allah Almighty mentions this in the Holy Quran.



Purity is to Him Who took His bondman in a part of the night from the Sacred Mosque to the Aqsa Mosque around which We have placed blessings, in order that We may show him Our great signs; indeed he is the listener, the beholder

The Background of Ascension

th Nabvi. The Holy Prophet (PBUH) had faced many difficulties in 10It was the year of this year. The Uncle Abu Talib and the wife of Holy Prophet (PBUH) Hazrat Khadija R.A died in this year. Abu Lahab became the leader of Banu Hashim and Hazrat Muhammad (PBUH) felt totally hopeless. He (PBUH) traveled to Tayf but faced the rude behavior of Tayf leaders including their people. Allah Almighty called to ascension to show His kindness and bestowing the special blessings.

Stages of Ascension

The Journey of ascension is divided in the following three stages.

- Masjid e Haram to Majid Aqsa: on Buraq
- Masjid e Aqsa to Sidra tul-Muntaha: on Buraq
- Sidratul Muntaha to Qaba Qawsyn: Raf Raf

Bait al-Maqdis

The Holy Prophet (PBUH) reached Bait Al-Maqdis where he was welcomed by the all Prophets. Then all the Prophets AS offered prayer in the Imamate (leadership) of Hazrat Muhammad (PBUH) in this historic mosque.

Meeting with the Prophets AS

Hazrat Muhammad (PBUH) met with the different prophets AS in first to seven heavens. The list of prophets AS is given below according to the sequence first to seven heavens.

- Meeting with Hazrat Adam AS at first heaven
- Meeting with Hazart Isa AS and Yahya AS at second heaven
- Meeting with Hazrat Yusuf AS at third heaven
- Meeting with Hazrat Idris AS at fourth heaven
- Meeting with Hazrat Harun AS at fifth heaven
- Meeting with Hazrat Musa AS at sixth heaven
- Meeting with Hazrat Ibrahim AS at seventh heaven

Observations at the Night of Ascension

The Holy Prophet (PBUH) observed many things with Hazrat Jibrail AS on heavens. He (PBUH) observed the Paradise and Hell. He (PBUH) looked the destination of usurers, adulterers, non-prayer, indecency, usurpers. He)PBUH(also observed the pond of "Kausar".

© Copyright Virtual University of Pakistan

17:01 Al-Quran, 91

© Copyright Virtual University of Pakistan

The Gift of Salat

Hazrat Jabrail AS had stopped and refused to go further from the place of Sidratul Muntaha. The Holy Prophet (PBUH) started journey on his own from Sidratul Muntaha to Qaba Qawsyn.

Allah Almighty bestowed the gift of fifty Prayers to Holy Prophet (PBUH) at that time.

After that Hazrat Muhammad (PBUH) did special supplication for several times to Allah for reducing the number of prayers. Allah Almighty reduced the number from fifty to five.

According to the Hadith:

قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قَالَ بِمَ أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَعَلْتَ قُلْتُ وَضَعَ عَنِّي عَشْرًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ هَذَا فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ

After the disappointment from the people of Makkah and the tragedy of Tayf, the Holy Prophet (PBUH) planned to start the preaching of Islam preaching of Islam to other tribes during the Hajj season. The people of Yathrib came to Makkah to perform Hajj every year. Hazrat Muhammad (PBUH) started to give the message of Islam to them. The Jews tribes were also lived in Yathrib. The people of Yathrib had listened from Jews the stories and signs of the last Prophet (PBUH). That is why the people of Yathrib believed that: He is the Prophet (PBUH) about whom we had heard about. Six people from the th year of prophethood on the occasion of Hajj. 11clan of Khazraj accepted the Islam in the They propagated the message of Islam to other people of Yathrib as well.

3887 Sahih al-Bukhari, Hadith No. 92

213 Jamia al-Tirmidhi, Hadith No, 93

© Copyright Virtual University of Pakistan

The First Pledge of Uqba

Next year, total twelve people from Yathrib came to Makkah and met with Holy Prophet (PBUH) secretly in the valley of Mina named Uqba. They took an oath at the hand of th year of Prophethood of Hazrat Muhammad (PBUH). This 12Holy Prophet (PBUH). It was oath is known as Bayt Uqba Awal (The first oath of Uqba).

The Name of Helpers, Present in First Uqba

The total twelve people participated in first Uqba. Their names are enlisted below.

- Ubadah bin As-Samit R.A
- Abbas bin ‘Ubadah bin Nadalah R.A
- Utba bin Amir R.A
- Yazeed bin Thalabah R.A
- Dhakwan bin Abdul al-Qais R.A
- Uwaim bin Sa‘idah R.A
- Abul Haitham bin at-Taihan R.A
- Asad bin Zurarah R.A
- Awf bin Harith R.A
- Uqbah bin Amir R.A
- Rafi bin Malik bin al-Ajlan R.A
- Qutbah bin Amir Hadidah R.A

The Terms of First Pledge of Uqba

The people of Yathrib took an oath under some terms which were:

- We will worship only one Allah
- We will not commit fornication and not become thief
- We will not slander anyone
- We will not kill our children
- We will follow the Holy Prophet (PBUH)

Deployment of Hazrat Musab bin Umair R.A

The Holy Prophet (PBUH) sent Musab bin Umair RA with the people of Yathrib for the th Nabvi. Hazrat Musab bin Umair RA stayed at the house 12preaching of Islam at the year of of Hazrat Asad bin Zurarah RA. He preached the message of Islam with the help of native believers at every house of Ansar. New people were stating to accept the Islam due the preaching of Hazrat Musab bin Umair RA. Gradually, the message of Islam spread in the valley of Quba as well.

The Aws Tribe Converted to Islam

Hazrat Musab bin Umair RA invited the influential and brave leader of the tribe of Aws Sad bin Maaz towards Islam. In the start he refused but when he listened the recitation of the Holy Quran he was thoroughly impressed and accepted Islam.

When the people of the Aws tribe saw that their leader has accepted the Islam, the whole clan embraced the Islam.

The Second Pledge of Uqba

people took an oath at the hand of Holy 75Next year on the occasion of Hajj, more Prophet (PBUH). Two women were also included in oath out of seventy-five. The names of women are Naseeba bint Kaab and Asma bint Adi.

The oath taking Companions asked politely and respectfully on what terms they would take oath? The Holy Prophet (PBUH) replied,

- You will listen to my words and follow them in happiness and sadness

© Copyright Virtual University of Pakistan

- You will spend money in state of plentifulness and scarcity.
- You will enjoin good and forbid evil.
- You will stand in the way of Allah and will not bother criticism of anyone.
- You will defend me in case I seek your help, and debar from me anything you debar yourself, your spouses and children from.

He (PBUH) said, if you fulfilled these terms, your reward would be Paradise. After that, the Holy Prophet (PBUH) gave permission to companions for migration to Yathrib (Madinah). Hazrat Muhammad (PBUH) also migrated to Medina after three months of the pledge.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Lecture# 25:The Sirah of the Holy Prophet PBUH-III

Madni Life of the Holy Prophet (PBUH)

The historians and the Sira writers divided the life of the Holy Prophet (PBUH) in two main parts. The life of the Holy Prophet (PBUH) before migration to Madinah is called the Makki life. And the life of Hazrat Mohammad (PBUH) after migration to Madinah is called the Madni life. The Madni life comprised on last ten years of the life of Holy Prophet (PBUH).The main aspects of the Madni life of the Holy Prophet (PBUH) are given below:

1. Brotherhood of Madinah
2. The Pact of Madinah
3. The Battle of Badr
4. The Battle of Uhud
5. The Battle of Ahzab
6. Treaty of Hudaibiyah
7. The Conquest of Khaibar
8. The Battle of Mutah
9. The Conquest of Makkah
10. The Battle of Hunain
11. The Battle of Tabuk
12. The Last Sermon.

Migration to Madinah

The Background and Aims of Migration

The Holy Prophet (PBUH) migrated from Makkah to Madinah after thirteen years of the proclamation of Prophethood. Why did Hazrat Mohammad (PBUH) migrate to Madinah? He (PBUH) migrated to Madinah becausethe life in Makkah was very difficult, the atrocities of the polytheists of Makkah were exceeding. He (PBUH) migrated to follow the order of Allah Almighty for the protection of life and property for laying the foundation of the Islamic State and implementation of Islamic principles in new state.

Welcome of the Holy Prophet (PBUH) in Madinah

Some companions of the Holy Prophet (PBUH) had migrated earlier and arrived in Madinah. They told to the Ansars about migration of the Holy Prophet (PBUH). The Ansars were waiting on daily basis to welcome the Holy Prophet (PBUH) in Madinah. As soon as the news of Muhammad's arrival began to spread, crowds came flocking and reciting out of Madinah.

اشرقالبدرعلينا
منثنياتالوداع

© Copyright Virtual University of Pakistan

وجبالشكرعلينا
مادعاهللدا
ع
ايهاالمبعوثفينا
جئتباالمرالمطاع

The Residents of Madinah

Three nations lived inMadinah at the time of arrival of Holy Prophet (PBUH):

1. Blessed Companions
2. Polytheists ofMadinah
3. Jews

The Background of Brotherhood

There were different challenges for the Holy Prophet (PBUH) to accommodate the emigrants inMadinah. The emigrants had left everything behind in Makkah. Therefore, they were empty handed inMadinah. The Holy Prophet (PBUH) motivated to the ansars for help of the emigrants. The Ansars of Madinah wanted to sacrifice everything for strengthen the emigrants on the orders of the Holy Prophet (PBUH).

Brotherhood Between the Emigrants and the Helpers

The Holy Prophet (PBUH) established brotherhood among the helpers (Ansar) and the emigrants (Mohajreen) in the house of Anas Bin Malik (R.A)in Madinah which is known as Brotherhood of Madinah.

Aims of Brotherhood

The aims of Brotherhood are given below:

1. There was a need to settle emigrants inMadinah. Because they had left everything behind in Makkah.
2. Its main purpose was to Strengthen the Muslims.

According to Imam Ghazali (R.A) following objectives were achieved by keeping ‘’Brotherhood’’:

1. Brotherhood played a vital role in dissolving ignorant prejudices
2. Brotherhood played a vital role in elimination of discrimination of homeland, colour and race.

The Sacrifice of the Companions

The Ansar sacrificed everything on the orders of the Holy Prophet (PBUH) and they helped the Emigrants to be independent very soon.The Ansars were extremely generous to their brethren-in-faith. Imam Bukhari (R.A) reported that,

‘’Narrated Ibn Shihab Az-Zuhri: Anas bin Malik said, "When the emigrants came Medina, they had nothing whereas the Ansar had land and property. The Ansar gave them their

© Copyright Virtual University of Pakistan

land on condition that the emigrants would work on the land and in return The Ansar will give them half the yearly yield. His (i.e. Anas's mother who was also the mother of `Abdullah bin Abu Talha, gave some date-palms to Allah' Apostle who gave them to his freed slave-girl (Um) finished from the ﷺAiman) who was also the mother of Usama bin Zaid. When the Prophet (fighting against the people of Khaibar and returned to Medina, the emigrants returned to the) also returned to Anas's ﷺAnsar the fruit gifts which the Ansar had given them. The Prophet ( ) gave Um Aiman other trees from his garden in ﷺmother the date-palms. Allah's Messenger (94lieu of the old gift.

The acknowledgment of Emigrants

The atmosphere of brotherhood and fellow-feeling created a spirit of selflessness infused deeply in the hearts of his followers, and produced very healthy results. For example, (made a bond of fraternity ﷺ‘’When `Abdur-Rahman bin `Auf came to us, Allah's Messenger) between him and Sa`d bin Ar-Rabi` who was a rich man, Sa`d said, "The Ansar know that I am the richest of all of them, so I will divide my property into two parts between me and you, and I have two wives; see which of the two you like so that I may divorce her and you can marry her after she becomes lawful to you by her passing the prescribed period (i.e. 'Idda) of divorce. `Abdur Rahman said, "May Allah bless you your family (i.e. wives) for you." (But `Abdur-Rahman went to the market) and did not return on that day except with some gain of dried yogurt and butter. He went on trading just a few days till he came to Allah's (asked ﷺ(bearing the traces of yellow scent over his clothes. Allah's Messenger)ﷺMessenger) him, "What is this scent?" He replied, "I have married a woman from the Ansar." Allah's Apostle asked, "How much Mahr have you given?" He said, "A date-stone weight of gold or a 95(said, "Arrange a marriage banquet even with a sheep."ﷺgolden date- stone." The Prophet)

The Unique example of Brotherhood

Brotherhood of Madinah was a unique example of sacrifice. No one has seen such an example of brotherhood and selflessness till today. Allama Safi ul Rehman in his book ‘’Al-Raheeq ul Makthoom’’ paid his attribute in these words:

> ‘’Such examples point directly to the spirit of sacrifice, altruism and cordiality on the part of the Helpers, and also to the feeling of appreciation, gratitude and self-respect that the Emigrants held dear to their hearts. They took only what helped them eke a reasonable living. In short, this policy of mutual brotherhood was so wise and timely that many obstinate problems were resolved wonderfully and reasonably’’.

The Pact of Madinah

B.C). He (PBUH) signed 622 A.H(1The Holy Prophet (PBUH) reached in Madinah in an agreement with the Muslims, Jews and polytheists of Madinah. This agreement is known as the ‘’Charter of**Madinah.** According to Dr. Hamid Ullah this charter was the first written constitution of the world in history. This pact ofMadinah led to the foundation of the state ofMadinah’’.

(2630(https://sunnah.com/bukhari:2630 Sahih al-Bukhari 94

(3781(https://sunnah.com/bukhari:3781 Sahih al-Bukhari 95

© Copyright Virtual University of Pakistan

Terms of the Charter ofMadinah

The three Jewish tribes Banu Qainqa, Banu Nudhir and Banu Qurayzah were the Steak holdersof the charter of Madinah. They lived on the outskirts of Madinah. The charter has an importance within the context of inter-tribes relationships of Madinah. The most important provisions of theCharter of Madinahare the following:

1. The method of bloodshed and redemption that has been going on before will remain the same.
2. The Jews will have religious freedom and will have friendly relations with Muslims.
3. When it is the turn of one of the parties to fight a third party, they will help each other.
4. When an external force invades Madinah, both sides will defend together. Neither side will cooperate with external attacking force.
5. When one of the parties makes peace with the third power, the other will also join in the peace, but religious battles will be an exception.

The Need and Importance of the Charter of Madinah

The Importance of the Pact ofMadinah isgiven below:

1. The Jewish tribes living aroundMadinahposed a threat to the state ofMadinahtherefore by this pact State ofMadinah was safe from their invasion.
2. The disbelievers of Makkah were active in harming Muslims by this pact they were affected.
3. There was a fear of an alliance between the infidels of Makkah and the Jews of Madinah by the pact ofMadinah this threat was under control.
4. For the survival and administration of the nascent Islamic state, all parties had to be subject to one law.

Effects of the Charter of Madinah

The charter of Madinah was very beneficial for Muslims. Some of its effects are given below:

1. The battles between the Aws and Khazraj tribes of Madinah were ended.
2. The Jewish supremacy was ended.
3. It was Guarantee of the survival of the state ofMadinah.
4. It produces difficulties for the disbelievers of Makkah to harm Madinah and Muslims.

The Battle of Badr

The battle of Badr was fought between Muslims and Polytheists of Makkah, which took place in the Holy month of Ramadan in 2nd A.H. There is a brief discussion about this battle in the Surah Al-Anfal of the Holy Quran. This battle is given the name of ‘’Yom ul Furqan’’ in the Holy Quran. According to Allama Safi ul Rehman, it was the first decisive battle in the history of Islam. After that Muslims are strengthened to live with peace in their own Islamic state in Madinah. Allah Almighty says:

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ



© Copyright Virtual University of Pakistan

"And remember when you were few and were reckoned weak in the land, and were afraid that men might kidnap you, but He provided a safe place for you, strengthened you with His help, (8:26and provided you with good things so that you might be grateful."(Al-Qur'an

Reasons of the Battle of Badr

Km) from Madinah on the old 128.7472 miles (80The place of Badr is located about road to Makkah. There was a well and the name of its owner was Badar bin Amir. This place was named after his owner's name. Most of the writers point out the following basic reasons behind this battle:

1. The spread of Islam in Madinah and the increase in the number of Muslims was the basic reason of this battle. The polytheists of Makkah were offended by the increasement of men power of Islam.
2. The idolaters of Makkah were trying to harm the Muslims and to stop preaching and propagation of Islam but could do nothing then they finally fought against the Muslims.
3. Abu Sufyan's caravan passing through Madinah was an apparent reasonof battle in badr. The Muslims followed this caravan and Quraish came to save their caravan. Abu Sufyan's caravan escaped out by using alternate way. Now, Abu Sufyan advised not to fight the Muslims but Abu Jahl insisted to fight with the Muslims.

The Holy Prophet (PBUH) Preparation for War and Pray at Night

A.H. He 1th of Ramadan in 16The Holy Prophet (PBUH) arrived at Badr on the (PBUH) identified the places of death of heads infidels. He (PBUH) prayed all the night for victory of Muslims and help of Almighty Allah.

Succession of Muslims by Blessings of Allah

. In comparison, the infidel army was 313The number of Muslims in this battle was people.Allah Almighty fulfilled His promise by sending the angels for help of 1000consist of the Muslims and infidels were defeated badly.The help of Allah in the battle of Badr is of Surat al-Anfal. Following blessings are mentioned clearly in the 14 to 8mentioned in verses Holy Quran.

إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ

قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ

[Remember] when He overwhelmed you with drowsiness [giving] security from Him and sent down upon you from the sky, rain by which to purify you and remove from you the evil [suggestions] of Satan and to steadfast your hearts and plant firmly thereby your feet.(Al-(8:11Qur'an

Results of GhazwaBadr

The fourteen of the Companions were martyred and the seventy disbelievers were killed in this battle. The seventy infidels became prisoners. The Holy Prophet (PBUH) consulted with Abu Bakr (R.A) and Umar (R.A) that how to deal with prisoners? Finally, the Holy Prophet (PBUH) accepted the opinion of Hazrat Abu Bakr (R. A) to deal with the prisoners. That was, they had to pay Fidia (Redemption) for freedom. The prisoners who could not pay the Fidia,

© Copyright Virtual University of Pakistan

they were bound to teach ten children of Muslims each.

© Copyright Virtual University of Pakistan

The Battle of Uhad

Uhud is a mountain, located in North of Medina. The Battle of Uhud was fought inside of this mountain therefore it is called ‘’The Battle of Uhud’’.

The Background of Battle of Uhad

The Muslims achieved a great victory in the Battle of Badr. Later, the regional powers including the Quraish of Makkah and the Jews realized that the Muslims were no longer a minor force. After the defeat in Badr, the polytheists of Makkah were very angry and they wanted to take revenge of their disgrace. They also wanted to recapture the trade routes which the Muslims had congested after the battle of Badr. The battle of Uhad took place in Shawwal, A.H between the Muslims and the polytheists of Makkah at the Mountain of Uhad.3

The number of Muslims and Infidels

300.Abdullah bin Ubaiwith his 1000The number of Muslims in this battlewas people were with the Holy Prophet (PBUH) in 700companions left the Muslim army and only people.3000this battle. In comparison, the infidel army consisted of

Circumstances and Events of Ghazwa Uhad

The Quraish of Makkah arranged a powerful army under the command of Abu Sufyan. They left Makkah to invade on Madinah to take revenge for their people murdered in the battle of Badr. The Messenger of Allah (PBUH) arranged a meeting to exchange views about the situation. There were two suggestions to handle the situation. The final decision was to face the Makkan army from outside of Madinah. The role of Hypocrites was very condemned by Almighty Allah in this battle. There is a brief discussion about this battle in surah al-Imran of the Holy Quran. Almighty Allah says:

وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِم مَّا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ

"And that He might test the hypocrites, it was said to them: ‘Come, fight in the way of Allah or)at least(defend yourselves.’ They said: ‘Had we known that fighting would take place, we would certainly have followed you.’ They were that day, nearer to disbelief than to Faith, saying with their mouths what was not in their hearts. And Allah has full knowledge of what they conceal." (Al-Qur'an 3:167)

Deployment of Archers on the Uhad

The mountain of Uhad was behind the Muslims. There, on a pass, the Prophet (PBUH) appointed fifty archers under the command of Abdullah ibn Jubayr (R. A). So that the enemy could not enter the battlefield by this way. The Holy Prophet (PBUH) exhorted thecompanionsnot to leave the place under any circumstances.

Help of Allah Almighty

© Copyright Virtual University of Pakistan

of 127 to 119The reference of divine help in the battle of Uhad is mentioned in verses
Surah Al-Imran, its important points are given below:

© Copyright Virtual University of Pakistan

1. Help was announced through three thousand angels.
2. Strengthen the hearts of believers.
3. Gabriel AS and Michael AS were fighting side by side with the Holy Prophet (peace be upon him).
4. Allah's helpisconditional on obedience and steadfastness.

Results of GhazwaUhad

This battle ended without any final decision. Due to some mistakes of Muslims and role of Hypocrites, the Muslims lost greater than Quraish. This loss was for their test and due to disobedience of the Holy Prophet (PBUH). Allah Almighty says:

وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ ۖ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ ۖ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا

"And don't be weak in the pursuit of the enemy; if you are suffering)hardships(then surely, they (too) are suffering (hardships) as you are suffering, but you have a hope from Allah (4:104(for the reward, i.e. Paradise) that for which they hope not." (Al-Qur'an

Early Victory of the Companions and Turning Victory into Defeat

Despite the shortage of numbers and equipment, The Companions of Holy Prophet (PBUH)did Jihad with enthusiasm and faith. The flag of the infidels had fallen and theyescaped out from the battlefield. The Companions thought that the war was over and they stopped fighting. TheArchers on the specified place also left that place thinking that the war is over. Abdullah bin Jubayr (R.A) opposed and stayed with only ten companions at the place as per the commandments of Holy Prophet (PBUH).

The Allegiance of the Companions

When the Muslims began to retreat, the infidels attacked the Holy Prophet (PBUH). Khalid bin Waleed gathered Non-Muslims and attacked from the back.During this attack role of following companions of the holy Prophet (PBUH) was very important:

1. The rumour of the martyrdom of the Holy Prophet peace be upon him spread due to the martyrdom of Hazrat Masab bin Umair (R.A).
2. Hazrat Ali (R.A) thwarted the attack of the infidels.
3. Hazrat Talha (R.A) was defending the Prophet (PBUH) from the arrows with his hand.
4. Hazrat Abu Dujana (R.A) became the shield for the Prophet (PBUH).
5. Hazrat Saad (R.A) fired the arrows and the Holy Prophet (PBUH) praised him for his bravery.
6. Hazrat Umar (R.A) attacked the infidels and drove them away.

The Holy Prophet (PBUH) got injuries on his blessed face and head.In this battle) Companions were martyred. Hazrat Hamza (R.A), who was the uncle of the Holy 70seventy (Prophet (PBUH), was martyred and his body was disgraced by Hinda. Hazrat Musab bin Umayr (R.A), Hazrat Hanzala (R.A), and other Companions were martyred. All these martyrs were buried inUhad. Muslims suffered a lot due to disobeying the order of the Holy Prophet (PBUH).

The Battle of Ahzab

© Copyright Virtual University of Pakistan

It was the Last and Final attack of Quraish on Muslims. The Quraish invited all Arab tribes to attack on Muslims in this battle. That's why it is called ''Ghazwa Ahzab'' (Ahzab is

© Copyright Virtual University of Pakistan

plural of Hizb which means “Troops”(. This battle is discussed in the surah Ahzab of the Holy Quran. Allah Almighty says:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ

‘’O you who have believed, remember the favour of Allah upon you when armies came to [attack] you and We sent upon them a wind and armies [of angels] you did not see. And ever is Allah, of what you do, Seeing’’.[Al-Qur'an 33:09]

Reasons of Ghazwa Ahzab

This battle took place in 5th A.H. The Holy Prophet (PBUH) arranged a council to take opinions from the companions to defend Madinah. The Holy Prophet (PBUH) and the Muslims finally decided to defend the Madinah by living in city. The Quraish were failed and after that they could not attack again on Madinah. The following are the main reasons of this battle.

1. Jews hatred against Islam.
2. Exile of Jewish tribes.
3. Jews planning to take revenge from the Holy Prophet (PBUH).

The Circumstances of the Battle of Ahzab

The chiefs of the Jewish tribes went together to meet the Chiefs of Makkah.They provoked them to joint waragainst Muslims.The Banu Ghatfan also joined war against Islam on the request of Jews. The Jews gathered each tribe who was against Islam. The total number of infidels was 10,000in this battle

Muslims Preparation for the War

The Holy Prophet (PBUH) was informed about the attack of Quraish. He (PBUH) prepared an army of 3000 people. He (PBUH) Convened a council for defence. All the members agreed on the opinion of Hazrat Salman Farsi (R. A).

The Digging of Trench

The Muslims started to dig the trench on the opinion Of Hazrat Salman Farsi (R. A). The Companions were exhausted from hunger. The Holy Prophet (PBUH) himself tied two stones during digging the trench because of hunger. The Companions observed different Miracles of the Holy Prophet (PBUH) at this time.

Results of the Battle of Ahzab

When Infidels reached, they were surprised to see the trench. Some of the infidels did unsuccessful attempts to cross the trench. The Infidels stayed there up to one month. The Holy Prophet (PBUH) sent Hazrat Abu Nuaim bin Masood (R.A) as a spy with an assigned task. He (R.A) succeeded to split between the Jews and the infidels. Hazrat Amir (R. A) succeeded to create break up between the Jews and polytheists. They were defeated easily due to this break up. Allah Almighty helped the Muslims and produce anxiety and restlessness in the forces of enemies.Allah helped the Muslims through the wind and storm scattered, the infidels defeated.

© Copyright Virtual University of Pakistan

Treaty of Hudaibiya

The Background of the Treaty of Hudaibiya

The Holy Prophet (PBUH) saw a dream of taking Tawaf and Umrah of the House of Allah in 6th A.H. He (PBUH) shared it with the Companions and advise them for preparation to perform Umrah. They had not carried any weapons except some swords at this journey.

Stay in Zul Halifa

They weard Ihram at place of Zul Halifa. He (PBUH) sent a spy towards Makkah at this place.

Infidels try to stop Muslims from coming to Makkah

The polytheists of Makkah arranged a meeting about the arrival of Muslims. They decided to stop the Muslims from performing Umrah. Hazrat Khalid bin Waleed blocked the way with two hundred warriors. The Holy Prophet (PBUH) changed the path and moved forward.

The Ambassadors ofQuraish

Infidels sent some personalities forNegotiations. Halis bin Alqamah from Banu Kanana and Urwa bin Masood arrived there forNegotiations. Urwa bin Masood narrated the love of the Companions for Holy Prophet (PBUH). He impressed by the love of the companions with their Prophet (PBUH) and he advised to infidels not to fight against Muslims.

The Role of Usman (R.A) in Peace and Rumor of his Martyrdom

The Holy Prophet (PBUH) sent Usman Ghani (R.A) as an ambassador to Makkah. Hazrat Usman (R.A) delivered the message of the Holy Prophet (PBUH)to polytheists of Makkah.The disbelievers offered Usman (R.A) to perform Umrah but he refused to perform Umrah without the Holy Prophet(PBUH). Meanwhile, someonefired a rumour of (propagated about)the martyrdom of Hazrat Usman (R.A).

The Allegiance of Rizwan

The Holy Prophet (PBUH) oathed allegiance to the rumour of the assassination of Usman Ghani (R.A). All the Companions took an oath to take revenge of Hazrat Usman (R.A). Almighty Allah has discussed the Companions of the Pledge of Rizwan in Sura Al Fatha. Allah Almighty says:

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ

عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

''Indeed, those who pledge allegiance to you, [O Muhammad] - they are actually pledging allegiance to Allah. The hand of Allah is over their hands. So, he who breaks his word only breaks it to the detriment of himself. And he who fulfills that which he has promised Allah - He will give him a great reward''.(Al-Qur'an 48:10)

The Quraysh sent Suhail bin Amr for peace treaty. It was a great success in history of

© Copyright Virtual University of Pakistan

Islam. Allah Almighty says in the Holy Quran:

© Copyright Virtual University of Pakistan

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا

(48:01''Indeed, we have given you, [O Muhammad], a clear conquest''.(Al-Qur'an

Important Points of Treaty of Hudaibiya

Some important minutes of this treaty are given below:

1. Muslims will go back without performing umrah this year.
2. days in next year.3They will be able to come for
3. The two sides will cease fighting for ten years.
4. Whoever wants to enter into the covenant of Muhammad will be able to do so and whoever wants to bealliancewith the Quraysh will also be able to do so.
5. Anyone fromQuraishwho will come to Madinah without the permission of his guardian will be returned but if any person from Madinah who come to Makkah he will not be returned.

© Copyright Virtual University of Pakistan

The Sirah of the Holy Prophet PBUH - IV :26Lecture#

The Conquest ofKhaybar

The Background of the Battle of Khaybar

th A.H. After the peace treaty of 7The battle of Khaybar was fought against Jews in Hudaybiyyah, Muslims got protection from the disbelievers of Makkah. Now, the Holy Prophet (PBUH) decided to deal with Jews. The Jews of Khaybar are in permanent conspiracies against Islam. The battle of Khaybarwas foughtto stop the treacheries of Jews against Islam.

The area of Khaybar

miles north from Madinah. There were forts 100The Khaybar was a large city about strong forts in 5and crops. The population of Khyber was divided into two parts. There were one section. There were also small forts in the other part.

Departure to Khyber and the mischief of Abdullah bin Ubai

The Holy Prophet (PBUH) made an announcement to prepare the army to attack on khaybar. The Companions who participated in the Bayat of Rizwan moved with the Holy Prophet (PBUH). He (PBUH) kept this movement a secret but Abdullah bin Ubai warned the people of Khyberabout this movement.

An appeal for help from Banu Ghatfan

The Jews made their arrangement after getting the news. They asked for help from the Jews of Banu Ghatafan.

The Muslim army in Khaybar

The Holy prophet (PBUH) encamped the army in a place from which the escape route could be blocked. The Holy Prophet (PBUH) entered in Khyber after offering the prayer of Fajar, and blocked the way of Banu Ghatfan and other tribes.

Giving the flag to Hazrat Ali and defeating Marhab

The Jews planned to fight while remaining in the fortress, staying in a strong place in Khaybar. The Holy Prophet (PBUH) announced that he will give the flag to the most beloved person for victory. Next Morning, the Holy Prophet (PBUH) called to Hazrat Ali (R. A). He (PBUH) gave the flag of Islam to Hazrat Ali (R. A). He (R.A) entered in the battlefield and fought with Marhab and defeated him. After murder of Marhab, Muslims conquered that fort easily. And soon they conquered all the remaining forts of the first part.

Conquest of the other part of Khyber without a fight

After defeated in first fort, the Jews are agreed to give land without war to Muslims.The Holy Prophet (PBUH) agreed to ceasefire on term of paying jizya to Muslims by Jews. It was a glorious victory of the Muslims.

The Battle of Mutah

© Copyright Virtual University of Pakistan

The background of battle of Mutah

The Holy Prophet (PBUH) gave a letter to Harith bin Umair Azdi and sent him to Basra th A.H. Sharjeel, the governor of Rome, assassinated to Haris bin Umair Azdi. The Holy 8in Prophet (PBUH) became very angry about this murder.

Preparation for War

The Holy Prophet (PBUH) ordered to prepare an army of three thousand immediately. Hazrat Zaid bin Haris (R.A) was appointed the Commander-in-Chief. The Holy Prophet (PBUH) nominated Hazrat Jaffar (R.A) as commander in the case of Zaid (R.A) martyred. Similarly, the Abdullah bin Rawaha (R.A) nominated commander in the case of Jaffar (R.A) martyred. When the Muslims reached in theMaan area, they were informed of the number of enemies. They were two lacs.

Commencement of Battle

The Commanders of Muslim Army arranged a meeting to fight against enemies. They accepted Abdullah bin Rawaha advice to proceed with the intention of martyrdom. And decided to fight in the area of Mutah. It was a competition between three thousand and two lacs.The Holy Prophet (PBUH) reported about the martyrdom of the commanders.

Muslims save from defeat and loss of lives under supervision of Khalid bin Waleed (R.A)

Khalid bin Waleed (R. A) became the commander of Muslim army after the martyrdom of Abdull bin Rawah (R. A). Passion of Hazrat Khalid bin Waleed (R.A) to fight with enemy Swords being broken in his hand in this war. He changed the order 9was very appreciative and of the force. Due to this change the infidel's army was under fear andfright. Infidels army didn't pursue the army of Muslims and in this way the Muslims were succeeded to defeat them.

Increasein Muslim's Integrity and strong Image

, fought against the Super power of that time in 3,000The Muslims with an army of Mutta. After this war Muslims are considered as a fearless nation of the world.

The Conquest of Makkah

The Background of the conquest of Makkah

The provisions of the Hudaybiyya treaty included that an attack on a tribe belonging to one side would be considered an attack on that side. Under this section, Banu Khuzaah joined the Muslims and Banu Bakr joined theQuraish. Naufal bin Muawiyah of Banu Bakra with his th A.H and they killed the 8companions attacked on Banu Khuzaah in the dark of night in people of BanuKhuzaah. The Quraish provided their support in this attack to Banu Bakra.

Report of breach of agreement to the Holy Prophet

Amr bin Salem Khuzai went to Madinah and reported the whole incident to the Holy Prophet (PBUH). The Holy Prophet (PBUH) decided to help Amr bin Salem Khuzai. The Holy Prophet (PBUH) said at that time "You have been helped".

© Copyright Virtual University of Pakistan

Abu Sufyan's visit to Madinah for renewal of peace

TheQuraishrealized their infamy. Abu Sufyan visited to Medina to renew the Hudaybiyya treaty. The Holy Prophet (PBUH) did not answer him.

Secret Preparation for the Battle

He (PBUH) ordered to prepare the Companions after the matter was revealed. The Holy Prophet (PBUH) prayed that our spies and news will not be reached the Quraish. The Muslims secretly moved to Makkah. At that time Hatib bin Abi Baltaah committed a mistake to leak news of this movement to Makkahns. The Prophet (PBUH) ignored his mistake because he was companion of Badar.

Islamic army on the way to Makkah

th 10An army of ten thousand Companions was formed. This army left Madinah on the th A.H. The Holy Prophet (PBUH) met with Hazrat Abbas bin Abdul Muttalib8of Ramadan R.A in Jahfa.The Muslimschosed Mar-ul-Dhahran for the camp of the army. Abu Sufyan was arrested at this place and he was converted to Islam.

The entry of the Islamic army in Makkah

The Holy Prophet (PBUH) arranged the army in Dhi Tuwa. He (PBUH) divided the groups. He (PBUH)ordered Khalid bin Waleed (R.A) to enter from the lower part of 4army into the valley of the Makkah. He (PBUH)ordered Zubair (R.A) to enter from the upper part of the valley of the Makkah. He (PBUH) advised Abu Ubaidah (R.A) to enter in front of the valley of the Makkah.

The Prophet (PBUH) came to the Haram and threw down idols

The Holy Prophet (PBUH) came to the courtyard of the Kabah after the conquest of Makkah. He (PBUH) kissed the Hajr e Aswad and circumambulation of Kabah. All idols were thrown out of Kabah. Hazrat Bilal (R.A) called the Azan on the roof of Kabah.The Holy Prophet (PBUH) said his prayer in the courtyard of the Kabah.

Announcement of general amnesty

The Holy Prophet (PBUH) addressed after the complete conquest of Makkah. He (PBUH) announced general pardon to all at this time.

Allegiance on the Mountain of the Sufa

The Conquest of Makkah was the glorious victory of the Muslims. The polytheists of Makkah admitted the truth of Islam. The Holy Prophet (PBUH) took allegiance to Islam on Mount Sufa from people.After the Conquest of Makkah,the door of idolatry was closed forever in Makkah.After that the Holy Prophet (PBUH) hand overed the keys of kabah to Hazrat Usman bin Talha (R.A) andreturned back to Madinah.

The Battle of Hunain

The Background of Battle of Hunain

© Copyright Virtual University of Pakistan

The conquest of Makkah by the Muslims overpowered some tribes. Some powerful and arrogant tribes hadn't accepted Islam and they wanted to fight against Muslims.The Hawazan and Thaif tribes were on the front to fight against Muslims. The people of the Muzar, Jashan, Saad bin Abi Bakr and Banu Hilal also joined them. These tribes fought against the Muslims under the leadership of Malik bin Awf Nasri.

The Advancement of infidels and stay in Otas

Malik bin Awf took women, children and cattle with him to fight against Muslims in this battle. All tribes were gathered in Otas under the leadership of Malik bin Awf.Malik bin Awf sent his spy towords Muslims.

The Spy of the Holy Prophet (PBUH)

The Holy Prophet (PBUH) came to know about the movement of enemies. Abu Hadr Aslami was sent as a spy by the Holy Prophet (PBUH).

Holy Prophet's army on way to Hunain

. Some of the Companions 12,000The Holy Prophet (PBUH) arranged an army of thought that they may not be defeated because they are large in numbers than the enemy.He (PBUH) didn't like such behaviour of companions.

The start of battle and defeat of infidels

The enemiesattacked with the arrows on Muslims. It was very severe attack. It produced dispersion in the caravan of Muslims. Soon, the Holy Prophet (PBUH) reorganized his army and attacked again. He (PBUH) threw dust toward the enemy. Muslims took control over this situation and defeated the enemy.

The Battle of Tabuk

The Background of Battle of Tabuk

The Muslims were emerging as the greatest power in Arabia. Now Roman empire felt invasion threat from Muslims. Qaiser-e-Rome started his efforts to secure the Syrian border. Not even a year has passed since the battle of Mauta, the Qaiser-e-Rome again prepared a large army for the decisive battle against Muslims.

War preparation of Ghasan and Rome

The news of the advancement of a roman army reached the Muslims. Hercules (Roman commander) with an army of forty thousand moved towards Muslims. Different other tribes also joined them and Christian powers were united against Muslims. Muslims are informed by trade caravans of syria about this invasion.

The difficult circumstances

It was very hard time for Muslims to move for this battle due to following reasons:

1. The intensity of summer
2. Famine
3. Fruit ripeningseason

© Copyright Virtual University of Pakistan

Lack of military equipment and animals .4

Announcement of Battle with Rome and Allegiance of Companions

The Holy Prophet (PBUH) made an announcement regarding the war of Tabuk. The Companions sacrificed everything on the order of the Holy Prophet (PBUH). Hazrat Abu Bakr (R.A) presented all the belongings and half of Hazrat Omar's goods were provided for this horses and a lot of 100 camels, 900battle. Hazrat Usman (R. A) presented his trade caravan of kg of silver. Hazrat Talha (R.A), 29cash.Hazrat Abdul Rahman bin Awf (R.A) presented Abbas (R.A), Saad bin Ibadah (R.A) and other Companions also participated in this campaign.

The Muslims on the way to Tabuk

thousand in this battle. The Muslims reached at Tabuk. 30The number of Muslimarmy was The water of Tabuk well miraculously increased. A night before battle, the prophecy of sandstorm by the Holy Prophet (PBUH) was for help of Muslims. Allah the Almighty helped Muslims withfrightagainst enemies. The Roman army dispersed and ran away from battlefield. The Ruler of Elah reconciled with Muslims as per condition of the jizya. The Holy Prophet (PBUH) also reconciled with rulers of other tribes as per same condition. The Muslim army returned back with victory without fighting a battle.

The Farewell Sermon

The Background of Farewell Sermon

A.H. This Hajj is called 10The Holy Prophet (PBUH) performed the first and last Hajj in Zilhaj to pilgrims. This last sermon of the th9''Hujjat-ul-Wada''. He (PBUH) gave a sermon on Holy Prophet (PBUH) is called ''Khtuba Hujjat-ul-Wada''. It was most important chapter of Companions are present at that time.124000the prophetic life. Almost

The First Charter of Human Rights

This sermon is the first manifesto of human rights and it has a guidance for every section of 96humanity.

Only standard of superiority is Righteousness

He (PBUH) made it clear that all human beings are descendants of hazrat Adam (A. S). A Black has no superiority over a white. The only standard of greatness and superiority is piety.

اى أيها الناس, ان برُك واحد وأِبمک واح د، أَلَل فِل لعريب عيل جعمى وَل لعجمي عيل عرَيوَل ألسود عيل أمحر وَل ألمحر عيل أسود

97آل ِبلتقوى,

''O people, your Lord is one and your father is one, there is no preference for an Arab over a non-Arab, nor for a non-Arab over an Arab, nor for black over red, nor for red over black, except with piety.''

The Rights of Women

.1905 Sunan Abi Dawud,Hadith 96

© Copyright Virtual University of Pakistan

4125 Musnad Ahmad ,Hadith:97

© Copyright Virtual University of Pakistan

He (PBUH) advised to Keep fear of God about women, be careful about their rights. Treat them with love and kindness.

اتاُقوا اللاهَ ِفي النِّ ِسا ِنبا ِك ْم أَ َخ ْذتُ ُمو ُهنَّ بِأَ َمانَ ِة اللاهِ َوا ْس َتحْ لَ ْلتُ ْم فُ ُرو َجهُنَّ ِب َكلِ َمةِ اللاه[98]

''Fear God with regard to women, for you took them by the trust of God and made their private parts lawful by the word of God.''

The Rights of Slaves

The Holy Prophet (PBUH)advised the people to give equal status to slaves. Treat them with respect and kindness. He (PBUH) ordered them to feed and dress like oneself.

أَ ِرقاءَ ُك ْم أَ ِرقاءَ ُك ْم أَ ِرقاءَ ُك ْم َوا ُك ُسوُه ْم ِم اما يَ ْلبَ ُسو َن َوأَ ْط ِع ُمو ُه ْم ِم اما يَأْ ُكلُو َن َوإِ ْن َجاءُوا بِ َما يَ ْك َرهُو َن فَبِيعُوا ِعبَا َد اللاهِ َو َال تُ َع ِّذبُوهُ ْم[99]

"Take care your servants. Feed them as you eat, dressed them as you dress. If they commit a blunder and you do not want to forgive them then, you may sell out them instead of punishing them."

Beware of Satan

The Holy Prophet (PBUH) warned that Satan is the eternal enemy of humans. He (PBUH) advised them to refrain themselves from the tactics of Satan.

َل إن الشيطان قد أيس أن يُعبد في بلدكم هذا أبداً ولكن سيكون له طاعة في بعض ما تحتقرون من أعمالكم فسيرضى بها[100]

''No, Satan has despaired of ever being worshiped in this country of yours, but he will have obedience to him in some of what you despise of your deeds, and he will be satisfied with them.''

Finality of Prophethood

He (PBUH) explained the significance of the creed of Finality of Prophethood.

After that Allah said that religion is completed today. In Surah Al-Maydah Almighty Allah says:

الَ ْيوَم أَ ْك َملْتُ لَ ُك ْم دِينَ ُك ْم َوأَ ْتمَ ْمتُ َعلَ ْي ُك ْم نِ ْع َمتِي َو َرضِيتُ لَ ُك ُم اإْل ِ ْسلَا َم دِينًا[101]

''This day I have perfected for you your religion and completed My favor upon you and have approved for you Islam as religion''.

Musnad 99 .1905 Sunan Abi Dawud,Hadith 98

Sunan Ibn e Maja, Hadith 100 15815Ahmad, Hadith:

05:03 Al-Qur'an 101 .2479

© Copyright Virtual University of Pakistan

:History of Islam - I27Lecture#

Introduction of Righteous Caliphate

The Meaning of Righteous Caliphate

Khilafat is an Arabic word, which literarily means "representation". And the Caliph is called "Naib". The term Khilafah refers to the political system in which the rules and regulations of Allah Almighty are enforced and life is lived accordingly.

Rashidah means, "The Righteous". The Righteous Caliphate means the caliphate in which all the teachings of the Holy Quran and Hadith were obeyed. The Righteous Caliphate is the era of Caliphs, Hazrat Abu-Bakr R.A, Hazrat Umer R.A, Hazrat Usman R.A and Hazrat Ali R.A 4 A.H40 A.H and ended in 11 years. This era started in 30lasted for

The Importance of Caliphate

The Jurists have considered the establishment of the Khilafah system and the appointment of a caliph as one of the duties and obligations of the Ummah.

- The well-known scholar of sub-continent, Shah Waliullah Dehlvi, described the following two arguments about the importance of the caliphate:

1. After the demise of the Holy Prophet PBUH, the companions were the first to choose the caliph.
2. Many of the clear commands of the Holy Qur'an are based on the establishment of a government.

These arguments show that it was the most important need of the time to elect a caliph immediately.

The main characteristics of the Righteous Caliphate

The Righteous Caliphate has a number of important characteristics some of which are described below:

- **Complete adherence to the Qur'an and Sunnah**: The teachings of Islam were strictly observed in all matters, reforms and decisions in the Righteous Caliphate.
- **Nizam-e-Shura:**The Shura system was in force in the Rightly Guided Caliphate. According to the rules of Islam, decisions were made after consultation with the Majlis-e-Shura. The appointment and removal of the caliph and his officials and governors was done on the advice of the Majlis-e-Shura. The Majlis-e-Shura consisted of the leading Companions and the people were also included in the consultation when needed.
- **Questioning the officials and workers:** The officials and governors who were appointed in the time of the Righteous Caliphate were not neglected. If the people of an area complained about the ruler of an area, he would be prosecuted after investigation and if the allegations were proved, he would be reprimanded or even dismissed.
- **Complete Welfare State:** In all the measures, reforms and decisions taken during the Righteous Caliphate, the welfare and prosperity of the people, creating an atmosphere of peace and order and the protection and development of Islam and Muslims were given special consideration.

© Copyright Virtual University of Pakistan

- The one who dies leaving wealth, It will be divided among his heirs and the one who dies leaving the burden of debt and helpless children will come to me and their responsibility will be on me.

- **Justice:** The Rightly Guided Caliphs were very sensitive in the matter of justice. Rich and poor, black and white, caliph and common man had the same law.

- **Establishment of important departments and systems:**In the Rightly Guided Caliphate, the department of Judiciary, Iftaa, Police, Prisons, Mall, etc. came into regular existence. Numerous forts, cantonments and guest houses were built. Canals, springs and inns were built.

- **Protection of the rights of the people:** The rights of the people were given special attention in the Righteous Caliphate. The rights of the people were strictly protected and no one could deprive anyone of their rights. Non-Muslims also had all human and civil rights according to Islamic teachings. They had religious freedom and could worship freely in their places of worship according to their religion.

1st Caliph: Hazrat Abu-Bakr Siddiq R.A

Introduction

Title: Siddiq (Ascension confirmed immediately), Kuniyat: Abu Bakar Name: Abdullah) Tribe: Bani 102Atiq(The Prophet)PBUH(said: "You have been saved from the Fire by Allah" Taim

Father's Kuniyat: Abu Kahafa)He became Muslim on the Father's name: Usman Bin Amir AH)8occasion of the conquest of Makkah in

Mother's name: Salma Bint-e-Sakhar

Mother's Kuniyat: Umm-ul-Khair (Embraced Islam in the early days.)

Daughters Three Children: Three Sons (Abdullah, Abdul Rahman, Muhammad) (Asma,Ayesha (Ummul

Mumineen), Kulsoom)

Birth: Born two years and a few months after the common elephant.

AH, died on Tuesday night due to persistent fever and was buried 13 Jamadil-Aakhar 22Death: years old at the time of his death.63beside the Holy Prophet. He was

Personal characteristics and privileges

- First man to embrace Islam.
- In all occasions, He R.A authenticated the Holy Prophet PBUH immediately.
- He was one of the noble men of the Quraysh.
- Before Islam, the decisions of Diyat and fine of Quraysh were entrusted to him.
- Even before accepting Islam, he was protected from common habits such as idolatry and drinking.
- He was the greatest expert in the science of history and genealogy. The Prophet PBUH said: Surely Abu Bakr is the most knowledgeable of their genealogy (Nasb) among the 103Quraysh.
- On one occasion, a chief of Makkah, Ibn-ad-Daghna, described the following virtues of Hazrat Abu Bakr Siddiq R.A:

"You help the needy, take care of relatives, and take responsibility to pay the debt of the 104people, do hospitality and help people in trouble."

3679 Jame al-Tirmidhi, Hadith 102

© Copyright Virtual University of Pakistan

2490 Sahih Muslim, Hadith 103

© Copyright Virtual University of Pakistan

Life after embracing Islam

- At his invitation, Hazrat Zubair bin Al-Awwam, Uthman bin Affan, Talha bin Ubaidullah, Saad bin Abi Waqas, Uthman bin Mazoon, Abu Ubaidah bin Al Jarrah, Abdul Rahman bin Awf, Khalid bin Saeed bin Al Aas, Abu Salma bin Abdul Asad and Arqam bin Abi Al-Arqam, may Allah be pleased with him, believed.
- He bought and freed many slaves who became Muslims (Hazrat Bilal bin Rabah, Amir bin Fahira, Umm Abbas, Zaneera, Nazira, Jariya, Bani Momal, Nahdia and their daughter).
- He fully supported the Holy Prophet in every difficulty and hardship.
- Accompanied by the Holy Prophet PBUH in migration journey from Makkah to Madinah and made all the arrangements for the trip.
- Be foremost in all battles.
- He bought the place for Masjid Nabavi. On the occasion of Tabuk, he gave all his wealth in charity.
- A.H, the Muslims performed the first regular Hajj in their supervision.9In
- prayers were led by his command.17During the last illness of the Holy Prophet PBUH,
- He consoled the Companions on the occasion of the Holy Prophet's PBUH demise and handled the matter with great foresight and intelligence.

His Honors and glorifications

- The good news of Paradise was received in the world from the tongue of the Holy 105Prophet PBUH.
- He was the father-in-law of the Holy Prophet PBUH.
- He always accompanied the Holy Prophet PBUH in his travels and pilgrimages.
- His parents, children and grandchildren were companions. This honor was bestowed only on his family.
- The Holy Prophet PBUH clearly declared Hazrat Abu-Bakr Siddiq as the most beloved 106person to him.
- The Holy Prophet PBUH was the most secretive and special adviser of the Holy Prophet PBUH. The Holy Prophet PBUH was the first to consult him in all matters and always gave priority to his advice.
- The Prophet PBUH closed all the doors of the houses of the people inside the mosque, 107except the door of Hazrat Abu-Bakr's R.A house.
- The Prophet PBUH said: Abu Bakr is the one who will be called from all the gates of 108Paradise on the day of resurrection.

2297 Sahih Bukhari, Hadith 104
3695 Sahih Bukhari, Hadith 105
101 / Ibn-e-Majah, Hadith 2384 Sahih Muslim, Hadith 106
3654 Sahih Bukhari, Hadith 107
1897 Sahih Bukhari, Hadith 108

© Copyright Virtual University of Pakistan

The Caliphate of Hazrat Abu-Bakr Siddiq R.A

After the demise of the Holy Prophet PBUH, it was very important to elect a caliph to keep the Ummah united. Therefore, the companions gathered for consultation at a place in Madinah called "Saqifa Bani Sa'ida" and finally Hazrat Abu-Bakr Siddiq R.A was elected as the first Caliph of the Muslims.

Important steps of the Khilafah era

After being appointed Caliph, Abu Bakr Siddiq took many important and decisive steps:

- Despite the difficult circumstances, he sent the army prepared by the Holy Prophet PBUH under the command of Hazrat Osama bin Zayd, the commander appointed by him.
- Send an army to suppress the false claimants of prophethood (Musailma Kadhab, Aswad Ansari, Taleeha bin Khuwaylid and Sijah bint Al-Harith).
- Some of the apostates and rebels (Nu'man ibn Munther in Bahrain, Laqit ibn Malik in Oman and a few from the Kanda area) were exterminated.
- He R.A launched a strong and successful campaign against the tribes and individuals who refused to pay Zakat.
- On the advice of Hazrat Umar Farooq R.A, in order to preserve the Holy Quran, Hazrat Abu-Bakr Siddiq R.A arranged for it to be compiled in the form of an edited book and for this purpose he assigned the writer of revelation, Hazrat Zaid bin Thabit R.A.
- He launched jihadist campaigns outside the country, and many areas of Iraq and Syria, as well as the areas of Touj and Makran, came under attack.

Important features of the Siddiq's Caliphate

- The system of shura was followed. In all important matters, Kabar and Ahl-e-Ra'i were consulted with the Companions (Hazrat Umar Farooq, Usman Ghani, Ali Al-Murtada, Abdul Rahman bin Awf, Mu'adh bin Jabal, Ubayy bin Ka'b and Zaid bin Thabit).

- To improve and facilitate the administration, the empire was divided into several provinces (Madinah, Makkah, Taif, Sana'a, Najran, Hadramaut, Bahrain and Dumat al-Jandal). Each province had a separate administrator who used to manage the system of the province at the local level.

- The Iftaa Department was set up for the convenience of the people and for the understanding and teaching of religious matters. Experts of theology and jurisprudence (Hazrat Umar Farooq, Usman Ghani, Ali Al-Murtada, Abdul Rahman bin Awf, Mu'adh bin Jabal, Ubayy bin Ka'b and Zaid bin Sabit) were appointed Muftis in different provinces. No one was allowed to issue fatwas except these appointed muftis.

- Hazrat Abu Bakr Siddiq (RA) adopted a very careful and gentle attitude towards non-Muslims in accordance with Islamic teachings and the Sunnah of the Holy Prophet (PBUH). Non-Muslims were given equal rights with Muslims. The system and rate of jizya was fixed in which weak and disabled dhimmis were easily treated.

© Copyright Virtual University of Pakistan

History of Islam - II :28Lecture#

2nd Caliph: Hazrat Umar Farooq R.A

Introduction

Title: Farooq (Through his conversion to Islam, Allah Almighty made a clear separation between disbelief and faith) Name: Umer Kuniyat: Abu Hafs Tribe: Banu Adi
Mother's name: Hantuma/Khatma Bint-e-Hashim Bin Father's name: Khattab Bin Nufail Mugaira
Daughter (Hazrat Hafsa R.A 1 Sons (Abdullah, Ubaidullah, Zaid, Mujeer)4Children: (Ummul Mumineen))
years after the elephant year.13Birth: Born
Death: A slave named Abu Lulu Feroz stabbed him with knife six times during Fajr prayers and A.H. He 24st Muharram 1severely injured him. Three days later, he was martyred on Saturday, was buried in the house of Ummul Momineen Hazrat Ayesha R.A along with the Holy Prophet PBUH and Hazrat Abu Bakr Siddiq R.A.

Personal characteristics and privileges

- In the time of ignorance, Hazrat Umar bin Khattab R.A was the ambassador of Quraysh. He used to go to various tribes and countries as the diplomate of Quraysh.
- He had a very strong temperament and was going to stick to what he considered to be the truth. The Holy prophet PBUH said: "The most severe of my Ummah concerning 109the order of Allah is Umar".
- He specialized in horse-riding, wrestling and archery.
- He was the best orator. He was an expert in explaining things at the most difficult times and resolving issues through dialogue.
- He had a great decision power so that the people of Quraysh used to come to him to settle their disputes.
- He was one of the few people of Makkah who could read and write.
- Hazrat Umar Farooq R.A was such an awe-inspiring figure that after his conversion to Islam, Muslims started offering prayers openly and publically in the Holy Kaaba. Before this, Muslims used to worship secretly due to the fear of being harmed by the infidels. Hazrat Abdullah bin Masood said: "We became honorable after Umar's 110embracing Islam."

Life after embracing Islam

- ❖ He embraced Islam after the six years of the first revelation. One day he took the sword and left the house with the intention of killing the Holy Prophet PBUH. On the way, when he heard about the conversion of his sister and brother-in-law to Islam, he decided to deal with them first and went to their house. There he listened the recitation of Surah Ta-Ha and it cleared the truth of Islam in his heart. Then he rushed to the Holy Prophet PBUH and accepted Islam.
- ❖ Unlike other Muslims, he made a public migration and no one dared to block his way.
- ❖ He participated in all the battles of Islam.
- ❖ He stayed with the Holy Prophet PBUH on every occasion.

4160 Jame al-Tirmidhi, Hadith 109
3684 Sahih Bukhari, Hadith 110

© Copyright Virtual University of Pakistan

- In the battle of Badr, he killed his uncle, Aas bin Hisham.
- On the occasion of the battle of Tabuk, he gave half of his wealth in the way of Allah.
- On the occasion of the demise of the Holy Prophet, they became so upset that they stood in the mosque with swords and said that whoever said that he had covered the world, I would blow his neck. This was certainly due to his immense love for the Holy Prophet.
- In Thaqifa Bani Sa'ida, he was the first to swear allegiance to Hazrat Abu Bakr Siddiq as the first Caliph.

His Honors and glorifications

- The Holy Prophet PBUH prayed for the conversion of Hazrat Umar Farooq R.A to Islam. "O Allah! Honor Islam through the most dear of these two men to you: Through 111Abu Jahl or through 'Umar bin Al-Khattab."
- After his conversion to Islam, Gabriel told the Holy Prophet PBUH that the residents of sky were also very happy with Umar's conversion to Islam.
- The Holy Prophet PBUH saw in a dream the Casal of Hazrat Umar Farooq R.A in 112Paradise.
- The devil used to leave the path that Hazrat Umar Farooq R.A was walking on it. The Holy Prophet PBUH said: "O Ibn Al-Khattab! By Him in Whose Hands my life is! Never does Satan find you going on a way, but he takes another way other than 113yours."
- The Holy Prophet PBUH said: “If there was a prophet after me, he would have been In another place He PBUH said: “In the first ummahs there were 114Umar.” Muhaddiths and the men of Ilhaam. If there is anyone who is a Muhaddith and a man of 115Ilhaam of my ummah, then he is Umar.”
- The Holy Prophe PBUH has said that Allah Almighty has placed the truth on the tongue and heart of Umar that he speaks only truth.
- The Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) said: The door of tribulations will remain closed as long as this person (Umar) is among you.
- Gabriel said to the Holy Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him): Greet Omar and let him know that his anger is overpowering and he has pleasure and wisdom.

Awwaliyaat-e-Umar

Hazart Umar R.A started many good deeds during his caliphate which are called “Awaliyaat-e-Umar R.A”. Some of such deeds are described below:

- With the advice of Hazrat Ali R.A, Hazrat Umar started Hijri Calendar.
- Hazrat Umar R.A separated the judiciary from the administration.
- Established proper system of Bait-ul-Mal. He made a number of reforms in this regard.
- Established an army department and fixed the salaries of volunteer “Mujahideen”.
- Hazrat Umar R.A settled new cities like Kufa, Basra, Mousal, Fustat etc.
- Census conducted
- Set up inns for travelers between Makkah and Madinah.

111 Jame al-Tirmidhi, Hadith 4045
112 Sahih Bukhari, Hadith 3679, 3680
113 Sahih Bukhari, Hadith 3683
114 Jame al-Tirmadhi, Hadith 3686
115 Sahih Bukhari, Hadith 3689

© Copyright Virtual University of Pakistan

- Dug new canals and arranged irrigation.
- Set the salaries of "Imams" and "Muazzins"
- He established religious schools for the teaching of Qur'an, Hadith and Fiqh and appointed paid teachers in them.

Mawafqaat-e-Umar

Numerous rules and verses of the Holy Quran were revealed in accordance with the opinion of Hazrat Umar Farooq R.A. These are called "Mawafqaat-e-Umar" which are as follows:

- Killing a person who does not accept the decision of the Holy Prophet PBUH
- Ruling on praying at Maqam Ibrahim
- Ruling on the veil of Muslim women
- Prohibiting alcohol
- Opinion to kill the Badr prisoners
- Expressing the purity and innocence of Hazrat Ayesha R.A to the Holy Prophet PBUH on the occasion when she was blamed falsly.
- Ruling on seeking permission before entering houses
- Revelation of the verse: "Whoever is an enemy to Allah and His angels and messengers, 116to Gabriel and Michael, So, Allah is an enemy to the infidels."
- 117Revelation of the verse: "So blessed be Allah, the best to create."
- Hazrat Ka'b al-Ahbaar R.A, who was a great scholar of Bible, once said that the king of the heavens regrets the king of the earth. Hazrat Umar R.A said: "But He doesn't regrets that king who holds down himself". Then Ka'b al-Ahbaar R.A said, "By Allah, the same words are written in the Torah."

The Caliphate of Hazrat Umar Farooq R.A

- Before his death, the first caliph, Hazrat Abu Bakr Siddiq, after consulting with the leading Companions (Hazrat Abdul Rahman bin Awf, Uthman bin Affan, Aseed bin Hudhair, Saeed bin Zaid, Talha bin Obaidullah, etc.), Hazrat Umar Farooq Appointed as the Caliph of the Muslims. When he was told that Hazrat Umar was very strict, what would you say to Allah Almighty about this? He said: I will say: O Allah, I have appointed your best servant as the Caliph.
- All the people swore allegiance to Hazrat Umar Farooq as the second caliph without any disagreement.
- After being appointed caliph, he delivered a sermon. He said: O Allah! I am hard, soften me, I am weak, give me strength, I am stingy, make me generous.
- Then he said: Allah has tested me through you and after you and my two companions. By Allah! I will resolve your issue before you and I will appoint strong and trustworthy gentlemen for the issue which will be far away from me. By Allah! If people treat me well, I will treat them well. And if people treat me badly, I will punish them severely.

Important steps of the Farooqi era

98Al-Baqarah: [116]
14Al-Mominoon: [117]

© Copyright Virtual University of Pakistan

- Many areas (Damascus, Homs, Baalbek, Basra, Elah, Jordan, Tiberias, Ahwaz, Madain, Tikrit, Qansar, Aleppo, Antioch, Manj, Saroj, Qarqisa, Neshapur, Halwan, Samsat, Harran, Nusaybi, Mosul, Caesarea, Egypt, Alexandria, Tsar, Nahavand, Azerbaijan, Denver, Masbadan, Hamdan, Tripoli, West, Ray, Askar, Qom, Kerman, Sajistan, Makran, Isbhan) were conquered.
- Established Revenue Department, Police, Prisons, Judiciary.
- He started patrolling at night for the welfare of the people.
- Lands measured.
- Hijri date started.
- The Prophet's Mosque was expanded and a stone floor was built. He also expanded the Ka'bah and removed the Maqam Ibrahim, which was adjacent to the Baitullah, at a short distance from there for the convenience of those who perform Tawaf and perform prayers.
- The title of Amir al-Mu'minin was adopted for the Caliph of the Muslims.
- Have regular lists for the distribution of money to the people.
- Attention was paid to the establishment and settlement of new cities like Basra, Kufa and Fustat.

Important features of the Farooqi Caliphate

- The system of shura was followed. In all important matters, Kabar and Ahl-ul-Ra'i were consulted with the Companions. The opinion of the Badr Companions was given special importance. The council included elders as well as young people so that they could be trained and be able to take on this responsibility in the future. However, special care was taken to ensure that all participants in the consultation meeting memorized the Qur'an.

- The condition for the governors was that they should not ride a Turkish horse. Don't eat good food, don't wear thin clothes. Always keep the door open for the needy. At the time of appointment of each governor, the details of his assets were written down and stored in the treasury.

- During the Farooqi era, the people were given a lot of freedom. They were allowed to travel at any time in the morning and evening, the sanctity of residence and property, freedom of expression and religious freedom for non-Muslims.

- During the reign of Hazrat Omar Farooq, when many areas were conquered, regular military barracks were established in the conquered areas where a secure army was stationed and reinforcements were provided when needed.

- People's rights were taken care of. He would patrol at night to inform and help people. The Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) said: I am responsible to Allaah for any harm or harm that may befall my people.

© Copyright Virtual University of Pakistan

History of Islam - III :29Lecture#

3rd Caliph: Hazrat Usman bin Affaan R.A

Introduction

Title: Zun-Noorain (Two daughters of the Holy Prophet PBUH married with him), Ghani (He spent a lot of money in the way of Allah) Kuniyat: Abu Abdullah Name: Usman Tribe: Banu Umayyah
Mother's name: Arwa bint-e- Kuraiz Father's name: Affaan bin Abil-Aas
Sons (Abdullah, Abdullah al-Asghar, Amar, Khalid, Umer, Aban, Waleed, Saeed, 9Children: Abdul Malik)
Daughters (Maryam, Umm-e-Saeed, Umm-e-Abaan, Umm-e-Amar, Ayesha, Maryam bint Naila, 7 Umm-ul-Baneen)
years after the year of elephant. 6Birth: Born
35th Zilhajj, 18Death: Martyred on
A.H

Personal characteristics and privileges

- Hazrat Usman R.A is the only person who got married to two daughters of a prophet PBUH.
- Even before his conversion to Islam, Hazrat Usman R.A was a man of good morals and the Quraysh loved him very much because of his noble qualities. Arab women at that time used to sing lullabies to their children in the words, "I love you as much as the Quraysh love Usman."
- The Holy Prophet PBUH said that Hazrat Usman R.A looks like Prophet Ibrahim A.S.
- According to the Holy Prophet PBUH, Hazrat Usman R.A was the first person after Prophet Loot A.S to migrate with his family in the way of Allah.
- Upon his arrival, once the Holy Prophet PBUH re-settled his clothes and said, "Why should I not be ashamed of the person with whom even the angels are ashamed?"
- The Holy Prophet PBUH said that Hazrat Usman R.A looks like Prophet Ibrahim A.S.
- According to the Holy Prophet PBUH, Hazrat Usman R.A was the first person after Prophet Loot A.S to migrate with his family in the way of Allah.
- Upon his arrival, once the Holy Prophet PBUH re-settled his clothes and said, "Why should I not be ashamed of the person with whom even the angels are ashamed?"
- th among men who embraced Islam (after Hazrat Abu Bakr, Ali and Zaid 4He was the years old at the time of conversion.34bin Hartha R.A). He was
- The generosity of Hazrat Usman Ghani R.A was unparalleled. That is why he have been given the title of Ghani.

Life after embracing Islam

- ❖ Hazrat Usman R.A migrated twice in the way of Allah. Once to Abyssinia and secondly to Medina.

© Copyright Virtual University of Pakistan

- He participated in all Ghazwaat except Ghazwa-e-Badr. He could not participate in the Battle of Badr because of the severe illness of Hazrat Ruqayyah, His wife and the 118daughter of the Holy Prophet PBUH.
- He was the reason of the "Pledge of Rizwan" and on this occasion, the Holy Prophet PBUH declared his other hand as the hand of Usman R.A and also swore allegiance on 119his behalf.
- On the occasion of the battle of Tabuk, he spent so much money in the way of Allah that the Holy Prophet PBUH was very happy and said that no action of Usman R.A would harm him after today.
- During the caliphate of Hazrat Umar R.A, Hazrat Usman R.A was one of the most important ministers and advisors. Hazrat Umar R.A used to consult Hazrat Usman Ghani R.A and Hazrat Ali Al-Murtada R.A mostly in important matters. Similarly, it was Hazrat Usman R.A who advised Hazrat Umar R.A to start the Hijri year from the month of Muharram.

His Honors and glorifications

- Hazrat Usman R.A bought Paradise twice while living in this world. Once he bought the "Well of Ruma" and dedicated it for Muslims. The Prophet PBUH has said that whoever will buy the "Well of Ruma" and dedicate it to Muslims, there will be paradise Secondly, He dedicated a piece of land for Masjid about which the Holy 120for him. Prophet PBUH said that whoever will buy a land and adds it to the Masjid, he will get a better place in Paradise.
- Hazrat Usman Ghani R.A received good news of Paradise from the Holy Prophet 121PBUH.
- The Holy Prophet PBUH said: "Among my companions, Usman is the most similar to me in habits and morals."
- The Holy Prophet PBUH reported the martyrdom of Hazrat Usman R.A and his righteousness during the conflict (fitna). Once the Holy Prophet PBUH mentioned a conflict (fitna), meanwhile Hazrat Usman R.A passed by and the Holy Prophet PBUH said, "This person will be killed oppressively on that day." And said: "That day this person will be righteous."

The Caliphate of Hazrat Usman bin Affaan R.A

- AH, the 24th Muharram 4On the third day of the burial of Hazrat Umar Farooq R.A on Companions appointed Hazrat Usman Ghani R.A as the third caliph through mutual consultation and pledged allegiance after the Fajr prayer.
- After assuming the caliph, Hazrat Usman R.A wrote letters to the governors and commanders and gave some advice.

3698 Sahih Bukhari, Hadith 118

IBID119

(Tarjima-tul-Bab)7, Chapter 62 Sahih Bukhari, Book 120

3695 Sahih Bukhari, Hadith 121

© Copyright Virtual University of Pakistan

- During his reign, many territories (Ray, most of Rome, Sabur, Jirjan, Daarbajro, Andalus, Istakhr, Qassaa, Jor, Khorasan, Toos, Surkhs, Marwa, Bebak) were conquered.
- AH, Hazrat Usman Ghani R.A expanded the Masjid-e-Haraam.26In
- AH, at the request of the people of Makkah, a new port of Jeddah was built in place 26In of the old port of Shoaibah.
- AH, he expanded the Masjid Nabavi and arranged some decorations in it.29In
- Hazrat Usman Ghani R.A built the Dar-ul-Qaza, whereas in the time of Hazrat Abu Bakr R.A and Umar R.A, decisions were made in the masjid and there was no separate building for this purpose.

Important steps of the Usmani era

- Gathered all Muslims on one recitation of the Holy Quran.
- He fixed the salaries of the callers for the prayer (Muazzins).
- Allocated meadows for government animals.
- Some reforms were made in financial matters, such as collection and distribution of Zakat. People were allowed to pay their Zakat on their own.
- Chief of the police was appointed.
- The law of private ownership of lands was enacted.
- The first naval fleet of the Islamic army was formed in the Usmani era and the Cyprus was conquered with the help of this naval fleet.

Important features of the Usmani Caliphate

- The system of Shura was followed. In all important matters, the wise and acute companions, especially the companions who participated in Badr, were consulted.
- During his caliphate, Hazrat Usman R.A maintained the rules of Holy Qur'an and Sunnah and then the steps and methods of the previous caliphs. The system of Shura, adherence to justice, respect for freedom of opinion and accountability were required.
- In the time of Hazrat Usman bin Affaan R.A, a great deal of wealth was created.
- According to some historians, the Usmani era was a time of relaxation and comforts, as there was an abundance of wealth and he himself was gentle.
- Hazrat Usman Ghani R.A gave much attention to the system of resettlement of uncultivated lands in the conquered areas. In this regard, he have given uncultivated lands to many people so that it can be settled and benefitted. Therefore, historians write 9that in the time of Hazrat Umar Farooq R.A, the annual profits of these lands were thousand dirhams per year.50thousand dirhams which increased in Usmani era to

© Copyright Virtual University of Pakistan

History of Islam - IV :30Lecture#

4th Caliph: Hazrat Ali al-Murtaza R.A

Introduction

Name: Ali, Asad (His mother gave him this name at the time of birth) Kuniyat: Abu Turab, Abul Hassan Title: Ameer-ul-Momineen Tribe: Banu Hashim Father's name: Abd Manaf bin Abdul Muttalib Father's Kuniyat: Abu Talib Mother's name: Fatima bint Asad)She is the first woman of Banu Hashim to embrace Islam and migrate) sons (Hassan, Hussain, Muhammad al-Akbar (Muhammad ibn Hanafiya), 15Children: Obaidullah, Abu Bakr, Abbas al-Akbar, Uthman, Ja'far al-Akbar, Abdullah, Yahya, Aun, daughters 17Umar al-Akbar, Ruqiya, Muhammad al-Awsat and Muhammad al-Asghar) (Zainab Al-Kabra, Umm Kulthum Al-Kabra, Umm Al-Hassan, Ramla Al-Kabra, Umm Hani, Maimuna, Zainab Al-Sughra, Ramla Al-Sughra, Umm Kulthum Al-Sughra, Fatima, Imam, Khadija, Umm Al-Karam, Umm Salma, Umm Jafar, Jamana and Nafeesa) years before first revelation.10Birth: Born A. H by a Kharji rebel Abdul Rahman bin Muljim.40Death: Martyred in Ramazan

Personal characteristics and privileges

- Hazrat Ali Al-Murtada R.A was the first person of Bani Hashim to be born in the Holy Kaaba.
- He was the cousin of the Holy Prophet PBUH.
- years of age.10Hazrat Ali R.A was the first youngster to embrace Islam in
- The Holy Prophet PBUH had taken him under his care to share the burden of his uncle, so he remained under the direct training of the Holy Prophet PBUH.
- Hazrat Ali R.A was very wise and expert in making decisions.
- Hazrat Ali R.A was very brave, courageous and strong. In all the battles he showed the essence of courage and bravery. Especially in the battle of Khyber, He fought and won with great bravery and courage.
- Hazrat Ali R.A was an expert in Arabic rules. He was the first to formulate grammatical rules of Arabic language to make it easier for people to understand Arabic phrases, especially the Holy Quran.
- The Holy Prophet PBH informed Hazrat Ali R.A about his martyrdom. He PBUH said: "Two people are the most miserable. One, who slaughtered the she-camel of Thamud, and the second is who will strike you on the head with a sword and your beard will be drenched with blood.

Life after embracing Islam

- He converted to Islam at an early age.
- On the occasion of Hijrah, the Holy Prophet PBUH chose him to sleep on his bed wearing his blanket and to return the trusts of the people.
- In the battles of Badr, Uhud and Ahzab, Hazrat Ali R.A killed the famous and brave chiefs of Quraysh.

© Copyright Virtual University of Pakistan

- The treaty of Hudaybiyyah was written by Hazrat Ali R.A.
- In the battle of Khyber, the Holy Prophet PBUH chose him specially and Allah Almighty granted him victory. In the same battle, he killed the famous Jewish fighter and commander, Marhab.
- After the conquest of Makkah, by the order of the Holy Prophet PBUH, he broke "Qalas", the idol of the tribe of Bani Ta'i.
- On the occasion of the battle of Tabuk, the Holy Prophet PBUH appointed him as his subordinate in Madinah and said that you have the same relationship with me as Hazrat Haroon A.S had with Hazrat Musa A.S.
- AH, the Holy Prophet PBUH, sent him 9When the Muslims performed the first Hajj in to Makkah specifically to declare a complete boycott of idolatry and polytheism and to declare war on them in the light of the first verses of Surah At-Tawbah,.
- AH, the Holy Prophet PBUH sent him to Yemen as a judge and preacher of Islam.10In
- out 63On the occasion of the farewell pilgrimage, the Holy Prophet PBUH slaughtered 37 camels himself and ordered Hazrat Ali R.A to slaughter the remaining 100of camels.

His Honors and Glorifications

- Hazrat Ali R.A received the glad tidings of Paradise in this world from the Holy Prophet PBUH.
- He was the son-in-law of the Holy Prophet PBUH and married with the daughter of the Holy Prophet PBUH Fatima Al-Zahra R.A.
- He always accompanied the Holy Prophet PBUH in his travels.
- The Holy Prophet PBUH said: "Ali is also beloved of the one whom I love."
- The Holy Prophet PBUH said to Hazrat Ali R.A that a believer will love you and a hypocrite will hate you.
- The Holy Prophet PBUH said: I am the city of knowledge and Ali R.A is its entrance.
- The Holy Prophet PBUH struck Hazrat Ali R.A on the chest and prayed for light in his heart and stability in his tongue. He R.A says that after that day I never had any doubt in settling up the matters.
- The Holy Prophet PBUH said about Hazrat Ali R.A that he is the greatest judge of the Ummah.
- The Holy Prophet PBUH declared Hazrat Ali R.A and his family to be his PBUH family.

The Caliphate of Hazrat Ali al-Murtaza R.A

- A.H, Hazrat Ali Al-Murtada R.A was sworn in as 35 Dhul-Hijjah 19On the morning of the fourth caliph in the masjid. All the Companions unanimously elected him the caliph.
- After assuming the Khilafah, he delivered the Khilafah Sermon in which he advised the people to embrace good and abandon evil, to fulfill the rights of Allah and the rights of people, to take care of haraam and halal and to consider the Hereafter in every matter. He later wrote letters to the governors advising them on government affairs, ethics, and dealings with the people.

© Copyright Virtual University of Pakistan

- During the reign of Hazrat Ali R.A, the Battle of Jamal in 36AH, the Battle of Safin in 37 AH and the Battle of Nehruvan in 38 AH were fought.
- The capital of the caliphate is changed.
- In the time of Hazrat Ali Ibn Abi Talib R.A, the kingdom was divided into different provinces and states (Makkah, Medina, Bahrain and Oman, Yemen, Syria, Jazira, Basra, Kufa, Egypt, Persia, Khorasan, Azerbaijan).
- The people who are the most respected and whose decisions are acceptable to the people, were appointed as judge. Among the judges of Hazrat Ali's R.A caliphate were Abdullah ibn Abbas, Sharih ibn Harith, Abu Musa al-Ash'ari, Obaidullah ibn Mas'ud, Usman ibn Hanif, Qais ibn Sa'd, Amara ibn Shahab, Qatham ibn Abbas, Jeddah ibn Habira, Khalid ibn Qabra Yarbu'i. Abu al-Aswad al-Dawli, Saeed ibn Nimran Hamdani, Abdullah ibn Utbah ibn Mas'ud, Obaida al-Salmani, Muhammad ibn Yazid ibn Khaleeda al-Shaybani.

Important steps during Caliphate

- A market reform system was established. Under this system, the relations between the people in the bazaars and the matters of buying and selling were bound under the rules of Islamic law. Hazrat Ali R.A himself used to visit the bazaars and give advice and instructions to the people.
- A prison "Makhees" was set up and clothing and food for the prisoners were accounted for.
- Police inspectors were appointed.
- Hazrat Abu-Bakr Siddiq's system of equality in the distribution of benefits and alms was re-imposed.
- Provinces were given autonomy. The chiefs and the governors were free about matters in their area of administration such as collection of tributes, completion of welfare schemes from the treasury or tribute money. In addition, governors had the power to select their ministers and advisers and to appoint government employees, to form armies and to formulate foreign policy.

Important features of the Alvi Caliphate

- The system of shura was followed. In all important matters, the Kabar and the Ahl al-Ra'i Companions were consulted. The opinion of the Ahl al-Badr Companions was given special importance.
- In the caliphate of Hazrat Ali R.A, following the Holy Quran, the Sunnah of the Holy Prophet PBUH and the Shaykhen (Hazrat Abu Bakr and Umar R.A) was the main source.
- Hazrat Ali Al-Murtada R.A made special arrangements for ordering the virtue and forbidding the evil.
- Justice was highly valued in the Alvi Caliphate.
- Despite the tribulations and riots, the personal freedom of the people was maintained.
- Informants were appointed to oversee governors and officials to monitor their performance.

© Copyright Virtual University of Pakistan